# اے میرے ہمسفر

## ازقلم حور بانو

## مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک ویب پر پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔ آپکی تحریر ویب پر پبلش کردی جائے گی ۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

E-mail : pdfnovelbank@gmil.com
WhatsApp : 0306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

پیرس کے مشہور کلب کی رنگین روشنی ۔جس میں لال، نیلی اور پیلے رنگ کی بتیاں جگمگا رہی تھیں ۔

لڑکے لڑکیاں سب کاموں سے بے فکر ہو کر ناچ رہے تھے۔

وہیں ایک کونے پر کوئی شخص سب سے الگ تھلگ ہو کر بیٹھا تھا۔۔ہاتھ میں جوس کا گلاس اُٹھائے ۔۔ماحول سے گھبراہٹ ہوئی تو جوس کا گلاس میز پر رکھا اور باہر کی جانب دوڑا۔۔

اے شہیر ۔۔ !!!کہاں جا رہے ہو ۔۔ شہیر لِسن۔۔ حسیب نے شہیر کو جاتا ہوا دیکھا تو وہ بھی اُس کے پیچھے باہر آیا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

یار تو کیوں بھاگتا ہے ان سب چیزوں سے۔۔ حسیب شہیر کے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا ۔۔ آج کل کی ینگ جنریشن میں تو یہ سب عام ہے۔۔۔

ایک تو ۔ جھوٹ بول کر تم مجھے یہاں لائے۔اس فضول سے کلب میں ۔۔ تم جانتے ہو مجھے یہ سب پسند نہیں ہے۔۔اور مجھے یہ بھی پتا ہے کہ صنم کے کہنے پر تو مجھے یہاں لایا۔۔۔شہیر ماتھے پر بل لاتا ہوا بولا۔۔

ہاں تو کیا بُرائی ہے صنم میں --اگر وہ مجھے لائیک کرتی تو میں تو ایک منٹ نا لگاتا اُسے اپنی گرل فرینڈ بنانے میں --کب سے تیرے آگے پیچھے پھڑ رہی ہے۔اور تیرے نخرے ہی ختم نہیں ہو رہے۔حسیب اور شہیر گاڑی میں بیٹھ گئے ---شہیر نے گاڑی سٹارٹ کی۔

بُرائی ہو یا نہ ہو۔میں کون ہوتا ہوں کسی لڑکی پر تنقید کرنے والا---کیسے کسی لڑکی کے ساتھ ریلیش بنا سکتا ہوں وہ بھی بغیر نکاح کے---اور ویسے بھی میرے مام ڈیڈ نے مجھے یہاں پڑھنے کے لیے بھیجا ہے۔گرل فرینڈز اور پارٹیز کرنے کے لیے نہیں۔شہیر نے حسیب کو گھر چھوڑا--

اور خود اپنی منزل کی جانب گامزن ہو گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

-----------------------------------

سردی کے موسم میں تیز دھوپ کا نکلنا بھی کسی نعمت سے کم نہیں ہوتا---چھت کے کونے میں چادر زمین ہر بچھا کر۔نظریں کتاب پر مرکوز تھیں---لیکن گلی میں سے آنے والی بے ہنگم آوازیں بار بار اُس کا دھیان ہٹا رہی تھیں --

کتاب میں نظر جھکائے وہ کب سے ایک ہی پوزیشن میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔جلد ہی اُس کے انٹر میڈیٹ کے امتحانات ہونے والے تھے۔۔۔وہ پڑھائی میں اتنی اچھی تو نہیں تھا لیکن اپنے مرحوم باپ کا خواب پورا کرنے کے کوشش کر رہی تھی۔

بیلا۔۔بیلا بیٹا۔۔تب ہی اُس کی اماں نے اُسے آواز لگائی۔

جی اماں۔۔۔کتاب ہاتھ میں اُٹھائے ہی وہ چھت سے نیچے آئی۔۔

بیلا۔۔ تمہیں پتا ہے کہ دو دن بعد شادی ہے۔۔صبا بیگم بیلا سے مخاطب ہوئیں۔۔کوئی تیاری نہیں کرنی کیا۔۔

کس کی اماں۔۔وہی جنہوں نے آج تک ہم سے سیدھے منہ بات نہیں کی۔جنھوں نے بابا کے جانے کے بعد ہم سے کوئی رابطہ نہیں رکھا۔۔۔سگے تایا تھے وہ میرے پلٹ کر پوچھا نہیں کہ ہم زندہ بھی ہیں کہ مر گئے۔۔اس لیے کہ ہم غریب ہیں۔۔اور وہ امیر۔ اماں کیا غریب لوگ اچھوت ہوتے ہیں کیا جو ہر کوئی اُن سے دور بھاگتا ہے۔۔۔۔بیلا کی آنکھیں سمندر کی لہروں کی طرح بہنے لگیں۔وہ اتنی کمزور نہیں تھی کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر رو دے۔وقت اور حالات نے اُسے کافی مضبوط بنا دیا تھا۔۔

بیٹا بھابھی کل خود آئیں تھیں اور ہمیں آنے کا کہا ہے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

،لیکن اماں !!بیلا نے درمیان میں بات کاٹی

بس میں نے کہہ دیا کہ تم اور روشنی دونوں میرے ساتھ جاؤ گی۔اب جاؤ جا کر اپنا کام کرو۔۔مجھے کوئی بحث نہیں کرنی،

صبا بیگم کے شوہر عادل دو سال پہلے ہی ہارٹ اٹیک آنے کی وجہ سے وفات پا گئے۔وہ گاڑیوں کی مرمت کا کام کرتے تھے۔۔۔مشکل سے ہی سہی لیکن ان کا گُزارا ہو رہا تھا۔۔۔عادل کی اچانک وفات پر صبا بیگم نے بیلا کے کالج میں ہی کنٹین کا کام شروع کر دیا۔۔اور گھر میں وہ سلائی کا کام کرتی تھیں۔

بیلا بھی گھر میں بچوں کو ٹیوشن دیتی تھی۔۔۔بوسیدہ سے کرائے کے مکان میں یہ تین لوگ رہتے تھے۔۔دو کمرے۔کچن۔باتھ روم اور چھوٹا سا صحن تھا۔۔۔جو اس گھر میں رہنے والے لوگوں کی عکاسی کرتا تھا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

-------------------

میرا چھوٹا شہزادہ کب پاکستان آ رہا ہے۔۔بشریٰ بیگم شہیر سے فون پر بات کر رہی تھیں۔شہیر اُن کا سب سے لاڈلا بچہ تھا۔۔۔

جی مما۔۔۔ سیمسٹر ختم ہو گیا ہے تو کیا پتا میں جلد ہی آ جاؤں۔شہیر شیشے سے بنی ہوئی کھڑکی کے پاس کھڑا برفباری کو دیکھ رہا تھا۔۔

سچ ۔۔تو میں اپنے بیٹے کا کمرہ بھی سیٹ کروا دیتی ہوں ۔۔بشری بیگم خوش ہوتی ہوئی بولیں ۔۔

بشری بیگم اور فیاض صاحب کے چار بیٹے تھے۔۔

سمیر جو کہ سب سے بڑا بیٹا تھا۔۔۔جو کہ شادی شدہ تھا۔۔اور اپنی فیملی کے ساتھ دبئی میں سیٹل تھا۔۔۔

دوسرا حسنین ۔۔جو کہ اسلام آباد میں رہ کر اپنے بابا کی نئی کمپنی کو سنبھال رہا تھا۔۔۔اس کی منگنی اُس کی خالہ زاد سے ہو چکی تھی۔۔۔اور جلد شادی ہونے والی تھی۔۔پھر ولید تھا جو کہ سیاست میں تھا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر سب بھائیوں کا لاڈلا تھا۔۔۔

---------------------

بیلا روڈ کراس کر کے کالج جا رہی تھی۔۔۔کہ اُس کی نظر سامنے ایک بوڑھے ضعیف شخص پر پڑی ۔جو کہ مشکل سے روڈ کراس کر رہے تھے۔۔۔

بیلا نے سوچا کہ اُن کی مدد کی جائے ۔ابھی وہ اُس طرف جا رہی تھی کہ ایک تیز رفتار آتی ہوئی کار ---اُس بوڑھے شخص سے ٹکڑا گئ---

بیلا بھاگتی ہوئی گئی ---وہ گاڑی روکی نہیں ورنہ بیلا اُس گاڑی کا نمبر لازمی نوٹ کر لیتی--

بابا آپ ٹھیک ہیں --بیلا نے اُن کو سہارا دے کر اُٹھایا----

ہاں بیٹا---یہ گاڑی والے بھی ہم جیسے لوگوں کو انسان کہاں سمجھتے ہیں ---اللہ ان کو ہدایت دے ---

-------------------

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر کل آصف کی شادی ہے اور تجھے آنا پڑے گا۔شہیر کل ہی پاکستان آیا تھا---اُس کے دوستوں نے اُسے بتایا کہ اُس کے ایک دوست کی شادی ہے اور اُسے آنا پڑے گا---سارے دوست وہیں شادی پر ایک دوسرے سے مل لیں گے--

شہیر نے بھی آنے کی حامی بھر لی تھی---

ایک بڑے سے ہوٹل میں شادی کا اہتمام کیا گیا تھا---بیلا اور اُسکی امی اور بہن روشنی رکشے سے اُتریں---

بیلا نے سادہ پنک کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا جس پر ہلکی سی کڑھائی ہوئ تھی---بیلا معمولی شکل کی لڑکی تھی---پکا رنگ --- بڑی بڑی آنکھیں --- چپٹی ناک---اور کمر تک آتے ہوئے بال---

اُن کی تائ نے انھیں کوئی لفٹ نہیں کروائی اور نا ہی کوئی بات کی بس اُس کے تایا نے آکر سرسری سا سلام کیا---

بیلا بیٹا زرا---اوپر کمرے سے جا کر---میرا بیگ لے آنا--میں بھول گئ تھی وہیں پر---بیلا کی تائ اُس سے مخاطب ہویں--

جی تائ میں لے کر آتی ہوں--وہ ہوٹل کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر کمرے میں پہنچی ---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

یہاں تو کوئی بیگ نہیں ہے--بیلا خود سے ہم کلام ہوئ---ابھی وہ کمرے سے باہر جانے لگی تھی کہ کسی نے روم کا دروازہ باہر سے لاک کر دیا---

اب اس منحوس لڑکی کا سایہ میری بیٹی کی خوشیوں پر نہیں پڑے گا۔ بڑی آئی شریف زادی۔ایک دفعہ بلانے پر تینوں ماں بیٹیاں اُٹھ کر آگئیں۔۔ حرام خور کہیں کے۔۔بیلا کی تائی نے دروازہ باہر سے لاک کیا اور چلی گئیں۔

دروازہ کھولیں پلیز۔۔۔کوئی ہے۔۔بیلا نے دروازہ بجانا شروع کر دیا۔۔

تب ہی پیچھے واشروم سے شہیر باہر آیا۔۔

جسے دیکھ کر بیلا کی آنکھیں مزید خوفزدہ ہو گئیں۔۔

کک۔۔کون ہو تم۔۔دیکھو میرے پاس مت آنا۔۔بیلا کے قدم ڈگمگائے۔۔۔

دیکھیں آپ گھبرائیں نہیں۔۔میں کچھ نہیں کر رہا۔۔آپ غلط سمجھ رہی ہیں۔۔۔شہیر بیلا کی جانب بڑھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

دروازہ باہر سے لاک ہے۔۔آپ کو اللہ کا واسطہ ہے۔۔اسے کھولیں۔۔ہمیں کسی نے ایک کمرے میں دیکھ لیا۔۔تو قیامت آ جائے گی۔۔بیلا روتی ہوئی بولی۔۔

دروازہ لاک ہے پر کس نے کیا۔۔ابھی تو اوپن تھا جب میں آیا تھا۔۔۔شہیر دروازے کے ہینڈل کو زور زور سے گھمانے لگا۔۔

کوئی ہے باہر۔شٹ میرا فون بھی سہیل کے پاس ہے۔۔شہیر پریشانی سے بولا۔۔شہیر کی شرٹ پر جوس گر گیا تھا جسے صاف کرنے وہ روم میں آیا تھا۔

بیلا کب سے فرش پر بیٹھی رو رہی تھی۔۔۔

آپ رو کیوں رہی ہیں ۔۔دروازہ کھل جائے گا۔۔کھول دے گا کوئی ۔۔ شہیر صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔۔۔

آپ کے لیے یہ معمولی بات ہو گی پر میرے لیے نہیں ہے۔۔

آپ جیسے امیر اور عیاش لوگ تو اکثر لڑکیوں کو اپنی بستر کی زینت بناتے ہیں ۔۔بیلا نے آنسو پونچھے اور شہیر کے پاس چلتے ہوئے گئی ۔۔نفرت ہے مجھے تم جیسے گھٹیا لوگوں پر۔۔قہر برساتی نظریں شہیر پر ڈالیں۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

افسوس ہوتا ہے مجھے آپ کے جیسے لوگوں پر اور اُن کی گندی سوچ پر۔۔۔۔۔

میرا دماغ خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔۔۔میں چاہوں تو بہت کچھ کر سکتا ہوں ۔۔۔شہیر نے بیلا کو کندھوں سے پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگایا۔۔۔۔اور اُس کے ہونٹوں پر اُنگلی رکھ کر اُسے خاموش ہونے کا کہا ۔

-----------------------

روشنی ۔۔بیلا کہاں ہے کب سے دکھائی ہی نہیں دے رہی۔۔۔صبا بیگم ادھر اُدھر نظریں گھمائی ۔

پتا نہیں امی !!آپی ادھر ہی تھیں ۔آپ گھبرائیں نہیں ۔۔شاید واشروم میں ہوں گی۔۔میں دیکھ کر آتی ہوں آپ بیٹھیں ۔روشنی کہتے ہوئے واشروم کی جانب بڑھی۔

---------------------------

شادی کا فنگشن تقریباً ختم ہونے کو تھا۔۔۔صبا بیگم کا رو رو کر بُرا حال تھا۔۔روشنی کب سے انہیں چپ کروانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی ۔۔

Visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ارے صبا۔۔جوان بچی ہے ۔۔کب تک ناقص حالات میں زندگی گزارتی ۔۔ چلی گئی ہو گی کہیں ۔۔بیلا کی تائی گردن گھما کر بولی۔۔۔

پلیز بھابھی ۔۔ایسا نہ کہیں ۔۔وہ ایسی نہیں ہے۔۔۔بھائی صاحب آپ سمجھائیں بھابھی کو۔۔

کچھ مہمان جا چکے تھے --اور جو موجود تھے وہ طرح طرح کے القابات و الفاظ سے تینوں ماں بیٹیوں کو نواز رہے تھے ---

تب ہی ویٹر آکر بولا--

اوپر کمرے میں کوئی ہے--کوئی دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے--

وہاں --کون ہو سکتا ہے--تائی اور تایا--اوپر کی جانب بڑھے--صبا بیگم اور روشنی بھی اُن کے پیچھے گئیں ---

اور تائی کے کچھ رشتہ دار بھی---

تمہارے مرد ہونے کا کیا فائدہ --- جب تم دروازہ ہی نہ توڑ سکو--بیلا خونخوار نظریں شہیر کو دکھاتی ہوئی بولی--آنکھوں کا سارا کاجل رونے کی وجہ سے پھیل چکا تھا-

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تمہارے سامنے میں نے کتنی دفعہ کوشش کی ہے--شہیر پریشانی سے بولا --ایک گھنٹے سے زیادہ ہو چکے تھے انہیں اس کمرے میں --

اچھا--دیکھ لی تمہاری کوشش-تمہیں صرف باتیں کرنی آتیں ہیں -

ابھی بیلا اُٹھ کر کھڑی ہی ہوئی تھی کہ اُس کا پاؤں پھسلا---اور شہیر جو اُس کے پیچھے کھڑا تھا--

بیلا کے گرنے سے وہ بھی بیلنس برقرار نہ رکھ سکا۔۔

اب شہیر زمین پر ۔۔اور بیلا اُس کے اوپر۔۔

تب ہی دروازہ کھلا ۔۔۔سامنے کے حالات دیکھ کر سب لوگ چونک گئے ۔۔۔

بیلا۔۔۔صبا بیگم نے بیلا کو پکارا ۔۔۔

بیلا جلدی سے شہیر کے اوپر سے اُٹھی۔۔۔۔

اماں۔۔۔

چٹاخ۔۔دو تین تھپڑ بیلا کے چہرے پر پڑے۔۔جس سے اُسکا چہرہ لال ہو گیا ۔۔

آنٹی ۔۔میری بات تو سُنیں ۔۔شہیر آگے بڑھا اور صبا بیگم کو روکا ۔۔

استغفراللہ استغفراللہ ۔۔یہ تو لچھن ہیں اس لڑکی کے۔۔ایک جوان لڑکے کے ساتھ کمرے میں ۔یہ تو قیامت کی نشانی ہے ۔۔تائی جان نے کانوں کو ہاتھ لگایا۔شکل تو اچھی نہیں تھی ۔۔کام تو اچھے کر لیتی ۔۔

اور تائی کے رشتہ دار بیلا کے کردار پر باتیں کرنے لگے۔۔۔

شہیر جو کب سے کھڑا یہ سب سُن رہا تھا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بس بس کریں۔ وہ اکیلی نہیں تھی میں بھی تھا اُس کے ساتھ ہی تھا---وہ بُری ہے تو میں بھی بُرا ہوں ---میرے کردار کے بارے میں بھی تو کچھ کہیں -- شہیر غصے میں چلایا---

اماں میری بات کا یقین کریں --آپ کی بیٹی ابھی بھی ویسی ہی پاک صاف ہے ---بیلا روتی ہوئی صبا بیگم کے قدموں میں بیٹھ گئی ----

آنٹی یہ ٹھیک کہہ رہی ہے--اس کے پاک کردار کی گواہی میں دیتا ہوں -- شہیر صبا بیگم کے پاس آیا۔

یہ بات تو آپ کہہ رہے ہو نا بیٹا۔لوگ تو نہیں مانیں گے--

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

صبا بیگم شہیر کی طرف دیکھ کر بولیں--

میری بیٹی سے نکاح کر لو ---یہ میرے جڑے ہوئے ہاتھ دیکھ لو ۔صبا بیگم نے شہیر کے سامنے ہاتھ جوڑے--

آنٹی -- شہیر نے صبا بیگم کی بے بسی کو دیکھا --

ایک ٹھنڈی آہ بھری ---

ٹھیک ہے آنٹی -- میں تیار ہوں ---

تائ اور باقی رشتہ دار نیچے گئے۔۔۔روشنی نے بیلا کا دوپٹہ صحیح کیا۔۔اور سر پر اوڑھا۔۔

شہیر نے بھی اپنے دوستوں کو ساری بات بتائی۔۔جو گھر جا چکے تھے۔۔یہ سمجھ کے کہ شہیر واپس چلا گیا ہے۔۔۔

انہیں کال کر کے واپس بلایا۔۔

بیلا ولد عادل ملک آپ کو شہیر ولد فیاض کے ساتھ پچاس لاکھ حق مہر میں یہ نکاح قبول ہے۔۔۔۔

بیلا نے نظر اُٹھا کر اپنی ماں کی طرف دیکھا جس کی آنکھوں میں بدگمانی کے کالے بادل صاف نظر آرہے تھے۔۔۔

قبول ہے۔۔قبول ہے۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اماں اپنی بیٹی کو دُعا دے کر رُخصت نہیں کریں گی۔۔۔بیلا صبا بیگم کی طرف بڑھی۔

نہیں ۔بس بیٹا اسے لے جاؤ۔۔صبا بیگم نے شہیر کیطرف دیکھا۔۔۔

اور تم مجھے دوبارہ اپنی شکل نہیں دکھاو گی۔۔ سمجھی۔۔چلو روشنی بیٹا دیر ہو رہی ہے۔۔صبا بیگم نے روشنی کا ہاتھ پکڑا اور جانے لگیں۔۔

اماں ایسا نہ کہیں --میں سب کچھ برداشت کر سکتیں ہوں پر آپ کی بے رُخی نہیں

--بیلا نے اپنی ماں کے پاؤں پکڑے---

یہ تو تمہیں یہ سب کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا---بیلا اگر تم میرے دروازے تک

آئ تو میں خود بھی مر جاؤں گی اور روشنی کو بھی ذہر دے دوں گی ---صبا بیگم کی آنکھیں

نم ہویں--وہ پیچھے مڑے بغیر ہی بولیں --

بیلا اُٹھ کر کھڑی ہو گئ --اور اپنی ماں اور بہن کو جانے دیا--

چاند پر گرہن لگ گیا ہے---وہاں کھڑے لوگوں میں سے کسی نے جملہ کسا---

جسے بیلا اور شہیر دونوں نے سُنا---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر نے بیلا کا دوپٹہ زمین سے اُٹھایا--بیلا کے سر پر اوڑھا---

پیار سے اُس کا ہاتھ تھاما اور باہر نکل گیا--

تائ جان کے دل میں تو جیسے آگ لگ گئ ہو---اتنا خوبصورت اور امیر جوان اس معمولی

شکل والی کو مل گیا---منہ میں بڑبڑائ--

پر جوڑے تو آسمانوں پر بنتے ہیں ---ایسے ہی شہیر اور بیلا کا جوڑا بھی بنا دیا گیا تھا---

---------------------

شہیر نے بیلا کو فرنٹ سیٹ پر بٹھایا۔۔اور گاڑی سٹارٹ کردی۔۔

گھر کی جانب گامزن ہوا۔۔۔

شہیر نے کچھ کہے بغیر بیلا کو ٹشو پکڑایا۔۔اور دوبارہ نظریں۔۔سامنے مرکوز کرلیں۔۔

بیلا نے بھی خاموشی سے ٹشو لے لیا۔۔اور اپنے آنسو پونچھے۔۔۔

ایک شاندار عالی شان حویلی کے سامنے آکر گاڑی رُکی۔۔

بیلا کی تو یقین نہیں آرہا تھا کہ جس کے ساتھ وہ یہاں آئ ہے۔۔وہ اس حویلی میں رہتا ہے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بشریٰ بیگم کب سے شہیر کا انتظار کر رہی تھیں۔کافی وقت ہو گیا تھا اُسے گئے ہوئے ۔۔کہ اچانک شہیر دروازے سے آتا ہوا دکھائی دیا۔۔۔

یہ لڑکی کون ہے۔۔حویلی کے داخلی راستے سے شہیر آتا ہوا دکھائی دیا۔۔اور اُس کے پیچھے ایک لڑکی عام سے کپڑوں میں ملبوس تھی۔۔

بشریٰ بیگم اپنے بیٹے سے مخاطب ہویں۔۔

تم تو کسی دوست کی شادی پر گئے تھے۔۔جواب دو یہ لڑکی کون ہے؟؟؟ بشریٰ بیگم کی آواز اونچی ہوئ۔

تب ہی سیڑھیوں سے فیاض صاحب آتے ہوئے دکھائی دیے--

کیا ہوا شور کس بات کا ہے--فیاض صاحب بشریٰ بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے بولے--

اور پھر نظر شہیر اور اُس لڑکی پر پڑی۔جو نظریں جھکائے کھڑی تھی۔

مما--ڈیڈ--یہ میری بیوی ہے--نکاح کیا ہے میں نے اس سے۔شہیر نے اُس لڑکی کی طرف دیکھا جس کا سائبان اب شہیر ہی تھا--جس کی آنکھیں یہ بتا رہی تھیں کہ تمہارے بغیر میرا کوئی سہارا نہیں ہے---

چٹاخ چٹاخ!!!!

تھپڑ کی آواز سے وہ لڑکی ڈر کر پیچھے ہوئی--

جانتے ہو کیا بکواس کر رہے ہو۔ابھی تو تمہاری تعلیم مکمل نہیں ہوئی --ضرور اس لڑکی نے تمہیں پھنسایا ہو گا۔اب کی بار وہ بیلا کی طرف لپکیں--

کہ شہیر آگے آگیا--

مما پلیز--اس میں اس کی کوئی غلطی نہیں ہے --

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ٹھیک ہے۔۔۔اب یا تو تم اس لڑکی کے ساتھ رہو۔یا پھر اس گھر سے اور ہم سے سارے رشتے توڑ دو۔۔فیاض صاحب کی کہر آلود نظروں بیلا پر پڑیں۔ بیلا نے ڈر کر نظریں جُھکا لیں۔۔

ڈیڈ آپ زیادتی کر رہے ہیں میرے ساتھ۔۔شہیر کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔وہ خود بھی تو اس گھر کا سب سے چھوٹا اور لاڈلا تھا۔۔

سوچ کیا رہے ہو طلاق دو اس لڑکی کو۔۔بشریٰ بیگم چیخیں۔۔یہ دو ٹکے کی عام شکل کی لڑکی تمہارے ساتھ رہنے کے قابل نہیں ہے۔۔

سوری مما میں اس لڑکی کو نہیں چھوڑ سکتا۔۔میں نے اس کا ہاتھ تھاما ہے تو مرتے دم تک نہیں چھوڑوں گا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بیلا نے اپنے ساتھ کھڑے اجنبی شخص کو دیکھا جس سے اُس کا تعلق کچھ گھنٹے پہلے جڑُا تھا۔۔۔

اس لڑکی کو لو۔۔۔اور دفعہ ہو جاؤ اس گھر سے۔۔میں بھی دیکھتا ہوں ساری عیاشی، بینک بیلنس چھوڑ کر تم اس لڑکی کے ساتھ کب تک رہتے ہو۔۔۔فیاض صاحب غُصے میں بولے۔۔

ڈیڈ۔ یہ دُنیا بہت بڑی ہے۔۔۔ کہیں بھی چلا جاؤں گا۔۔ لیکن یہاں واپس نہیں آؤں گا۔۔

شہیر نے اپنا والٹ زمین پر پھینکا۔ جس میں کریڈٹ کارڈ اور کچھ رقم تھی۔۔۔ بازو پر بندھی ہوئی برینڈڈ گھڑی۔۔ بھی اُتار کر میز پر رکھی۔۔۔ گاڑی کی چابی کو دیوار پر ماری۔۔۔

اور بیلا کا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔ حویلی سے باہر نکل گیا۔۔۔

فکر مت کرو بیگم ۔۔۔ جب جیب خالی ہو گی تو خود واپس آجائے گا۔۔ جوان خون ہے۔۔۔ فیاض صاحب نے بشری بیگم کو سمجھایا۔۔ جو شہیر کو جاتا دیکھ کر رو پڑیں۔۔۔

---

شہیر اور بیلا اس وقت سڑک پر چل رہے تھے ۔۔۔

چل چل کے تھک گئے تو دونوں ایک سایڈ پر بیٹھ گئے۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر نے موبائل۔فون نکالا۔۔۔ اور سہیل کو کال کی اور ساری بات بتائی ۔۔۔۔

آپ مجھے کسی یتیم خانے چھوڑ دیں ۔۔ اور واپس اپنے گھر چلے جائیں ۔۔ بیلا نم آنکھوں سے شہیر کی طرف دیکھ کر بولی۔۔۔

بیلا۔۔ میں اس وقت بہت غصے میں ہوں ۔۔ بکواس بند کرو اپنی۔۔۔ نکاح کیا ہے ۔۔ میں نے ۔۔ ساری زندگی ساتھ نبھانے کا وعدہ کیا ہے ۔۔۔ ایسے کیسے چھوڑ دوں ۔۔۔ اور جو کچھ

ہوا اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے-----شہیر نے بیلا کے چہرے پر پڑے ہوئے آنسوؤں کو صاف کیا----

ابھی سہیل کو کال کی ہے وہ آتا ہو گا----

آپ کیوں میرا ساتھ دے رہے ہیں ---آپ کو تو مجھ سے زیادہ اچھی اور خوبصورت لڑکی مل جائے گی---آپ نے میرے لیے اپنا گھر، پیسہ سب چھوڑ دیا---کیوں ---بیلا سوالی نظریں شہیر پر ڈالیں--

تم باقی سب باتیں چھوڑو----اب تم میری بیوی ہو--عزت ہو میری---میں سب کچھ چھوڑ سکتا ہوں --پر تمہیں نہیں ---شہیر کی گہری آنکھیں بیلا کے چہرے پر پڑیں---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کچھ دیر بعد سہیل آیا--شہیر اور بیلا دونوں گاڑی میں بیٹھے---

یار یہ اپارٹمنٹ ہے--اس وقت یہی ایرینج ہو سکا مجھ سے---سہیل نے شہیر کو اپارٹمنٹ کی چابی پکڑائی ----

شکریہ یار اگر تم نا ہوتے ---شہیر نے سہیل کو گلے لگایا-. --

ارے یار تو میرا جگری دوست ہے ---یہ کھانے پینے کا کچھ سامان ہے---سہیل نے کھانے کی کچھ چیزیں شہیر .کو پکڑائی -

شہیر نے اپارٹمنٹ کا دروازہ کھولا

بیلا بھی شہیر کے ساتھ اندر داخل ہوئ

تم بیٹھو میں آتا ہوں ---شہیر کہتا ہوا کچن کی طرف بڑھا---

بیلا بوجھل قدموں اُٹھاتے کمرے میں چلی گئ ----

شہیر پلیٹ میں کھانا ڈال کر کچن سے باہر آیا---

یہ کہاں چلی گئ ---شہیر کہتا ہوا کمرے میں داخل ہوا-----

بیلا ----بیلا اوندھے منہ زمین پر پڑی ہوئی تھی---

بیلا بیلا ---شہیر نے کھانے کی ٹرے سایڈ پر رکھی----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور بیلا کو اُٹھا کر بیڈ پر لٹایا---

بیلا --آنکھیں کھولو---شہیر نے بیلا کے گال تھپتپائے------

شہیر نے ڈاکٹر کو کال کر کے بُلایا---

زیادہ ٹینشن لینے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئیں تھیں --آپ پریشان نہ ہوں --انجیکشن لگا دیا ہے کچھ دیر میں ہوش آ جائے گا--ڈاکٹر نے تفصیل سے بتایا---

شہیر نے ڈاکٹر کے جانے کے بعد دروازہ بند کیا۔۔۔اور کمرے میں جا کر صوفے پر لیٹ گیا۔۔۔

مما۔۔ڈیڈ میرے ساتھ اتنا بُرا سلوک نہیں کر سکتے۔۔ٹھیک ہے میں نے غلط کیا۔ لیکن میں کیا کرتا میں مجبور تھا۔۔۔مجھے نکاح کرنا پڑا۔۔اور میں اس رشتے کو نبھانا چاہتا ہوں ۔۔۔بیلا کے ساتھ اپنی زندگی گُزارنا چاہتا ہوں ۔۔۔۔شہیر کی نظر بیلا کے چہرے پر ٹھہر سی گئی ۔۔۔۔آج ایک عام شکل وصورت کی سادہ سی لڑکی شہیر کے دل کو بھا گئی ۔۔۔۔

شہیر صوفے سے اُٹھ کر بیلا کے پاس آیا۔۔۔اور جھک کر بیلا کے ماتھے پر لب رکھے۔۔۔

بیلا میں وعدہ نہیں کروں گا۔۔۔پر آج سے میری پوری کوشش ہو گی کہ میں تمہارا خیال رکھوں ۔۔اور تمہیں وہ ساری خوشیاں دوں جن سے تم آج تک محروم رہی ہو۔۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

رگ رگ وہ سمایا میرے

دل پر وہ چھایا میرے

مجھ میں وہ ایسے جیسے جان

گیلی برسات میں پانی جیسے

کوئی کہانی جیسے

دل سے ہو دل تک جو بیان

عاشق دل تیرا پُرانا ہے یہ

دیوانہ، دیوانہ

سمجھے نا

---

بیلا کی آنکھ کھُلی تو سامنے دیوار پر لگی گھڑی رات کے دو بجا رہی تھی----

بیلا نے بھوک کے مارے پیٹ پر ہاتھ رکھا----

بیڈ سے اُٹھی--تو صوفے پر شہیر سویا ہوا تھا----

بیلا نے ایک نظر شہیر کو دیکھا---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

،یہ تو خوابوں کے شہزادے سے بھی زیادہ حسین ہے---دودھ جیسی صاف شفاف رنگت

،گہری شربتی آنکھیں

اونچا قد، بال ماتھے پر ڈالے ہوئے وہ کسی ریاست کا شہنشاہ لگ رہا تھا----

اسے تو کوئی بھی لڑکی مل جاتی ---تو پھر میں ہی کیوں ---نا کرتا مجھ سے نکاح ---ہونے دیتا میری بے عزتی ---بیلا کے ذہن میں وہ ساری باتیں گھومنے لگیں --جو اُس کی تائ اور اُن کے رشتہ دار کر رہے تھے ----

بیلا نے آرام سے دروازہ کھولا---اور کچن میں جا کر اپنے لیے کھانا گرم کیا---

اور وہیں کھڑے ہو کر کھانے لگی----

اکیلے اکیلے کھایا جا رہا ہے---شہیر اچانک سے بیلا کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا----جس سے بیلا ڈر گئی

آپ --آپ نے تو ڈرا ہی دیا تھا---بیلا نظریں جھکا گئی --

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سوری ---آرام سے بیٹھ کر کھاؤ---شہیر نے اُسے بیٹھنے کا اشارہ کیا---

جی ---بیلا جلدی سے صوفے کی طرف بھاگی------شہیر کے یوں پاس آنے سے وہ گھبرا گئی تھی----

میری تو ایک ہفتے بعد واپسی کی فلائٹ تھی---شہیر بھی بیلا کے سامنے والے صوفے پر جا کر بیٹھ گیا---

تو آپ چلے جائیں گے---

نہیں اب نہیں جاؤں گا۔۔۔تمہیں چھوڑ کر کیسے جا سکتا ہوں ۔۔۔بس ایک بات کا افسوس رہے گا کہ میں اپنی تعلیم مکمل نہیں کر سکا۔۔۔۔شہیر رونا چاہ رہا تھا۔۔

میری وجہ سے سب ہوا ۔۔۔مجھے شادی سے منع کر دینا چاہیے تھا۔۔۔آپ مجھے چھوڑ دیں

۔۔

خدا کی قسم شکایت کا ایک لفظ زبان پر نہیں لاؤں گی۔

آپ کی زندگی سے بہت دور چلی جاؤں گی۔۔۔آپ واپس اپنے گھر چلے جائیے گا۔۔

بیلا ۔۔پاگل مت بنو۔ یہ حل نہیں ہے۔۔۔ان سب پریشانیوں کا۔۔۔ہمیں مل کر تمام مشکلات کا سامنا کرنا ہو گا۔۔۔۔

اب ہماری منزل ایک ہے۔۔۔ایک ہی منزل کے ہمسفر ہیں ہم۔۔۔۔شہیر بیلا کے پاس آیا۔۔۔

اور اُسے اپنے سینے سے لگایا۔۔۔

سینے سے تیرے سَر کو لگا کے

سُنتی میں رہوں نام اپنا

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

---------------------

ولید --مجھے میرا بچہ چاہیے---ولید گھر آیا تو بشریٰ بیگم نے رو رو کر اپنا بی پی ہائی کر لیا تھا---.فیاض صاحب بھی پریشانی میں ادھر اُدھر ٹہل رہے تھے----

آپ فکر مت کریں--جب پیسوں کی ضرورت پڑے گی تو خود ہی واپس آئے گا ولید غصے میں بولا--

اور وہ لڑکی اُس کو تو میں چھوڑوں گا نہیں ----اُس کہ ہمت کیسے ہوئی میرے بھائی کو بھڑکانے کی ---ولید ٹیبل پر پڑے ہوئے گلاس کو دیوار پر مارتا ہوا بولا ----

---------------

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بیلا کی آنکھ کُھلی تو فجر کی اذان ہو رہی تھی---

جلدی سے اُٹھی --اور وضو کر کے نماز بچھا کر اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوئی ---

شہیر پاس ہی صوفے پر سویا ہوا تھا----

بیلا نے جیسے ہی سلام پھیرا اُس کی ہچکیاں کمرے میں گونجیں ---

جسے سُن کر شہیر کی آنکھ کھلی ---آنکھیں ملتا ملتا صوفے سے اُٹھا---

اور بیلا کی جانب بڑھا

بیلا ---بیلا کا چہرہ بھیگا ہوا تھا--

شہیر --امی مجھے کبھی معاف نہیں کریں گی---وہ اپنی بیٹی پر ایسا الزام کیسے لگا سکتیں ہیں --میں ایسی لڑکی نہیں ہوں--شہیر کی آنکھیں بیلا کی معصومیت کو دیکھ کر پگھل سی گئیں تھیں --شاید وہ ایسی ہی لڑکی کی تلاش میں تھا ---

بیلا --میں خود آنٹی سے بات کروں گا--وہ مان جائیں گی -اُن کا غصہ صرف وقتی ہے ---

میں بھی وضو کر آؤں --ورنہ نماز کا وقت نکل جائے گا---شہیر واشروم میں چلا گیا--اور کچھ دیر میں وضو کر کے باہر آیا---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو--کمرے سے باہر گیا---

بیلا بالکونی میں کھڑی تھی---

پریشان ہو ---شہیر نے بیلا کا ہاتھ تھاما---

نہیں --بس سب اتنا اچانک ہو گیا--تو سمجھنے میں مشکل ہو رہا ہے---

ہمم۔۔میں ہوں نا سب ٹھیک کر دوں ۔۔۔ سہیل سے کچھ دیر میں کہوں گا کہ کوئی جاب کا بندوبست کر دے۔۔کیونکہ میں تو کافی عرصہ یہاں سے باہر رہا ہوں ۔۔۔وہ کافی لوگوں کو جانتا ہے ۔۔۔۔شہیر اور بیلا سورج طلوع ہونے کا خوبصورت منظر دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

اور آپ کی پڑھائی؟؟

وہ تم چھوڑو۔۔پڑھائی سے یاد آیا تم کس گریڈ کی سٹوڈنٹ تھی؟؟

۔۔۔بیلا شہیر کی طرف دیکھ کر بولی ۔۔۔12

او اچھا۔۔۔کچھ دنوں میں آپ اپنی پڑھائی دوبارہ شروع کریں۔۔۔

جی۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اچھا تم دروازہ بند کر لو۔۔میں ناشتے کے لیے کچھ لے کر آتا ہوں ۔۔۔۔

---------------------

سہیل مجھے پتا ہے۔۔ تم شہیر کے بارے میں جانتے ہو کہ وہ کہاں ہے۔۔ولید اس وقت فون پر سہیل پر چیخ رہا تھا۔۔

بھائی وہ ۔۔۔ سہیل نے بات گھمانے کی کوشش کی ۔۔کیونکہ شہیر نے اُسے منع کیا تھا۔۔۔کہ وہ یہاں کا پتا کسی کو نہ دے۔۔

تم مت بتاؤ میں خود پتا لگا لوں گا۔۔۔

--------------------

بیلا آملیٹ بننے میں کتنا اور ٹائم لگے گا۔۔ شہیر کب سے ٹیبل پر بیٹھ کر انتظار کر رہا تھا۔۔۔

اُف ہو۔۔مجھے تو آملیٹ بنانا ہی نہیں آتا۔۔۔تب شہیر کچن میں آیا۔۔

ارے ساری چیزیں تو ویسی ویسی کی پڑیں ہیں ۔۔۔

شہیر شیلف پر نظر دوڑاتا ہوا بولا ۔۔۔

وہ وہ ۔۔۔مجھے بنانا نہیں آتا۔۔۔شہیر۔۔۔بیلا نے ڈر سے آنکھیں بند کیں۔۔۔اُس کی اماں اُس سے اکثر کہتی تھیں ۔۔۔کہ کچھ سیکھ لو۔۔پر وہ کہاں سُنتی تھی کسی کی ۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تو تم ڈر کیوں رہی ہو۔۔کوئی بات نہیں ۔۔۔اب ضروری تھوڑی نا ہے کہ انسان ہر کام میں ایکسپرٹ ہو۔۔۔۔شہیر نے چولہے کی طرف بڑھا۔۔۔

اور آملیٹ بنانے لگا۔۔۔۔اور ساتھ ساتھ بیلا کو طریقہ بتا رہا تھا۔۔جسے بیلا بڑے ہی غور سے سُن رہی تھی ۔۔۔

اُس کی نظریں شہیر کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں ۔۔۔

ناشتہ کرنے کے بعد شہیر کسی کام سے باہر نکل گیا----

---------------

ولید بھائی اب کیوں کال کر رہے ہیں --- شہیر سہیل کے آفس میں موجود تھا----

سہیل سے اُسے ساری بات بتائی ---

یار وہ تیرا پتہ پوچھ رہے تھے -- پر میں نے نہیں بتایا---

وہ کہہ رہے تھے کہ وہ خُود تلاش کر لیں گے تمہیں -- بہت غُصے میں لگ رہے تھے---

وہ جو کرنا چاہیں کر لیں --- میں اب اُس گھر میں کبھی واپس نہیں جاؤں گا----

شہیر یار تو ایک بار اُن کی بات تو سُن لے -- کیا پتا وہ بھابھی کو قبول کر لیں --- سہیل نے شہیر کو سمجھایا----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ولید کو شہیر کے گھر کا پتا چلا تو وہ فوراً وہاں جانے کے لیئے نکل گیا----

شہیر یہ کیا ہے --؟؟ شہیر نے بیلا کو شاپنگ بیگز پکڑائے--- جس میں بیلا کے کپڑے اور باقی سامان تھا---

اور اُس کے اپنے بھی کچھ سوٹ تھے----

یہ تمہارے لیے کچھ کپڑے، جوتے اور جیولری وغیرہ ہے----

پیسے کہاں سے آئے آپ کے پاس؟؟؟ بیلا نے شاپنگ بیگز شہیر کے ہاتھوں سے لیے---اور ایک سائیڈ پر رکھے---

کچھ سیونگ موجود تھی میرے پاس---شہیر صوفے پر بیٹھتا ہوا بولا----

اچھا--پانی لاؤں آپ کے لیئے---بیلا نے شہیر سے پوچھا--

ہاں لے آئیے---

تب ہی دروازے پر بیل ہوئی---

آپ رہنے دیں میں دیکھ آتا ہوں--شہیر نے بیلا کو روکا اور خود جا کر دروازہ کھولا---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ولید بھائی---ولید کو دیکھ کر شہیر نے گردن جُھکا لی--کیونکہ شہیر ولید کی بہت عزت کرتا تھا-----

چٹاخ--ولید نے ایک زور دار تھپڑ شہیر کے چہرے پر مارا---

بے غیرت انسان اس لیے تجھے پڑھنے کے لیے باہر بھیجا---کہ توں اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر دے--وہ بھی ایک لڑکی کے لیے----جب ماں اور بابا کہہ رہے تھے تو کیوں طلاق نہیں دی تم نے---ولید نے شہیر کو گریبان سے پکڑا---

شور کی آواز سُن کر بیلا کچن سے باہر آئ----

شہیر----

اوو تو یہ ہے وہ لڑکی---شکل سے تو بہت معصوم لگ رہی ہے----چل بتا لڑکی کتنے پیسے لے گی---اسے چھوڑنے کے----ولید بیلا کی طرف بڑھا---

بھائی پلیز---بند کریں یہ تماشا----

بولو---گونگی ہو---کتنے پیسے چاہیئے----تمہاری معمولی سی شکل پر تو ایک روپیہ دینے کو دل نہیں کر رہا---

ولید کی آواز مزید اونچی ہوئی---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بیلا کا تو دل کر رہا تھا کہ ابھی زمین پھٹے اور وہ اُس میں دھنس جائے----

ناچنے والی ہو یا جسم بیچتی ہو---تم جیسی بہت دیکھی ہیں---یہ لو پورے بیس لاکھ ہیں تمہارے لیے بہت ہوں گے----ولید نے پیسوں کا بریف کیس جو اُس نے ہاتھ میں اُٹھایا ہوا تھا----

پیسے نکال کر بیلا کے چہرے پر مارے----

بھائی میں نے کہا بس کریں ---شہیر نے ولید کو پکڑا اور ایک گھونسا اُس کے ناک پر مارا جس سے اُس کے ناک سے خون رسنا شروع ہو گیا---میری بیوی کے بارے میں گھٹیا الفاظ استعمال کرنے کی تمہاری ہمت کیسے ہوئی -----شہیر نے کہتے ہوئے ولید کو زمین پر پھینکا----

ولید نے بھی شہیر کے چہرے پر تھپڑوں کی بارش کی.----

دیکھ لوں گا---میں تمہیں بھی اور اس لڑکی کو بھی ----میں دیکھتا ہوں کہ تم کب تک اس لڑکی کو اپنی بیوی بنا کر رکھتے ہو----

جائیں اور یہ پیسے بھی لے جائیں ----شہیر نے سارے پیسے بریف کیس میں ڈالے---اور بیگ ولید کو تھمایا----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ولید چیختا چلاتا وہاں سے چلا گیا----

شہیر بھی غصے میں کمرے کی جانب بڑھا---اور دھڑام کی آواز سے دروازہ بند کیا----

------------------------

ولید بیٹا یہ کیا ہوا ----ولید گھر میں داخل ہوا تو بشری بیگم بولیں ---

آپ کے لاڈلے بیٹے نے کیا ہے---وہ اُس لڑکی کی محبت میں اندھا ہو چکا ہے---پاگل ہو گیا ہے---اپنے پرائے کا فرق بھول گیا ہے---چھوڑوں گا نہیں میں اُس لڑکی کو۔اس قابل ہی نہیں چھوڑوں گا کہ شہیر اُسے اپنے ساتھ رکھے----ولید نے کہتے ہوئے خون صاف کیا جو اُس کی ناک سے نکل رہا تھا---

کچھ بھی کرو--لیکن میرے شہیر کو اُس جادوگرنی کے چنگل سے آزاد کرواؤ----بشری بیگم سر پر ہاتھ رکھتی ہوی بولیں---

---------------------

شہیر---بیلا کمرے میں داخل ہوئی تو شہیر بیڈ کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوا تھا----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آپ ٹھیک تو ہیں---بیلا نے شہیر کے چہرے کو اوپر کیا تو شہیر کا چہرہ تھپڑوں کی وجہ سے لال ہو چکا تھا اور ساتھ ساتھ آنسوؤں کی ہلکی ہلکی بوندیں بھی اُس کے سفید چہرے پر پڑی ہوئی تھیں---

میں بھائ کو مارنا نہیں چاہتا تھا---بیلا--میں نے غلط کیا---مجھے بھائی پر ہاتھ نہیں اُٹھانا چاہیے تھا----شہیر نے بیلا کی گود میں اپنا سر رکھا---

بہت اکیلا ہو گیا ہوں میں ----سارے رشتے مجھ سے چھن گئے ہیں ----شہیر روتا ہوا بولا---

شہیر پلیز آپ رویں نہیں ----میں انکل آنٹی سے بات کروں گی---سب کو مجھ سے اعتراض ہے---تو میں نہیں جاؤں گی اُس گھر میں ----کہیں اور رہ لوں گی----بیلا نے بھی شہیر کے ساتھ اپنی آنکھوں کو برسایا----

نہیں بیلا میں تمہیں چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکتا---اگر وہ آپ کو بھی قبول کریں گے تو میں اُس گھر میں جانے کے لیے تیار ہوں ----

لیکن شہیر -----

بیلا میں محبت کرتا ہوں تم سے ---ہاں تمہیں عجیب لگے گا--کہ ایک دن میں مجھے تم سے محبت کیسے ہو گئی ---ابھی تو ہم ایک دوسرے کو صحیح سے جان نہیں سکے---سچ کہہ رہا ہوں بیلا ---مجھے نہیں معلوم لیکن ---

آج پہلی بار دل کسی کے لیے اتنا بے قرار ہوا ہے---شہیر بیلا کی گود سے اُٹھا---

اور بیلا کے چہرے پر اپنے لب رکھے ----

آج سے میری زندگی تمہارے نام ہے بیلا----

لفظ سادہ ہیں مگر کتنے پیارے ہیں

تم ہمارے ہو، ہم تمہارے ہیں

-------------------

بیلا کی آنکھ کُھلی تو خود کو شہیر کے قریب پا کر وہ مسکرا گئی ----

شہیر بھی جاگ رہا تھا---وہ بیلا کے مُسکرانے پر دل ہی دل میں مُسکرایا----

بیلا اُٹھ کر بیٹھی اور شہیر کے بال سنوارنے لگی----

اور ساتھ ساتھ گنگنانے لگی---

جس دن تُجھ کو نا دیکھوں ۔پاگل پاگل پھرتی ہوں ۔۔کون تجھے یوں پیار کرے گا جیسے میں کرتی ہوں ----

اچھا ۔۔رات کو تو جواب نہیں دیا ---شہیر کے بولنے پر بیلا خاموشی سے بیڈ سے اُتری اور بھاگتی ہوئ واشروم میں چلی گئی ----

ہائے رے میری جھلی-----شہیر ہنستا ہوا بولا----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آج تو آملیٹ بنا لو گی۔۔۔ شہیر فریش ہو کر کچن میں گیا تو بیلا ناشتہ تیار کر رہی تھی۔۔۔۔

جی میں کوشش کروں گی۔۔۔۔

اور اگر نا بنا تو۔۔ شہیر نے بیلا کی کمر کے گرد بازُو حایل کیے۔۔۔۔

تو آپ بنا دیجئے گا۔۔۔۔بیلا نے کہتے ہوئے شہیر کی بازو کو اپنی کمر سے ہٹایا۔۔۔۔

اوکے۔۔۔شہیر وہیں کھڑا ہو گیا۔۔۔اور بیلا ناشتہ بنانے لگی۔۔۔۔

ناشتے سے فارغ ہو کر شہیر کو سہیل کے آفس جانا تھا۔۔۔ سہیل نے اُسے کال کر کے بُلایا تھا۔۔

ابھی شہیر باہر نکلا ہی تھا کہ بشریٰ بیگم اور فیاض صاحب حسنین اور ولید کے ہمراہ اُس کے فلاٹ کی طرف بڑھ رہے تھے۔۔۔۔حسنین کو کال کر کے بُلو لیا تھا کہ وہ شہیر کو سمجھائے۔۔۔

visit for more novels.
www.urdunovelbank.com

بشریٰ بیگم تو اپنی ممتا پر قابو نہ رکھ سکیں اور شہیر کو اپنے سینے سے لگا لیا۔۔۔۔

سب لوگ اندر آئے۔۔۔

بیٹا ہم تمہیں لینے آئے ہیں ۔۔۔فیاض صاحب شہیر سے مل کر بولے۔۔۔

ہاں شہیر چل اب بہت ڈرامے لگا لیے تم نے ۔۔۔ حسنین نے شہیر کی بازُو پکڑی۔۔۔

ٹھیک ہے لیکن بیلا بھی میرے ساتھ جائے گی۔۔۔اگر آپ لوگوں کو اس بات سے کوی مسئلہ نہیں ہے۔۔تو میں چلنے کے لیے تیار ہوں ۔۔۔۔۔شہیر اپنے والدین کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔۔

پر بیٹا!!!

وہ لڑکی تمہارے قابل نہیں ہے۔۔۔یہ بازاروں میں رہنے والی لڑکیاں کسی ایک انسان کے ساتھ نہیں رہ سکتیں ۔۔۔بشریٰ بیگم طنزیہ انداز میں بولیں ۔۔۔

مما۔میں کہہ چکا ہوں کہ میں بیلا کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا۔۔اور آپ کیسی زبان استعمال کر رہی ہیں ۔۔بیلا کے لیے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بیلا میری عزت ہے ۔۔۔میرا مان ہے۔۔۔میری شریکِ حیات ہے۔۔۔اور میں مزید اُس کے بارے میں کچھ غلط نہیں سُن سکتا ۔۔۔۔

شہیر صوفے سے اُٹھ کر کھڑا ہوا ۔۔۔

اور اب آپ لوگ جا سکتے ہیں ۔۔۔دروازہ وہ ہے۔۔شہیر دروازے کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا۔۔۔

چلو بشریٰ تمہارے لاڈلے پر اُس لڑکی کے عشق کا بھوت سوار ہے---جو اتنی جلدی اُترنے والا نہیں ہے---فیاض صاحب کہتے ہوئے دروازے سے باہر نکل گئے ---ولید بھی پیر پٹختے ہوئے نکل گیا----

یہ پیسے رکھ لو-----ضرورت پڑیں گے -- حسنین نے پیسے شہیر کی طرف بڑھائے---

نہیں بھائی مجھے نہیں چاہیئے ---جب اُس گھر سے آپ نے میرا تعلق ہی ختم کر دیا تو پیسے کیسے---

شہیر ---بشری بیگم نے دروازے سے نکلتے ہوئے شہیر کو آواز لگائی ---

جب اس لڑکی کی حقیقت تمہارے سامنے آئے گی--تو تم بہت پچھتاؤ گے--پر تب تمہارے پاس سوائے پچھتانے کے کچھ باقی نہیں رہے گا----بشری بیگم کہتی ہوئی نکل گئیں ---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بیلا کمرے سے باہر آئی --اُسے شہیر نے ہی منع کیا تھا کہ وہ باہر نہ آئے ---

بیلا میں کچھ کام سے جا رہا ہوں --دروازہ بند کر لو ---

اور ہاں میرے علاوہ کوئی بھی آئے تم دروازہ نہیں کھولو گی---شہیر غصے میں بول کر چلا گیا--

-----------------------

یہ ایک ملٹائے نیشنل کمپنی ہے--جہاں پر ایک سیٹ خالی تھی تو میں نے تیری سفارش کر دی--- سہیل نے شہیر کو خوشخبری سُنائی ---

سچ --یار سہیل تو نے میری سب سے بڑی مشکل آسان کر دی ---بہت شکریہ-- شہیر خوشدلی سے بولا--

اس میں شکریہ کی کوئی بات نہیں ہے---کل سے تیری جوایننگ ہے --وقت پہ پہنچ جانا--- سہیل نے جواب دیا---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر نے راستے سے مٹھائی لی اورپیک کروائی --پھر رکشے کو ہاتھ کے اشارے سے روکا --- سہیل نے اُسے کہا بھی تھا کہ وہ اُسے چھوڑ دے گا---لیکن شہیر نے انکار کر دیا-----

دروازے پر بیل ہوئی ----

بیلا صفائی کر کے ابھی فارغ ہوئی تھی ----دوپٹے کو سیٹ کرتے ہوئے ---دروازے کی جانب بڑھی----

جیسے ہی بیلا نے دروازہ کھولا ----

شہیر نے بیلا کو اُٹھا لیا اور دروازے کو ٹانگ مار کر بند کیا--

بیلا --بیلا ---میں بہت خوش ہوں ----مجھے نوکری مل گئی ہے---وہ بھی ایک اچھی کمپنی میں ---سیلری پیکج بھی اچھا ہے---شہیر نے بیلا کو صوفے پر بٹھایا----

سچ شہیر ----بیلا ہنستی ہوئی بولی ---شہیر نے آج پہلی بار بیلا کو ہنستے ہوئے دیکھا---بیلا کے چہرے کے دونوں اطراف گڑھے سے پڑے----ہنسنے کی وجہ سے---

بیلا ---تم ہنستے ہوئے بہت پیاری لگتی ہو----شہیر نے مٹھائی کا ڈبہ کھولا----گلاب جامن نکال کر بیلا کے منہ میں ڈالا--

آپ کو کون سا والا پسند ہے سفید یا کالا---بیلا گلاب جامن کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی----

آپ جو کھلا دیں ہم کھا لیں گے-----بیلا نے بھی شہیر کو مٹھائی کھلائی ---

بہت بہت مبارک ہو شہیر ---اللہ آپ کے لیے آسانیاں پیدا کرے----

آمین ---شہیر نے جواب میں کہا---

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

آج آنٹی کی طرف چلتے ہیں ---تمہارا موڈ بھی ٹھیک ہو جائے گا--- تم تیار ہو جاؤ----شہیر نے بیلا کی طرف دیکھا-----

شہیر ---اماں مجھ سے راضی تو ہو جائیں گی نا؟؟

بیلا دھیمے سے بولی--

کیوں نہیں میں خود اُن سے بات کروں گا-- شہیر نے بیلا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا----

بیلا نے آنسو ضبط کرتے ہوئے سَر ہلایا---

-------------------

بیلا اور شہیر دونوں ٹیکسی میں بیٹھ کر صبا بیگم کے گھر روانہ ہوگئے --

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

لیکن جب گھر کے باہر ٹیکسی رُکی ---بیلا جھٹ سے دروازہ کھول کر باہر نکلی پر سامنے گیٹ پر تالا لگا ہوا تھا---

تب ہی گیٹ کے پاس سے--اُن کی پڑوسن صفیہ جا رہی تھی کہ بیلا نے آواز دی --

خالہ اماں کہاں ہے---گھر پر تالا لگا ہوا ہے----بیلا صفیہ کے پاس پہنچ کر بولی ---

وہ تو تیرے جانے کے اگلے دن ہی یہاں سے چلی گئی تھی--بدنامی کے ڈر سے---

شہیر بھی ٹیکسی کو کرایہ دے کر بیلا کی طرف بڑھا----

جن کی جوان بیٹیاں کے کردار خراب ہوں تو۔۔۔اُن کی ماؤں کو کہاں چین آتا ہے۔۔ کبھی ایک ٹھکانہ تو کبھی دوسرے ٹھکانے پر۔۔صفیہ طنز کے تیر چلاتی ہوئی چلی گئی۔۔۔

شہیر اماں چلی گئی ہیں۔۔اب کبھی میں اُن سے نہیں مل پاؤں گی۔۔۔

بیلا روتے ہوئے شہیر کے سینے سے جا لگی۔۔۔

بیلا۔۔بس۔۔ابھی حالات ہمارے اختیار میں نہیں ہیں۔۔۔ہم دونوں کو ہی ان مشکلات کا ڈٹ کر سامنا کرنا ہوگا۔۔۔۔

بیلا اور شہیر وہاں سے چلے گئے۔۔۔۔

--------------

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بیٹا یہ سب کرنے سے کیا شہیر اُس لڑکی کو چھوڑ دے گا۔۔۔۔

کیوں نہیں ماں !!!ولید چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لاتا ہوا بولا۔۔

اس وقت وہ دونوں ماں بیٹا۔۔۔شہیر کو بیلا سے دُور کرنے کا سوچ رہے تھے۔۔۔۔

پلان تیار ہو چکا تھا۔۔

----------------

بیلا کچن میں کھڑی آٹا گوند رہی تھی --دل ہی دل میں دُعایں کر رہی تھی کہ صحیح گوندا جائے---

بیلا --بیلا --شہیر بھی آوازیں لگاتا ہوا کچن میں آیا----

بیلا پلیز اب آٹا صحیح گوندنا--یہ کام مجھے نہیں آتا--شہیر ہنستا ہوا بیلا کے پاس آکر کھڑا ہوگیا--

شہیر اب کوشش کر رہی ہوں ---بیلا اکتا کر بولی ---

ایک منٹ ایک منٹ !!!بیلا کے چہرے پر آٹا لگا دیکھ کر وہ اُس کے مزید قریب ہوا---

اور اپنے ہاتھوں کی انگلیوں سے آٹا صاف کیا---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بیلا شہیر کی قُربت سے گھبرائ----

ہٹیں مجھے اور بھی کام ہیں --آجاتے ہیں تنگ کرنے ----

شہیر مسکراتا ہوا کچن سے باہر نکلا----

اب روٹی پکانے کی باری آئی ---

بیلا نے کچی اور جلی ہوئی روٹیاں جب شہیر کے سامنے رکھیں --تو شہیر سَر پکڑ کر بیٹھ گیا---

قیمہ ----اور مُرغی کے سالن میں پیاز اور ٹماٹر اوپر ہی تَر رہے تھے --اور پانی اتنا تھا کہ مرغی آسانی سے اس میں سویمنگ کر سکتی تھی----مرچیں اور نمک سے بھری ہوئیں یہ دو ڈشز شہیر کو پیش کی گئیں ---

شہیر نے بیلا کی طرف دیکھا----اور اللہ کا نام لے کر سالن پلیٹ میں ڈالا---

مشکل سے نوالہ گلے کے اندر کیا---

واہ بیلا تم تو بہت اچھی کوکنگ کر لیتی ہو---تمہیں تو کسی فائیو سٹار ہوٹل میں شیف ہونا چاہیے تھا---شہیر نے پانی کا گلاس جلدی سے پیا---

بیلا نے بھی سالن پلیٹ میں ڈالا--اور نوالہ منہ میں ڈالا---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

لیکن حلق کے اندر نہ اُتار سکی ---

اُف اتنا بد مزہ کھانا--میں نے آج تک نہیں کھایا--بیلا نے بھی پانی کا گلاس منہ کے ساتھ لگایا---

شہیر آپ کیسے کھا رہے تھے --اور کہہ رہے تھے مزے کا ہے----

تم کب سے کچن میں لگی ہوئی تھی --اب میں یہ کہہ دیتا کہ اچھا نہیں بنا تو تمہیں بُرا لگتا --- شہیر بیلا کی طرف دیکھ کر بولا---

شہیر مجھے نہیں آتا کھانا بنانا۔۔۔بیلا لاچارگی دکھاتے ہوئے بولی ۔۔۔

کوئی بات نہیں ۔۔۔میں کچھ آرڈر کر دیتا ہوں ۔۔شہیر نے بیلا کے چہرے کو اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔

پر پیسے!!! ۔۔۔

اُس کی فکر کرنے کی تمہیں ضرورت نہیں ہے ۔۔یہ میرے ذمہ داری ہے۔۔۔

شہیر نے کھانا آرڈر کیا۔۔

اور وہ کھانا باہر کتوں کو ڈال دیا۔۔۔تاکہ ضائع نہ ہو۔۔۔کوئی انسان اس کھانے کو نہیں کہہ سکتا تھا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سوری شہیر۔۔۔میری وجہ سے آپ کے اتنے پیسے خرچ ہوئے۔۔۔بیلا اور شہیر بالکونی میں کھڑے چائے پی رہے تھے ۔۔۔۔

شوہر اور بیوی ایک دوسرے سے معافی نہیں مانگتے ۔۔

شہیر نے بیلا کے ماتھے پر اپنے لب رکھے۔۔۔۔

ایک بات کہوں شہیر ۔۔۔۔

کہو ۔۔مائے ڈیر وایف۔۔۔۔

شہیر آپ اتنے خوبصورت اور دلکش پرسنیلٹی کے مالک ہیں ۔لڑکیاں تو آپ پر مرتی ہوں گی۔۔تو کوئی لڑکی آپ کو پسند نہیں آئی ۔۔۔

بلکل بھی نہیں ۔۔مجھے کبھی چمک دمک نے متاثر نہیں کیا۔۔۔میں ہمیشہ سے لڑکیوں میں سادگی ڈھونڈتا تھا۔۔۔لیکن آجکل کی لڑکیاں بے حیائی کو اپنا کر دُنیا کے رنگ میں ایسے ڈھل گئی ہیں ۔۔کہ اُنہیں فکر ہی نہیں ہے۔۔یہ سب کر کے وہ اپنے اللہ کو ناراض کر رہی ہیں ۔۔۔

تم سے ملا تو ۔نظروں میں حیا۔۔۔سادہ سی چال ڈھال۔۔۔

وہ باتیں جو زبان پر آ نہ سکیں ۔

آنکھوں نے کہیں آنکھوں نے سُنی

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

مجھے بھا گئی تم ۔۔۔۔شہیر نے بیلا کے ہاتھ سے کپ لے کر سایڈ پر رکھا ۔۔۔۔

بیلا کو اپنی باہوں میں اُٹھایا۔۔۔۔

اور کمرے میں لے کر گیا۔۔۔بیلا نے اپنی آنکھیں بند کیں۔۔۔۔

آج سے شہیر نے اپنی ساری زندگی بیلا کے نام کر دی۔۔۔اور بیلا نے شہیر کے پیار اور خلوص کو قبول کر لیا۔۔

آج شہیر کا آفس میں پہلا دن تھا۔۔۔وہ لیٹ نہیں ہونا چاہتا تھا۔۔جلدی سے اُٹھا۔۔۔

تیار ہو کر کچن میں آیا۔۔۔اور کافی بنائی۔۔۔

تب بیلا آنکھیں ملتی ملتی کچن میں داخل ہوئی۔۔۔

شہیر میں ناشتہ بنا دوں۔۔۔

نہیں بیلا۔۔فلحال میں لیٹ ہو رہا ہوں۔۔۔اور ہاں مجھے اپنی بُکس کی لسٹ بنا دو۔۔واپسی میں لیتا آیا آؤں گا۔۔۔

کل سے تم بھی کالج جاؤ گی۔۔۔میں مزید تمہاری پڑھائی کا حرج ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بیلا نے جلدی سے بُکس کی لسٹ بنائی۔۔اور شہیر کے ہاتھ میں تھمائی۔۔۔

اللہ حافظ۔۔۔اپنا خیال رکھنا۔۔۔شہیر کہتا ہوا باہر نکل گیا۔۔۔

بیلا نے مُسکراتے ہوئے دروازہ بند کیا۔۔۔۔

---------------

شہیر آفس میں پہنچا تو اُس کا فون بجا۔۔

سکرین پر حسیب کا نمبر جگمگا رہا تھا۔۔۔

اے شہیر --کہاں غائب ہے ---واپسی کا ارادہ ہے کہ نہیں --- حسیب غصے میں بولا----

یار اب میں واپس نہیں آؤں گا---

کیا ---کیا بکواس کر رہا ہے--- حسیب نے جواب دیا---

تب شہیر نے اُسے ساری بات بتائی ---اب میں بہت خوش ہوں بیلا کے ساتھ--اُس کے علاوہ مجھے کسی کی ضرورت نہیں --- شہیر ساتھ ساتھ فایلز چیک کر رہا تھا----

ٹھیک مطلب --اب تو نہیں آئے گا---تو ہم آ جاتے ہیں --- حسیب نے ہنستے ہوئے کہا----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ہاں کیوں نہیں --ضرور تم لوگ آؤ--موسٹ ویلکم---

شہیر نے رسمی گفتگو کے بعد فون بند کیا---

--------------------

بیلا بکس چیک کرنے لگی--کہ ساری ہیں یا ہے نہیں ---

تو یہی کتابیں تھیں --- شہیر پانی پیتا ہوا بولا ---

جی شہیر --شکریہ ---

وہ بہت خوش تھی -- شہیر اُس کی تعلیم مکمل کرنے میں مدد کر رہا ہے----

بیلا یار کتنا وقت لگے گا--تیار ہونے میں -- تم بھی لیٹ ہو جاؤ گی اور مجھے بھی لیٹ کرواؤ گی ---شہیر نے کمرے کے باہر سے آواز دی----

جی بس تیار ہو گئی --بیلا نے بیگ کندھوں پر ڈالا--اور کتابیں ہاتھ میں اُٹھا کر جلدی سے باہر نکلی----

تم تو بلکل بچی لگ رہی ہو---شہیر نے بیلا کو دیکھ کر کہا---

کیوں؟؟؟؟ اس بات کا کیا مطلب ہوا---بیلا دوپٹہ سیٹ کرتی ہوئی بولی---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ارے یار تم تو گھبرا گئی ---میں تو اس لیئے کہہ رہا تھا---کالج یونیفارم میں تم تو بلکل چھوٹی سی لگ رہی ہو---شادی شدہ تو تم لگ ہی نہیں رہی---مطلب مجھے الرٹ رہنا پڑے گا---شہیر نے بیلا کو اپنے حصار میں لیا---

آپ کو الرٹ رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے---بیوی ہوں آپ کی -- کسی دوسرے کی طرف دیکھنا بھی میرے لیے جرم ہے----بیلا نے شہیر کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا----

سچ ----شہیر نے بیلا کے ماتھے پر لب رکھے----

جی ---اب چلیں ----بیلا نے شرماتے ہوئے شہیر کو پیچھے ہٹایا----

شہیر نے بیلا کع کالج چھوڑا-----اور خود آفس کی طرف روانہ ہو گیا----

----------------------

بیلا ---میں تو سمجھی تم نے کالج چھوڑ دیا۔نوشین بیلا کے گلے لگتی ہوئی بولی----

یار بس ---پھر بیلا نے نوشین کو ساری بات بتائی

تمہاری شادی کے لیئے میں بہت خوش ہوں --نوشین ایکسایٹڈ ہو کر بولی---

اور تم پریشان نہ ہو آنٹی کا پتا بھی چل جائے گا--

نوشین اور بیلا کلاس لینے کے لیے ڈپارٹمنٹ کی جانب بڑھی----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

-------------،---------

واپسی پر بیلا نے شہیر کو کال کر کے بتا دیا کہ وہ گھر کی طرف روانہ ہو گئی ہے-----

ابھی وہ فلاٹ کی جانب بڑھ رہی تھی ک ولید نے راستہ روکا---

بات سُنو لڑکی --ولید بیلا کا ہاتھ پکڑتا ہوا بولا---

ہاتھ چھوڑو میرا---بیلا نے ایک جھٹکے سے ہاتھ چھڑوایا---

ولید نے بیلا کے دونوں ہاتھ پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگایا--

دیکھو لڑکی میرے بھائی کی زندگی سے نکل جاؤ--ورنہ انجام اچھا نہیں ہو گا--ولید نے بیلا کے ہاتھوں پر گرفت مضبوط کی----

شہیر میرے شوہر ہیں ---میں انہیں کیوں کسی قیمت پر نہیں چھوڑوں گی---بیلا نے ولید کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا-----

ولید نے ایک زور دار تھپڑ بیلا کے نازک گال پر مارا---جس سے اُس کا چہرہ لال ہو گیا--

بیلا نے بھی جواب میں ولید کو تھپڑ مارا----

تب ہی شہیر سیڑھیاں چڑھتا ہوا دکھائی دیا----

ولید پھر سے بیلا پر ہاتھ اُٹھانے ہی والا تھا کہ شہیر نے بھاگتے ہوئے بیلا کو بچایا---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بھائی کیا کر رہے ہیں آپ یہاں ---کیوں دُشمن بن گئے ہیں میری خوشیوں کے--شہیر نے بیلا کو اندر جانے کا اشارہ کیا----

اچھا یہ تم اپنی بیوی سے پوچھو----فون کر کے بُلایا تھا--

بھائی خدا کا واسطہ ہے بس کر دیں۔۔۔۔اس قدر گِر سکتے ہیں آپ ۔۔۔ اور بیلا کے پاس کوئی فون نہیں ہے جس سے وہ آپ کو کال کرئے گی۔۔۔۔شہیر نے ولید کے سامنے ہاتھ جوڑے۔

شہیر میری جان ۔۔یہ لڑکی تیرے ساتھ گیم کھیل رہی ہے ۔۔ سمجھنے کی کوشش کر۔۔ولید نے شہیر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

بھائی یہ باتیں سُن سُن کر میرے کان پک چکے ہیں ۔۔

خوش ہوں میں بیلا کے ساتھ ۔۔۔جینے دیں مجھے۔۔۔۔۔شہیر بھی گھر کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ولید ماتھے پر بل ڈالتا وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔

---

بیلا ۔۔۔بیلا ۔۔۔۔شہیر بیلا کو پکارتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔

بیلا فرش پر بیٹھی ۔۔ گھٹنوں میں سَر دیے رُو رہی تھی ۔۔

بیلا ۔۔۔۔شہیر بھی اُس کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

بیلا ادھر دیکھو۔۔۔۔شہیر نے بیلا کے چہرے کو اوپر کیا۔۔۔۔

یہ نشان کیسا ہے---شہیر نے بیلا کے چہرے پر پڑے ہوئے نشان پر اپنی اُنگلی پھیری----

ولید بھائی --نے تھپڑ مارا ہے--شہیر -----بیلا روتے ہوئے شہیر کے سینے سے لگ گئی --

ولید بھائی --اُن کی اتنی ہمت---شہیر نے غصے سے آنکھیں بند کیں----

میری وجہ سے تمہیں یہ سب سہنا پر رہا ہے ----شہیر کے آنسو موتیوں کی طرح اُس کے گال پر گرے---

بہت جلد ہم یہاں سے شفٹ ہو جائیں گے-----جیسے ہی مجھے سیلری ملے گی---ہم یہ فلاٹ چھوڑ دیں گے-----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر نے فرسٹ ایڈ باکس میں سے دوائی نکال کر بیلا کے چہرے پر لگائی----

---------------------

ہائے شہیر---کیسا ہے --شہیر فجر کی نماز سے فارغ ہوا تو اُس کی موبائل فون کی سکرین پر حسیب کا نمبر جگمگا رہا تھا----

کیسا ہے --شہیر صوفے پر جا کر بیٹھا--

ایک دم فرسٹ کلاس۔۔اچھا توں یہ سب چھوڑ۔۔اپنے فلاٹ کا ایڈریس بھیج۔۔۔

کیا مطلب تم پاکستان آچکے ہو۔۔۔کیا۔۔۔شہیر نے بھنویں اُچکا کر کہا۔۔۔

تو وہ سب چھوڑ ایڈریس بتا۔۔۔حسیب قہقہ لگاتے ہوئے۔۔۔

اچھا۔۔۔شہیر نے حسیب کو ایڈریس واٹس ایپ کیا۔۔۔۔

کس کا فون تھا۔۔۔بیلا نماز سے فارغ ہو کر شہیر کے ساتھ بیٹھ کر بولی۔۔۔

حسیب کا تھا۔۔شاید وہ پاکستان آرہا ہے یا آچکا ہے۔۔۔۔ایڈریس مانگ رہا تھا۔۔۔۔

اچھا تو آپ آج آفس نہیں جائیں گے۔۔۔بیلا دوپٹہ کندھوں پر ڈالتے ہوئے بولی۔۔۔۔

ہمم دیکھتے ہیں۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

میں آپ کے کپڑے نکال دیتی ہوں۔۔۔پریس بھی کرنے ہیں۔۔۔۔بیلا الماری کی طرف بڑھی۔۔۔

پریس کر لو گی۔۔۔شہیر بھی اُس کے ساتھ آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔

کبھی کسی کی شرٹ پریس تو نہیں کی۔۔بیلا نے شہیر کی بلیک شرٹ نکالی۔۔

اچھا اپنے کپڑے تو تم بڑی نفاست سے پریس کرتی ہو۔۔۔

شہیر نے بیلا کے چہرے پر پڑنے والی آوارہ لٹوں کو پیچھے کیا۔۔

وہ تو اتنی بار کیا ہے تو اُس میں پریشانی نہیں ہوتی--

اور آپ ٹینشن نہ لیں ---

کر لوں گی--- میں جانتی ہوں اس سے پہلے آپ ہی اپنے کپڑے پریس کرتے رہے ہیں

---بیلا شرٹ نکال کر پریس کرنے لگی---

شہیر واشروم میں فریش ہونے چلا گیا--

بیلا گنگناتے ہوئے

نا چین سے جینے دے گی نا چین سے مرنے دے گی--

چلو لے چلیں تمہیں تاروں کے شہر میں دھرتی پہ یہ دُنیا ہمیں پیار نہ کرنے دے گی ۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور شہیر کی باتیں میں کھو گئی-

..اور استری شرٹ پر ہی پڑی رہی---

شہیر واشروم سے باہر نکلا----

تو کچھ جلنے کی بُو محسوس ہوئی ---

تو نظر بیلا پر پڑی جو اپنے ہی خیالوں میں کھڑی مسکرا رہی تھی---

بیلا --یار میں نے کہا تھا تم سے نہیں ہو گا--- شہیر کی آواز پر بیلا کو ہوش آیا---

شہیر نے استری اُٹھائ۔۔۔تو شرٹ جلنے کی وجہ سے پھٹ چکی تھی۔۔

سوری شہیر۔۔۔ بیلا معصومیت سے بولی۔۔

میری نیو شرٹ تھی۔۔۔۔۔شہیر ناک چڑھا کر بولا۔۔۔۔

اٹس اوکے۔۔۔۔اگر تم خیالات سے باہر نکل کر کام کرو تو کام ٹھیک ہو۔۔شہیر نے الماری سے دوسری شرٹ نکالی اور پریس کرنے لگا۔۔۔۔

ویسے کس کے بارے میں سوچ کر اتنا مسکرایا جا رہا تھا۔۔۔۔شہیر بیلا کی طرف دیکھ کر بولا۔۔۔

ہے کوئی ۔۔آپ کو کیوں بتاؤں ۔۔۔۔۔بیلا کہتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی ۔۔۔۔۔

جو بھی ہے اُسے بتا دو تمہارے خیالوں اور خوابوں میں صرف میرا حق ہے ۔۔۔۔۔اور ہاں ناشتہ صحیح سے بنانا۔۔

شہیر نے پریس کی ہوئی شرٹ سائیڈ پر رکھی۔۔اور خود شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر تیار ہونے لگا۔۔۔

---------------

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تم نے شہیر کو بتا دیا ہے ہم آرہے ہیں --- صنم اور حسیب کراچی ائیر پورٹ پہنچ چکے تھے----

نہیں---پر شاید اُسے شک تو ہی گیا ہو گا جب میں نے اُس کا ایڈریس مانگا ہو گا--حسیب نے سامان گاڑی میں رکھا ---اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا--

صنم بھی گلاسز ٹھیک کرتی حسیب کے ساتھ آگے بیٹھ گئی ----

شہیر کی مام کو بتا دیا ہے--- صنم نے پھر حسیب سے سوال کیا--

ہاں انہی کے کہنے پر تو آئے ہیں ---اور وعدہ بھی کیا ہے کہ اُس لڑکی کو شہیر کی لایف سے باہر کر دیں گے ---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حسیب نے گاڑی سٹارٹ کی---

آنٹی کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے---میں آگئی ہوں سب سیٹ کر دوں گی---اُس لڑکی کو بھی اور شہیر کو بھی----- صنم موبائل پر شہیر کی تصویر کو دیکھ کر بولی---

اور تمہیں یاد ہے نا کہ تمہیں شہیر سے کیا کہنا ہے---

حسیب اور صنم اپنے پلان کو دوبارہ دُہراتے ہوئے بولے--

جاری ہے

سوری ریڈرز اپی لیٹ دینے کے لیے --کچھ مصروفیت کی وجہ سے اس ناول کی قسط روز کی بنا پر اپلوڈ نہیں کر سکی --اُمید ہے آپ لوگ سمجھ سکتے ہیں ---

ابھی شہیر اور بیلا ناشتے سے فارغ ہوئے تو ------دروازے پر بیل ہوئی ----

میں دیکھتا ہوں ----شہیر کہتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھا----

دروازہ کھولتے ہی شہیر چونک گیا---

حسیب کے ساتھ صنم کو دیکھ کر شہیر نے ماتھا مَسلا----

ہے- شہیر کیسا ہے تو---حسیب گرم جوشی سے شہیر سے مِلا---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کیسے ہو شہیر ---صنم بے تکلفی سے شہیر کے سینے سے لگی----

بیلا پیچھے کھڑی ہو کر یہ سب دیکھ رہی تھی ----

ٹھیک ہوں صنم --شہیر نے صنم کو پیچھے کیا ----

اندر آؤ تم لوگ----شہیر نے دونوں کو اندر آنے کا اشارہ کیا----

بیلا یہ حسیب اور صنم ہیں ----میرے دوست----شہیر نے بیلا کو بتایا---

اور یہ میری بیوی --میری شریک حیات ہے ----شہیر نے بیلا کو کندھوں پر ہاتھ رکھا----

یہ---تمہاری بیوی ہے---میرا مطلب ہے کہ اس لڑکی سے تم نے شادی کی ہے----صنم نے بیلا کو سَر سے پاؤں تک غُور سے دیکھا---

ہاں صنم ----

تم لوگ بیٹھو----شہیر نے حسیب اور صنم کو بیٹھنے کا کہا----

یار تم اچانک سے غائب ہوگئے ---نا کوئی کال نا میسج----

حسیب نے بات شروع کی ---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بس وقت ہی نہیں ملا----شہیر مسکرا کر بولا------

بیلا نے پانی کے دو گلاس میز پر رکھے----

اور خود شہیر کے ساتھ بیٹھ گئی ----

صنم کے تَن بدن میں آگ لگ گئی ----غُصے سے آنکھیں بند کیں ----اور پانی کا گلاس اُٹھایا اور پینے لگی----

اور تم لوگ کہاں ٹھہرے ہو---شہیر نے حسیب سے سوال کیا----

میں تو کسی ہوٹل میں ٹھہر لوں گا---پر مسئلہ صنم کا ہے--اُس کو میں اپنے ساتھ ہوٹل میں نہیں رکھ سکتا-----تو کچھ دنوں کی ہی بات ہے---- صنم تمہارے فلاٹ میں رہ سکتی ہے--اگر تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو۔ حسیب نے صنم کی طرف دیکھ کر بات مکمل کی---

یہاں--یہاں کیسے-- مطلب ہم خود مشکل سے گُزارا کر رہے ہیں--اور صنم کے لایف سٹائل کے مطابق یہاں کچھ نہیں ہے-- صنم نہیں ایڈجسٹ کر پائے گی---بیلا اس تمام گفتگو میں چُپ بیٹھی تھی۔

شہیر تم گُزارا کر سکتے ہو تو میں بھی کر لوں گی---اور ویسے بھی دو ہفتوں کی تو بات ہے-----صنم نے شہیر کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر--آپ حسیب بھائی کی بات مان لیں---بیلا شہیر کے چہرے کو دیکھ کر بولی---

ٹھیک ہے بیلا--میں اپنی پیاری سی بیوی کی بات کیسے ٹال سکتا ہوں---- شہیر ہنستا ہوا بولا---

بیلا مُسکرائ----

صنم اور حسیب نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور مُسکراتے ہوئے دیکھا---

اچھا -- شہیر میں چلتا ہوں --- میں رات کو آؤں گا---کھانا یہی کھاؤں گا-- حسیب شہیر سے مِل کر ہوٹل کی جانب روانہ ہوا----

بیلا تم صنم کو کمرا دکھاؤ----مجھے آفس کے لئے دیر ہو رہی ہے--- شہیر بھی آفس چلا گیا---

بیلا نے صنم کو کمرہ دکھایا---اور اُس کا سامان بھی سیٹ کروایا----

تمہیں پتا ہے بیلا -- شہیر اور میرا ریلیشن شِپ کافی سالوں سے ہے--- شہیر مجھ سے بہت پیار کرتا تھا--اور شاید اب بھی کرتا ہے---

اُس نے بتایا مجھے کہ کیسے اُس نے تم سے مجبوری میں شادی کی---- صنم کافی پیتے ہوئے بولی---جو بیلا ابھی بنا کر لائی تھی----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر نے تو ایسی کوئی بات نہیں کی مجھ سے----بیلا بھی صنم کے ساتھ بیٹھ گئی --

او کم ان یار اب وہ تمہیں بتائے گا کہ وہ مجھے پسند کرتا ہے--تمہارا دل ٹوٹ جائے گا--- اور یہ بھی کہہ رہا تھا کہ جب تمہاری پڑھائی مکمل ہو جائے گی تو وہ تمہیں چھوڑ دے گا----

زرا اچھی کافی نہیں بنائی تم نے۔۔۔۔بندے کی شکل اچھی نا ہو تو کام اچھا کر لیتا ہے۔۔۔۔صنم نے کافی کا کپ میز پر پٹکا۔۔۔۔

جس سے آدھی کافی میز پر گر گئی ۔۔۔۔۔

شہیر جب تک خود مجھ سے یہ سب نہیں کہیں گے۔۔۔میں یقین نہیں کرنے والی۔۔۔بیلا نے بھی کافی کا کپ میز سے اُٹھایا۔۔۔اور دروازہ کھول کر کمرے سے باہر نکل گئی ۔۔۔۔

بدصورت کہیں کی ۔۔اس سے شہیر نے شادی کی ہے۔۔۔تب ہی تو آنٹی نے اتنا غُصہ کیا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کافی اچھی نہیں بنائی ۔۔۔بڑی آئی ۔۔ خود آکر بنا لے۔۔۔۔بیلا نے کافی کا کپ سِنک میں پھینکا۔۔۔۔

شہیر خود چلے گئے اور مجھے اس چڑیل کے پاس چھوڑ گئے ۔۔

---------------------

شہیر رات کو واپس آیا۔۔۔ہاتھوں میں کھانے پینے کا سامان اُٹھائے۔۔

بیلا نے سلام کر کے بیلا کے ہاتھوں سے بیگز لیے-----

اچھا بیلا ---میں تمہاری مدد کروا دوں گا---کھانا اچھا بنانا پلیز----شہیر نے بیلا کے چہرے پر اپنے لب رکھے----

اوکے ----

صنم کہاں ہے--شہیر نے صوفے پر بیٹھ کر جوتے اُتارے ----

سوئی ہوئی ہے ----آپ کے جانے کے کچھ دیر بعد ہی سُو گئی تھی -----بیلا نے شہیر کے جوتے اُٹھائے---اور سایڈ پر رکھے ----

شہیر فریش ہو کر آیا ---اور بیلا کے ساتھ کچن میں اُس کی ہیلپ کروانے لگا----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پیاز کاٹنے کے لیئے ----بیلا نے چُھری اُٹھائی ہی تھی کہ اُس کی اُنگلی کٹ گئی ---

بیلا---

شہیر نے فوراً بیلا کے اُنگلی سے خون صاف کیا---اور فرسٹ ایڈ باکس سے دوائی نکال کر لگائ---

اور پٹی کر دی---

شہیر چھوٹا سا کٹ ہے---اور آپ اتنے پریشان ہو گئے ہیں ---

یار حد کرتی ہو تم----زرا خیال نہیں ہے --- تمہیں اپنا---اور نا میرا---

شہیر مصنوعی غصہ دکھاتا ہوا کُرسی پر بیٹھ گیا----

اچھا نا سوری ---بیلا نے شہیر کے چہرے کو اوپر کیا----

اور ماتھے سے اُس کے بالوں کو پیچھے ہٹانے لگی----

شہیر آپ مجھ سے کتنا پیار کرتے ہیں ----بیلا شہیر کے بالوں پر پیار سے ہاتھ پھیرنے لگی----

جتنا شاید میں خود سے بھی نہیں کرتا ----شہیر نے بیلا کے چہرے پر پڑنے والی آوارہ لٹوں کو پیچھے ہٹایا---

میرے سے پہلے آپ کی زندگی میں کوئی لڑکی تھی ---بیلا کو صنم کی بات یاد آئی --

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

میری جان --- تم میری زندگی میں آنے والی پہلی اور آخری لڑکی ہو ---

شہیر کرسی سے اُٹھا--اور بیلا کو دیوار کے ساتھ لگایا---

شہیر کھانا بھی بنانا ہے --ابھی آپ کا دوست آتا ہو گا---

بیلا گھبرا کر بولی---

شہیر نے بیلا کے ہونٹ پر اپنے ہونٹ رکھے-----

سامنے سے صنم آتی دکھائی دی----

شہیر--- صنم نے شہیر کو آواز دی----

شہیر نے فوراً بیلا کو اپنی محبت کی تِشنگی سے آزاد کیا----

بیلا بھاگتے ہوئے چولہے کے پاس جا کر پہنچی ------

اور ہانڈی میں چمچ ہلانے لگی-----

صنم تم جاگ گئی --- صنم نے فریج سے پانی کی بوتل نکالی ---اور کھڑے ہو کر پینے لگی---

ہاں شہیر ----تم کب آئے ---- صنم شہیر کے سینے سے لگنے ہی والی تھی ----کہ شہیر پیچھے ہوا----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پلیز صنم ---مجھے یہ سب پسند نہیں ہے-- تم جانتی ہو ----شہیر اکتا کر بولا----

تب ہی صنم کا فون بجا----اور وہ فون کان کے ساتھ لگائے باہر نکل گئی -----

شہیر---یہ کیسی لڑکی ہے ---آپ اس کے لیے نامحرم ہیں ---اور یہ آپ کے آگے پیچھے گھومتی رہتی ہے-----

اور کپڑے --کپڑے تو صرف اس نے نام کے پہنے ہوتے ہیں ----بیلا غُصے سے بولی----

یار کچھ دنوں کی بات ہے --میری خاطر برداشت کر لو------اس چڑیل کو----شہیر نے آہستہ سے بیلا کے کان میں کہا----

بیلا ہنستے ہوئے شہیر کی طرف دیکھا-----

کھانا کس نے بنایا ہے---اتنی تیز مرچیں---اُف--صنم پانی کا گلاس منہ کے ساتھ لگاتی ہوئی بولی----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

میں نے اور بیلا نے مل کر---کیوں اچھا نہیں بنا----شہیر پلیٹ میں سلاد ڈالتا ہوا بولا----

شہیر دراصل میں یہ سب کھانے کی عادت نہیں ہوں---اس لیے --پر ڈونٹ وری میں کھا لوں گی۔صنم بیلا کی طرف دیکھتی ہوئی بولی----

ہمم--میں تو تمہیں پہلے کہہ رہا تھا---کہ تم یہاں ایڈجسٹ نہیں کر پاؤ گی--شہیر پلیٹ کی طرف دیکھ کر بولا---

ارے شہیر یار !!!دو ہفتوں کی تو بات ہے----پھر چلی جائے گی --- حسیب نے صنم کو چُپ رہنے کا اشارہ کیا----

کھانے سے فارغ ہو کر --بیلا کچن میں چائے بنانے چلی گئی -----

حسیب بھی برتن رکھنے کے بہانے سے اندر آیا ----

بیلا--میرا مطلب ہے بھابھی کھانا بہت اچھا تھا----

حسیب نے بیلا کو عجیب سی نظروں سے دیکھا---

جی شکریہ ---بیلا پھر سے کام میں مصروف ہو گئی ----

حسیب بھی بیلا پر نظر ڈال کر چلا گیا ----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تھک گئی ہو گی تم----بیلا شہیر کے پاس بیڈ پر آکر لیٹی ---شہیر نے اُسے اپنے سینے سے لگایا---

ہاں تھوڑی بہت---آپ بھی تو آفس سے آتے ساتھ ہی میرے ساتھ کام میں لگ گئے تھے---

تم اکیلی کام میں لگی تھی ----تو مجھے بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا کہ میں آرام کروں اور تم کام----شہیر نے بیلا کے بالوں کو کھولا----

شہیر آپ بہت بہت اچھے ہیں ---آپ کا ساتھ پا کر مجھے لگ رہا ہے کہ میں کسی پرستان کی پَری ہوں ----کوئ شہزادی ہوں --بیلا آنکھیں بند کر کے بولی---

تو پَری صاحبہ -----اپنے اس شہزادے پر رحم کرو----

اور سُو جاؤ--مجھے بہت نیند آ رہی ہے--- صبح آفس جلدی جانا ہے-----شہیر نے سایڈ میز پر پڑے لیمپ کو بند کیا---اور بیلا کو اپنی گرفت میں لے کر آنکھیں موند لیں-----

-------------------

سورج کی مدھم کرنیں ----بیلا کے چہرے پر پڑیں---- تو مشکل سے آنکھیں ملتے ہوئے بستر سے اُٹھی----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر کے چہرے پر اپنے لب رکھے---بہت پیار کرتی ہوں آپ سے شہیر----کبھی میرا ساتھ نہ چھوڑیے گا-----

یار بس کرو --نظر لگانے کا ارادہ ہے----بیلا جب کافی دیر شہیر کو دیکھتی رہی ---تو شہیر ایک آنکھ کھول کر بولا -----

شہیر ---آپ جاگ رہے تھے ----بیلا گھبراتے ہوئے اُٹھی----

کہ شہیر نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا----اور اُسے کھینچ کر اپنی طرف کیا----

شہیر آپ کو آفس سے دیر ہو جائے گی۔۔۔۔بیلا نے شرماتے ہوئے آنکھیں بند کیں ۔۔۔

تو ہوجائے ۔۔یہ موقع بار بار تھوڑی ملتا ہے۔۔۔۔۔

شہیر نے یہ خوبصورت صبح بیلا کے نام کر دی۔۔۔۔

ں میں ۔۔لُطف آنے لگا جفاو

وہ کہی مہربان نہ ہو جائے

ناشتے کی میز پر شہیر موبائل فون کے ساتھ لگا ہوا ۔۔۔کافی پی رہا تھا۔۔۔۔

بیلا نے ٹوسٹ اور اُبلے ہوئے انڈے ٹرے میں رکھے۔۔۔اور شہیر کے سامنے میز پر رکھے۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بیلا میں بس کافی ہی پیوں گا۔۔۔شہیر کہتا ہوا کُرسی سے اُٹھا۔۔

شہیر ناشتہ تو کریں ۔ہمیشہ ایسے ہی بھاگ جاتے ہیں ۔۔۔بیلا منہ بناتے ہوئے بولی۔۔۔۔

یار دیر ہو رہی ہے۔۔۔ تم نے کیا ناشتہ ۔۔۔ شہیر بیلا کی طرف دیکھ کر بولا۔۔۔

جی کر لیا ہے۔۔پراٹھا اور چائے۔۔یہ چیزیں میں ناشتے میں نہ کھاؤں تو میرا دن نہیں گُزرتا۔۔۔بیلا بھی اپنا بیگ لے کر آئی۔۔۔اور دوپٹہ سَر پر اوڑھا۔۔۔

وہ نظر آ رہا ہے۔۔۔موٹی۔۔۔شہیر ہنستا ہوا بولا۔۔

کیا۔۔موٹی۔۔وہ بھی میں۔۔۔بیلا نے ہاتھوں کا مکہ بنا کر شہیر کی کمر پر مارا۔۔۔

اُف ظالم لڑکی۔۔۔شہیر ایکٹنگ کے تمام ریکارڈ توڑ کر بولا۔۔۔۔

اچھا سنو یہ فون رکھ لو۔۔۔ابھی فلحال کے لیے۔۔بعد میں اچھا سا فون لے دوں گا۔۔۔۔شہیر نے فون بیلا کو پکڑایا۔۔۔سم میں نے ڈال دی ہے۔۔۔اور اپنا نمبر بھی سیو کر دیا ہے۔۔۔

بیلا نے فون بیگ میں ڈالا۔۔۔شکریہ شہیر۔۔۔

اور دروازہ بند کر کے۔۔۔اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔۔۔۔۔

---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

چلے گئے دونوں۔۔۔صنم اُن دونوں کے جانے کا ہی انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔کال کر کے حسیب کو بلایا۔۔۔۔۔صنم نے اندر سے دروازہ لاک کیا۔۔۔۔

کچھ دیر میں حسیب آیا۔۔۔

کالج کا پتا ہے۔۔۔تمہیں اُس کے۔۔۔صنم کافی بناتی ہوئے بولی۔۔

ہاں سب پتا کروا لیا ہے۔۔اچھا اب میں چلتا ہوں۔۔ تم کافی پی کر نکلو یہاں سے۔۔حسیب کہتا ہوا گاڑی کی چابی اُٹھاتا باہر نکل گیا۔۔۔۔

------------------

مس بیلا آپ کو کوئی لینے آیا ہے ----پرنسپل نے بیلا کو بتایا۔--

آپ جا سکتی ہیں شاید کوئی ایمرجنسی ہو---پرنسپل نے بیلا کو آدھی چھٹی دی------

شہیر ہی ہوں گے---بیلا دل میں بولی--

بیلا گیٹ سے باہر نکلی تو حسیب گاڑی کے پاس کھڑا تھا--

حسیب بھائی آپ ---بیلا چونک کر گاڑی کے پاس پہنچی----

ہاں جلدی چلو ---شہیر کی طبیعت خراب ہو گئی ہے ----گھر پر ہے وہ--اُس نے مجھے بھیجا کہ میں آپ کو کالج سے لے آؤں ----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کیا شہیر کی طبیعت --پر صبح تو ٹھیک تھے وہ------

بیلا کہتی ہوئی گاڑی میں بیٹھی------

حسیب نے فلاٹ کے سامنے گاڑی روکی----

بیلا نے بھاگتے ہوئے فلاٹ کی سیڑھیاں چڑھیں----

دروازہ کھلا ہوا تھا ----

شہیر شہیر۔بیلا نے اندر جاتے ہی آوازیں لگانا شروع کر دیں--

تب ہی پیچھے سے حسیب نے اُس کے منہ پر رومال رکھا---اور بیلا بے ہوش ہو کر فرش پر گر گئی ----

حسیب نے بیلا کو اُٹھایا اور کمرے کی طرف بڑھا---

------------------

صنم تم یہاں --شہیر صنم کو اپنے آفس میں دیکھ کر حیران ہوا---

ہاں شہیر تمہارے لیے سرپرایز ہے ----نیچے آو میرے ساتھ--صنم شہیر کو زبردستی آفس بے باہر لے گئی ---

کیسا لگا سرپرایز---

سامنے بشری بیگم اور ولید کھڑے تھے ---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ دونوں شہیر کی طرف بڑھے ----

شہیر میرے بچے اپنے گھر واپس آ جاؤ---اور میری بہو کو بھی لے آؤ---میں لوگوں کی باتوں میں بہک گئی تھی---اپنی ہیرے جیسی بہو کو نا پہچان سکی ----

بشری بیگم شہیر کو اپنے سینے سے لگاتی ہوئ بولیں---

شہیر مجھے بھی معاف کر دینا---ولید سر جھکا کر بولا---

نہیں بھائی ---اُس دن میں بھی غصے میں آگیا تھا---

ولید شہیر سے مِلا ---میں بہت خوش ہوں کہ آپ لوگوں نے بیلا کو اپنا لیا--

صنم نے ہمیں سمجھایا ---کہ بیلا کتنی اچھی اور نیک بچی ہے ---چلو اب سامان باندھو---اور اپنے گھر چلو---

بشری بیگم ولید --- صنم اور شہیر گاڑی میں بیٹھے اور ولید نے گاڑی سٹارٹ کی---

بیلا تو کالج ہو گی---نہیں میں نے اُسے گھر چھوڑ دیا ہے-- صنم نے بشری بیگم کو اشارہ کیا---

آخرکار سب کچھ اُن کے پلان کے مطابق ہو رہا تھا-----

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

گاڑی رُکی ----تو سب سے پہلے شہیر سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اپنے فلاٹ کے پاس پہنچا--

دروازہ تو پہلے سے کُھلا ہوا تھا--

بیلا --بیلا کہاں ہو--شہیر نے لائیٹز آن کیں---

باقی لوگ بھی پیچھے آئے--

شہیر اپنے کمرے کی طرف بڑھا--

دروازہ کھولا۔۔تو سامنے کا منظر دیکھ کر اُس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے ۔۔۔

حسیب بغیر شرٹ کے۔۔۔بیلا کے ساتھ بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔۔

حسیب نے شہیر کو دیکھا تو بیلا کو کھینچ کر اپنے ساتھ لگایا۔۔۔اور اُس کی گردن پر اپنے ہونٹ رکھے۔۔۔

باقی لوگ بھی اندر آئے۔۔۔۔

شہیر تم ۔۔۔ حسیب نے جلدی سے شرٹ پہنی ۔۔۔

بے غیرت ۔۔کیا کر رہا تھا توں یہاں ۔۔بول۔۔۔شہیر نے حسیب کے منہ پر گھونسا مارا ۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تیری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کو چھونے کی۔۔۔

شہیر نے حسیب کو لاتیں مارنا شروع کر دیں۔۔ولید نے شہیر کو پیچھے ہٹایا۔۔۔

سٹاپ اٹ یار ۔۔۔۔بیلا نے خود مجھے یہاں بلایا تھا۔۔۔ حسیب اُٹھ کر کھڑا ہوا۔

جھوٹ ۔۔بکواس کر رہا۔۔۔۔شہیر بیلا کی طرف بھاگا ۔۔۔

بیلا ۔۔بیلا ۔آنکھیں کھولو۔۔۔کیا کیا تو نے اس کے ساتھ۔۔۔۔ہوش کیوں نہیں آ رہا اسے۔۔۔شہیر نے بیلا کے چہرے پر تھپکی دی ۔۔۔۔

شہیر۔۔۔بیلا سَر پر ہاتھ رکھتی ہوئی ۔۔ مشکل سے سہارا لے کر اُٹھی۔۔۔

بیلا یہ یہاں کیا کر رہا ہے۔۔۔ شہیر نے ہاتھ پکڑ کر بیلا کو بیڈ سے اُٹھایا۔۔۔

اس سے کیا پوچھ رہے ہو شہیر ۔۔۔۔دھوکہ دے رہی ہے تمہیں ۔۔۔ طلاق دے کر فارغ کرو اسے۔۔۔۔بشریٰ بیگم شہیر کو دیکھ کر بولیں۔۔۔

نہیں مما۔۔۔۔مجھے بات کرنے دیں۔۔۔بولو بیلا۔۔بولو۔۔۔ حسیب کیا کر رہا تھا ہمارے بیڈروم میں ۔۔۔۔ شہیر نے بیلا کو جھنجھوڑا۔۔۔۔۔

شہیر مجھے سچ میں نہیں یاد۔۔۔ حسیب بھائی میرے کالج آئے تھے ۔۔۔اور کہنے لگے کہ آپ کی طبیعت خراب ہے۔۔۔تو میں ان کے ساتھ گھر آگئی۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جب گھر آئی تو کسی نے پیچھے سے میرے منہ پہ رومال رکھا۔۔۔۔۔اور میں بے ہوش ہو گئی ۔۔۔۔۔بیلا شہیر کے قدموں میں بیٹھ گئی ۔۔۔۔۔روتے ہوئے اپنی بات مکمل کی۔۔۔۔۔

جھوٹ ۔۔ تم نے مجھے خود بلایا تھا۔۔۔ حسیب کہتا ہوا بیلا کی طرف بڑھا۔۔۔۔

کہ شہیر نے آگے آکر حسیب کے چہرے پر زور دار تھپڑ مارا ۔۔۔۔۔

میری پاک ---باکردار بیوی پر الزام لگانے کی ہمت کیسے ہوئی تیری----شہیر نے حسیب کو پھر سے مارنا شروع کر دیا----

بشریٰ بیگم---ولید اور صنم نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا کہ اب اُن کی دال نہیں گلنے والی-----

شہیر نے بیلا کو زمین سے اُٹھایا---اور پاس پڑی چادر اُس پر اوڑھی ----

دفعہ ہو یہاں سے --شہیر نے حسیب کو کالر سے پکڑا اور گھسیٹ کر کمرے سے باہر نکالا---

شہیر نے الماری سے گن نکالی---اور حسیب کے سر پر رکھی -----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بتا کس کے کہنے پہ یہ سب کیا ---میں تین تک گنوں گا---جواب نہ ملا تو گولی چلا دوں گا---شہیر چیختا ہوا بولا ----

شہیر یار بس کر---جانے دو اسے --ولید نے شہیر کو سمجھانے کی کوشش کی----

نہیں بھائی اس شیطان صفت انسان نے میری بیلا کو چھوا ہے-----میری بیلا پر گندے الزامات لگائے ہیں ---..جان سے مار دوں گا میں اسے -----

بشریٰ بیگم اور صنم سایڈ پہ کھڑیں ---شہیر کے غصے کو دیکھ کر وہ دونوں گھبرا گئیں ----

شہیر پلیز ---مجھے مت مارو ------یہ سب کچھ میں نے تمہاری مما کے کہنے پر کیا ہے---انھوں نے ہمیں پاکستان بلایا تھا-----کہ ہم بیلا کو تمہاری زندگی سے نکال باہر کریں---حسیب ہاتھ جوڑتا ہوا بولا------

مما---آپ نے--کیا ہے یہ سب---کیا دُشمنی ہے آپ کی بیلا سے----آپ سچ بتا رہی ہیں یا میں اپنے آپ کو شوٹ کروں ---شہیر نے گَن کا رُخ اپنی طرف کیا------

شہیر بیٹا یہ کیا کر رہے ہو ----چل جائے گی ---پھینکو اسے----

مما بتائیں ----ورنہ سچ میں آپ کی قسم میں اپنے آپ کو مار دوں گا-----شہیر چلایا----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ہاں میں نے کروایا ہے یہ سب ---تاکہ تم بیلا کو طلاق دے کر میرے پاس اپنی ماں کے پاس واپس آ جاؤ------

بشریٰ بیگم رو پڑیں----

مما میں نے شادی کی ہے بیلا سے----بیوی ہے وہ میری--

شوہر اور بیوی کا تعلق اتنا کمزور نہیں ہوتا کہ زرا سی غلطی فہمی سے ختم ہو جائے -----

آپ لوگ جا سکتے ہیں یہاں سے --اس سے پہلے میں پولیس کو کال کروں ----

شہیر نے پستول کو پھینکا-----

صنم نے اپنا سامان پیک کیا-----

شہیر آئی آیم سوری-----میں شرمندہ ہوں ----صنم سر جھکا کر بولی---

مجھے تمہاری معافی نہیں چاہیے--

شہیر دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا---- Now get lost!!!

.سب آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتے وہاں سے نکل گئے----

.شہیر نے جس کر دروازہ بند کیا---

اور واپس کمرے کی طرف گیا---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بیلا---بیلا ---بیلا فرش پر بے ہوش پڑی تھی---

شہیر نے بیلا کو اُٹھا کر بیڈ پر لٹایا----

جلدی سے پانی لے کر آیا--اور بیلا کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے------

بیلا نے آرام آرام سے آنکھیں کھولیں---

شہیر میں نے کچھ نہیں کیا ----شہیر میرا یقین کریں ---بیلا ہوش میں آنے کے بعد

---شہیر کو اپنے سامنے دیکھ کر روتے ہوئے بولی---

بیلا۔۔مجھے یقین ہے تم پر اور اپنے اس مضبوط رشتے پر۔۔۔۔۔ تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں تم پر شک کروں گا۔۔۔۔یا تم پر اعتبار نہیں کروں گا۔۔۔ خود سے زیادہ تم پر بھروسہ ہے مجھے۔۔۔۔شہیر نے بیلا کو اپنے سینے سے لگایا۔۔۔۔۔

--------------------------------

سارا کا سارا پلان چوپٹ کر دیا۔۔۔اس نے۔۔۔ولید غصے میں ادھر اُدھر ٹہل رہا تھا۔۔۔۔۔ہاتھ میں پستول اُٹھائے ۔۔۔۔

تم اپنا منہ بند نہیں رکھ سکتے تھے۔۔۔۔ولید نے حسیب کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں تاکہ شہیر مجھے شوٹ کر دیتا۔۔۔۔۔ حسیب درد سے کراہتے ہوئے بولا۔۔۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

تم جیسے بزدل انسان کا اس دُنیا میں کوئی کام نہیں ہے۔۔۔یہ کہتے ہوئے ولید نے پستول سے چار فایر کیے۔۔جو کہ حسیب کے سینے کو چیرتے ہوئے نکل گئے۔۔۔۔

اور حسیب کا مُردہ وجود زمین پر گِر گیا۔۔۔۔۔

اُٹھاو اس کی لاش کو جا کر دفنا آؤ اسے۔۔۔۔ خبیث انسان کو۔۔۔۔۔ہمت کیسے ہوئی اس کی اُس لڑکی کو چھونے کی۔۔۔۔اُس کو ہاتھ لگانے کی ۔۔۔۔۔ولید نے غصے سے لال آنکھوں کو بند کیا۔۔۔۔۔

---------------------------

شہیر ہم کہاں جا رہے ہیں ----بیلا صبح اُٹھی تو شہیر اُس کا اور اپنا سامان پیک کر رہا تھا---

بس سہیل سے کہہ کر ایک اور جگہ کا بندوبست کیا ہے---بس وہیں جانے کی تیاری --- جتنی جلدی یہاں سے ہم چلے جائیں ---اُتنا ہمارے لیے بہتر ہوگا------

ناشتہ کرو پھر نکلنا ہے----سہیل نے ایڈریس بھیجا ہے وہ وہاں انتظار کر رہا ہے ہمارا----شہیر نے دونوں بیگ پیک کیے---اور سایڈ پر رکھے----

ناشتہ کر کے وہ دونوں وہاں سے نکل گئے-----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

♡♡♡♡♡♡♡

سوری سُھیل تھوڑا لیٹ ہو گئے----شہیر اور بیلا ایک نیو فرنشڈ اپارٹمنٹ میں موجود تھے-----

اٹس اوکے-----پہلے سے تھوڑا اچھا ہے---یہ چابی ----سہیل نے چابی شہیر کو دی---

شہیر نے جیب سے ایڈوانس کی رقم نکالی ---اور سُھیل کو دینے لگا---

شہیر ---تو نے تو ایک پل میں پرایا کر دیا ----مجھے نہیں چاہیے --یہ پیسے تو رکھ ----جب مجھے دل کرے گا میں کرایا لے لوں گا----لیکن فلحال نہیں ---- سہیل نے رقم لینے سے انکار کر دیا----

شکریہ یار ایک تو ہی ہے --جو میرے ہر پریشانی کو سمجھتا ہے ----شہیر نم آنکھوں سے بولا ------

اچھا اب میں چلتا ہوں ----سہیل صوفے سے اُٹھا----

بھائی --بہت بہت شکریہ ----بیلا نے مسکرا کر سُہیل کا شکریہ ادا کیا----

-------------------

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر کہاں ہیں آپ ---بیلا گھر کے اندر داخل ہوئی ----

مجھے کالج سے لینے بھی نہیں آئے-----اور یہ لایٹز بھی آف کی ہوئی ہیں ----

تب ہی لایٹز اچانک ان ہوئیں ----

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو--- 💝 ہیپی برتھ ڈے ڈیر بیلا---- 💖 ہیپی برتھ ڈے ٹو یو--- 💞

شہیر نے بیلا کو برتھ ڈے وش کیا---

شہیر آپ کو کیسے پتا چلا کہ آج میری سالگرہ ہے --بیلا خوشی سے بولی ---

بس اُس دن تمہاری ڈایری پڑھ لی تھی----شہیر نے کیک پر موم بتیاں لگائیں ---

اور پھر اُنہیں جلایا----

بیلا نے ایک ہی پھونک میں موم بتیوں کو بُجھا دیا----

شہیر نے بیلا کے چہرے پر کیک لگایا اور اپنی اور بیلا کی ایک یادگار تصویر کلک کی ----

اور اب شہیر بیلا کے مختلف پوز بنوا کر اُس کی تصاویر لے رہا تھا-----

اب تم تیار ہو جاو----

we are going outside

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

----شہیر نے بیلا کو اپنے حصار میں لیا-----

کہاں ----بیلا بھنویں اُچکا کر بولی----

سرپرایز--شہیر نے آہستہ سے بیلا کے کان میں کہا----

اور ہاں وایٹ ڈریس پہننا --اُس کے ساتھ لال رنگ کا دوپٹہ --وایٹ کلر میں تم اور نکھر جاتی ہو ----

اچھا !!!بیلا نے شہیر کے ماتھے سے بالوں کو ہٹایا--

بیلا جلدی کرو ---واپس بھی آنا ہے-----شہیر گھڑی کلائی پر پہن رہا تھا----

بس شہیر !!!ہو گئی تیار---بیلا کمرے سے باہر آئ -------

لال چوڑیاں چھنکاتی ہوئی وہ باہر آئ----جو اُس نے تھوڑی دونوں کلائیوں میں پہنیں ہوی تھیں ----کانوں میں گولڈن جھمکے-----بالوں کی اونچی پونی کیے ہوئے ----کندھوں پر لال دوپٹہ ڈالے ---اُس کا ہنستا ہوا چہرہ شہیر کے دل میں ٹھہر سا گیا تھا-----

اس روپ میں شہیر نے اُسے پہلی بار دیکھا تھا---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر چلتا ہوا بیلا کے پاس آیا----اور اُس کے ہاتھوں پہ اپنے ہونٹ رکھے ----

بہت خوبصورت لگ رہی ہو----سچ میں ----شہیر بیلا کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا---

آپ بھی کسی سے کم نہیں لگ رہے---ویسے تو آپ پہلے سے ہی اتنے ہینڈسم ہیں -----وایٹ ٹی شرٹ ---اور گرے پینٹ میں بجلیاں گِرا رہے ہیں ----میرے علاوہ کسی لڑکی نے آپ کو دیکھا نا تو میں اُس کا سَر پھوڑ دوں گی--بیلا شہیر کو اُنگلی دکھاتی ہوئ بولی-----

اب میں بیچارہ کیا کر سکتا ہوں ۔۔۔اگر کوئی لڑکی دیکھ بھی لے تو۔ شہیر معصومیت سے بولا

۔۔۔

اچھا میں بتاؤں ۔بیلا نے شہیر کا کان کھینچا۔

اؤچ۔۔۔۔میں مذاق کر رہا تھا یار۔۔۔۔اب تو صبح شام آپ کے چہرے کی عادت ہو گئی

ہے۔۔۔شہیر نے بیلا کے ناک کو کھینچا۔۔

ہاہاہاہا!!!اب چلیں۔۔۔۔۔

بیلا اور شہیر اپارٹمنٹ سے باہر نکلے ۔بیلا نے دروازے کو باہر سے لاک کیا۔۔۔

سیڑھیوں سے نیچے اُترے تو بلیک کار کھڑی ہوئی تھی ۔۔۔شہیر نے دروازہ کھولا۔۔۔اور

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔۔۔

شہیر یہ گاڑی کہاں سے آئی ۔۔۔۔۔بیلا بھی شہیر کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گئی ۔۔

سُہیل سے ایک دن کے لیے لی ہے۔۔۔۔۔شہیر نے گاڑی سٹارٹ کی۔۔

اب تمہاری برتھ ڈے کے دن تمہیں لوکل تو نہیں لے کے جا سکتا نا۔۔میری جھلی

۔۔شہیر ہنستا ہوا بولا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر اگر اب آپ نے مجھے جَھلی کہا نا۔۔۔۔۔تو۔۔تو میں آپ کا یہ ہیر اسٹائل خراب کر دوں گی۔۔۔بیلا شہیر کے بالوں کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولی۔۔۔

بیلا۔۔۔بہت بُری بات ہے۔۔۔گھر چلو تم سارے بدلے لوں گا۔۔۔۔

دیکھ لیں گے۔۔۔۔بیلا نے کہتے ہوئے ریڈیو آن کیا۔۔۔۔

میری ہنسی میں چُھپے درد پہچانتا ہے تو

ہر دُعا میں مجھے ہی مجھے مانگتا ہے تو

بارشوں میں میرے اشک پہچانتا ہے تو

کیونکہ مجھ سے زیادہ مجھ کو جانتا ہے تو

بیلا نے مُسکرا کر شہیر کو دیکھا۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اے میرے پاک پروردگار!!شہیر کو مجھ سے کبھی دُور نہ کرنا۔۔۔آمین۔۔۔بیلا نے دل میں دُعا مانگی۔۔۔۔

---

کھانا کھانے کے بعد شہیر بیلا کو ایسکریم پارلر لے کے گیا۔۔۔۔۔

کون سا فلیور لو گی۔۔۔۔شہیر نے بیلا سے پوچھا۔۔۔۔

جو بھی لے آئیں آپ میں کھا لوں گی-----

شہیر نے اپنے لیے اسٹرابری اِور بیلا کے لیے ڈبل چاکلیٹ فلیور والی آئسکریم لی---

تھینکیو----بیلا نے آئسکریم شہیر کے ہاتھوں سے لی-----

اور اب وہ چلتے ہوئے باہر آئے--

شہیر آپ کو کبھی شرمندگی محسوس نہیں ہوئی -----مطلب آپ اتنے خوبصورت اور خوش شکل ہیں اور میں ---آپ نے تو آپنی لایف میں اپنی جیسی کوئی آئیڈیل سوچی ہو گی----بیلا اور شہیر گاڑی کے پاس پہنچے ---

بیلا کبھی کبھی تم بالکل پاگلوں والے سوال کرتی ہو---

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

میں اُن مردوں میں سے نہیں ہوں جو اچھی شکل، سفید رنگ، لمبا قد، لمبے بالوں کو دیکھ کر اپنی شریک حیات کا انتخاب کرتے ہیں -----تم سے شادی میں نے زُور زبردستی یا ذہنی دباؤ میں آکر نہیں کی-----تمہارے اخلاق --تمہاری اچھی سوچ --تمہاری سادگی کو دیکھ کر کی ہے----مجھے بچپن سے ہی سادگی اٹریکٹ کرتی ہے--نا کہ ظاہری چمک دمک----

اجکل کے لوگ وقتی ظاہری خوبصورتی سے متاثر ہو جاتے ہیں ۔۔۔۔ صرف اُس چیز کو پسند کرتے ہیں جو چمک رہی ہو ۔۔

اور اب میں تمہاری سادگی کا دیوانہ بن چکا ہوں ۔۔۔ تمہارے بغیر رہنے کا کبھی تصور بھی نہیں کر سکتا۔۔۔ شہیر نرم لہجے میں بولا ۔۔

اور میں اس دیوانے کی دیوانی ۔۔۔۔ بیلا نے شہیر کے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔۔

-----------------

گھر پہنچ کر بیلا نے ڈریس چینج کیا اور سونے کے لیے لیٹی۔۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر پہلے ہی بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔۔

کیا ایسے کیا دیکھ رہے ہیں ۔۔۔۔۔۔ بیلا نے پونی اُتار کر سایڈ پر رکھی ۔۔۔ اور شہیر کی بازو پر اپنا سَر رکھا۔۔۔

کچھ نہیں ۔۔۔۔ اپنے آپ کو بہت خوش قسمت محسوس کر رہا ہوں ۔۔۔۔ شہیر نے بیلا کے بالوں پر نرمی سے ہاتھ پھیرا۔۔۔

میں نے سُنا ہے تمہاری آواز بہت اچھی ہے ---اکثر تمہیں گاتے ہوئے دیکھا ہے

---تو دو لاینیں اپنے شوہر کے لیے----

شہیر نے بیلا کی آنکھوں کو اپنے ہونٹوں سے چھوا----

ملے ہو تم ہم کو بڑے نصیبوں سے

چُرایا ہے میں نے قسمت کی لکیروں سے

بیلا نے شرماتے ہوئے آنکھیں بند کیں-----

-----------------

کچھ دنوں بعد بیلا کے امتحان شروع ہو گئے تھے ---شہیر اُس کا پہلے سے زیادہ خیال رکھتا تھا---اُسے کسی کام کو ہاتھ نہیں لگانے دیتا تھا-----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر یہ سوال سمجھ نہیں آرہا---شہیر جو لیپ ٹاپ پر اپنا کام کر رہا تھا----

بیلا زمین پر چادر بچھا کر بیٹھی تھی-----

ادھر آؤ---میں سمجھا دیتا ہوں ---شہیر نے لیپ ٹاپ سایڈ پر رکھا----اور بیلا کے ہاتھوں سے کتاب لی ----

فزکس کے نیومیریکلز جو ہمیشہ سے ہی بیلا کے سَر کے اوپر سے گُزر جاتے تھے

-----

یار یہ اتنے آسان سوال ہیں ۔۔شہیر نے رجسٹر پر سوال لکھا۔۔۔اور بیلا کو سمجھانے لگا-----

بیلا شہیر کی مدھم آواز میں کھو گئی -----

تو یہ ہوگیا سوال حل ۔۔۔۔شہیر نے بیلا کی طرف دیکھا جو کہیں اور ہی کھوئی ہوئی تھی-----

بیلا۔۔۔کہاں کھو گئی ۔۔۔شہیر نے بیلا کے کندھے پر ہاتھ رکھا----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کہیں نہیں شہیر ۔۔جی سمجھ آگیا۔۔۔بیلا نظریں جھکا کر بولی---

کیا ہوا کوئی پریشانی ہے۔۔۔میں دیکھ رہا ہوں جب سے تمہارے ایگزام سٹارٹ ہوئے ہیں ۔۔۔تم بالکل بھی اپنی صحت کا خیال نہیں رکھ رہی----

شہیر نے بیلا کے ہاتھوں سے رجسٹر لیا۔۔۔

اور بیلا کی گود میں اپنا سَر رکھا----

کچھ نہیں ---بس عجیب عجیب سے خیالات آتے ہیں کہ کہیں آپ مجھے چھوڑ کر نہ چلے جائیں ----بیلا کی آنکھوں سے آنسو گرے---

بیلا --سٹاپ اٹ--رونا بند کرو----بلکل چُپ --یہ کس نے کہا تم سے---شہیر نے بیلا کے آنسو پونچھے ---

کسی نے نہیں ۔بس ایسے ہی آپ کے گھر والے مجھے پسند نہیں کرتے --آگے بھی انہوں نے جو کیا---وہ اور آگے کیا کریں گے ----مجھے آپ سے الگ کرنے کے لیے وہ کسی بھی حد تک جائیں گے----بیلا آنسو ضبط کرتے ہوئے بولی ----

وہ سب ٹھیک ہے ---لیکن جب تمہارے ساتھ ہوں ---تو تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے -----وہ لوگ کچھ بھی کریں لیکن یہ دیوانہ اپنی دیوانی کو چھوڑ کر کہیں نہیں جائے گا-----شہیر نے بیلا کو اپنے سینے سے لگایا-----

------------------

لڑکی کی تصویر بھیج دی ہے کل یہ لڑکی میرے فارم ہاؤس پہ ہونی چاہیئے ----ولید نے فون پر کسی کو ہدایت دی----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ولید یہ سب کرنے سے شہیر واپس آ جائے گا۔۔۔بشری بیگم فکر مندی سے بولیں

----

جب اُس لڑکی کی عزت ہی نہیں رہے گی ۔۔۔تو شہیر اُسے کہاں قبول کرے گا

۔۔۔نکال باہر کرے گا۔۔۔ولید غصے میں بولا -----

اور ہاں ماں یہ بات آپ کے اور میرے درمیان رہے گی۔۔۔کسی اور کو اس کی

بِھنک بھی نہیں پڑنی چاہیئے ----

بیلا میرا فون چارجنگ پر لگا ہے۔۔۔اُتار کر لے آؤ۔۔۔۔شہیر شرٹ کے بٹن بند کرتے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ہوئے بولا۔۔۔۔

شہیر آپ کا فون ہے میرا نہیں ۔۔۔ خود جا کر لے آئیں ۔۔۔۔بیلا کا آخری پیپر تھا۔۔۔اور

بھی فزکس کا۔۔۔رات تین بجے وہ اُٹھی تھی ۔۔۔۔اور اب تک کتاب میں سَر جھکائے

بیٹھی تھی -----

تم نے آج ہی پیپر دینے جانا ہے۔۔۔چلو تیار ہو جا کر۔۔۔۔شہیر فون لے کر آیا۔۔۔

جی بس جا رہی ہوں --آپ نے ناشتہ کر لیا---بیلا نے کتاب بیگ میں ڈالی ---اور شہیر سے مخاطب ہوئی --

کر لیا ہے---تمہارا وہ گھی سے بنا ہوا پراٹھا----وہ بھی آدھا کچا اور جلا ہوا ۔شہیر بیلا کو تنگ کر رہا تھا----

اب تک بیلا کو کھانا تو اچھا بنانا نہیں آیا--لیکن شہیر نے کبھی بیلا کو ڈانٹا نہیں ---یا یہ نہیں کہا کہ تم کھانا اچھا نہیں بناتی یا تمہیں ابھی تک کھانا بنانا نہیں آیا---

ہمیشہ وہ اُس کے کھانے کی تعریف ہی کرتا تھا---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تو پھر آپ نہ کھاتے---بیلا نے کہتے ہوئے یونیفارم اُٹھایا اور چینج کرنے چلی گئی ---

شہیر نے بیلا کا بیگ چیک کیا کہ اُس کی ساری چیزیں مکمل ہیں کہ نہیں -----

بیلا یونیفارم پہن کر باہر آئ ----اور شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر کنگھی کرنے لگی ----

تب شہیر نے اُس کی کمر کے گِرد اپنے بازُو حایل کیے---

کیا ہوا ---پریشان کیوں ہے میری دیوانی---شہیر بیلا کے بالوں میں اُنگلیاں چلاتے ہوئے بولا ---

کچھ نہیں --بس پیپر کی ٹینشن ہے----اور آپ کیا کہہ رہے تھے--پراٹھا جلا ہوا تھا---میں نے بھی وہی کھایا ہے--مجھے تو کچا اور جلا ہوا نہیں لگا----بیلا نے شہیر کو پیچھے ہٹایا۔اور دوپٹہ سَر پہ اوڑھنے لگی----

میں تو مذاق کر رہا تھا---شہیر نے بیلا کے چہرے کا رُخ اپنی طرف کیا----

شہیر نے بیلا کے ہونٹ کے نیچے تل پر اپنی اُنگلی پھیری------

اور اُس پہ اپنے ہونٹ رکھے-----

شہیر---دیر ہو رہی ہے-بیلا نے شہیر کو دھکا دے کر پیچھے ہٹایا----بیلا کا چہرہ لال ہو چکا تھا---جسے دیکھ کر شہیر مسکرایا----

ہاں تو میں کب سے کہہ رہا ہوں ---شہیر نے فون اور والٹ اُٹھایا---اور اب وہ دونوں گھر سے نکل کر---روڈ پہ آ چکے تھے----گاڑی رات کو ہی شہیر نے سُہیل کو کال کر کے واپس بھجوا دی تھی----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر نے پہلے ہی کریم بک کروالی تھی۔۔۔۔روڈ پر جاتے ہی گاڑی اُن کے سامنے آکر رُکی۔۔۔

شہیر نے بیلا کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

بیلا کو کالج چھوڑا ۔۔اور خود آفس کی طرف روانہ ہو گیا۔۔۔۔

-------------------------

کالج ختم ہونے کے بعد بیلا نے شہیر کو کال کی اور اُسے بتایا کہ اُس کا پیپر بہت اچھا ہو گیا ہے۔۔۔۔

اور وہ گھر کے لیے نکل رہی ہے۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بیلا نے فون بند کر کے بیگ میں ڈالا۔۔۔۔اور کالج کے گیٹ سے باہر نکلی۔۔۔

اور روڈ کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔۔

کہ اچانک ایک کار اُس کے سامنے آکر رُکی۔۔۔۔اور کھینچ کر بیلا کو گاڑی میں زبردستی ڈالا۔۔۔۔۔

چھوڑ دو مجھے ۔۔۔کون ہو تم لوگ۔۔۔۔بیلا چیختی ہوی بولی۔۔۔

اے چُپ ۔۔۔۔کہ ایک آدمی نے رومال اُس کر منہ پر رکھا۔۔۔۔

اور بیلا کی آنکھیں آہستہ آہستہ بند ہو گئیں -----

سر کام ہو گیا ہے---ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھے ہوئے آدمی نے فون پر اپنے باس کو اطلاع کی-----

بیلا کو ہوش آیا----تو وہ ایک کمرے میں بند تھی----

بیلا بھاگتی ہوئی دروازے کے پاس گئی---اور دروازہ کھٹکھٹانے لگی----

کوئی ہے---پلیز دروازہ کھولو----میں نے کیا بگاڑا ہے---تم لوگوں کا---مجھے جانے دو----بیلا دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی-----

کمرے میں بیٹھے بیٹھے شام کے سات بج چکے تھے----بیلا نے کافی بار دروازہ کھٹکھٹایا---آوازیں لگائیں---لیکن کوئی جواب نہیں ملا----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

-----------------

شہیر اپارٹمنٹ پہنچا تو---دروازہ باہر سے لاک تھا--جسے دیکھ کر شہیر پریشان ہو گیا---

شہیر نے چابی نکال کر لاک کھولا اور اندر گیا---

لائیٹز آن کیں---

بیلا--بیلا---

یہ کہاں جا سکتی ہے ---دن کو کال کر کے اس نے بتایا تھا کہ یہ گھر جا رہی ہے---- سات سے آٹھ گھنٹے پہلے کال کی تھی اس نے ----- شہیر بالوں پر ہاتھ پھیرتا ہوا بولا----

کہیں کڈنیپ تو نہیں کر لیا کسی نے بیلا کو--- شہیر نے بیلا کے نمبر پر کال کی--- پر نمبر بند جا رہا تھا----

شہیر نے غصے سے فون صوفے پر پھینکا-----

---------------

بیلا گھٹنوں کے بل بیٹھی رو رہی تھی ----

شہیر مجھے لے جائیں یہاں سے---ڈر لگ رہا ہے مجھے----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بیلا ہچکیاں لیتے ہوئے بولی---

کہ دروازے کا لاک باہر سے کُھلا------

اور کوئی اندر آیا---

بیلا نے جب اُس شخص کو دیکھا----

تو اُس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے -----

ولید بھائی آپ---بیلا ولید کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی ---

کیوں تمہیں کیا لگا---تمہیں اتنی آسانی سے چھوڑ دوں گا میں---تیری وجہ سے شہیر نے مجھ پر ہاتھ اُٹھایا---

مجھ پر ---

بیلا ولید کے غصے سے ڈر کر دو قدم پیچھے ہوئی ----

ہمارے خاندان کو توڑ کر رکھ دیا تم نے---شہیر کو ہم سب سے دُور کیا تم نے---

ولید نے بیلا کو دھکا دے کر بیڈ پر گرایا---

ولید بھائی پلیز---میرا بھائی کہنے کی لاج رکھ لیں ---میں آپ کے بھائی کی بیوی ہوں ---ولید کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر بیلا چلائی ---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ولید نے بیلا کے سر سے چادر اُتاری ---اور فرش پر پھینکی -----

بھائی کی بیوی ---مائے فُٹ----ولید نے پاس پڑے لیمپ کو بند کیا----

بیلا کی التجائیں ----منتیں----بھی آج اُس کی عزت نہ بچا سکیں ----

--------------------

شہیر پیدل ہی اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا----

بیلا کو ضرور مما نے ہی اغوا کروایا ہو گا۔۔۔۔شہیر دل میں سوچتا ہوا ۔۔سایڈ روڈ پہ چل رہا تھا۔۔۔

آنکھیں رونے کی وجہ سے سُوجھی ہوئی تھیں ۔۔۔۔

چلتا چلتا وہ کافی دیر بعد۔۔۔۔فیاض ہاؤس پہنچا ۔۔۔۔۔

گارڈ نے دیکھتے ہی اُسے پہچان لیا۔۔۔اور گیٹ کھولا۔۔۔شہیر اندر داخل ہوا۔۔۔۔

مما !!مما شہیر نے گھر کے اندر داخل ہوتے ہی بشری بیگم کو پکارنا شروع کر دیا۔۔۔

شہیر میرے بچے۔۔۔۔بشری بیگم سیڑھیوں سے نیچے اُتر کر شہیر کے پاس آئیں ۔۔۔۔۔

مما بیلا کہاں ہے۔۔۔۔مجھے بتا دیں ۔۔میں نہیں رہ سکتا اُس کے بغیر ۔۔۔

مجھے بتا دیں۔۔۔شہیر روتا ہوا بشری بیگم کے قدموں تلے بیٹھ گیا۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر مجھے کیا پتا بیلا کہاں ہے۔۔۔اور اُس کو تو اس وقت تمہارے ساتھ ہونا چاہیے۔۔۔۔بشری بیگم ایکٹنگ کرتے ہوئے بولیں ۔۔۔۔

جھوٹ بول رہی ہیں آپ۔۔۔۔ولید بھائی کہاں ہیں ۔۔ضرور انہوں نے ہی کچھ کیا ہے۔۔۔شہیر غصے سے چلایا۔۔۔

شہیر کے چلانے سے فیاض صاحب اور حسنین بھی اپنے کمروں سے باہر آئے۔۔۔۔

شہیر بیٹا تم واپس آگئے---اور یہ کیا حال بنا رکھا ہے تم نے---فیاض صاحب شہیر کے پاس گئے----

اگر بیلا کو کچھ ہوا ---تو میں اس فیاض ہاوس کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا----

شہیر کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا---اور سیدھا پولیس اسٹیشن پہنچا اور بیلا کی گمشدگی کی رپورٹ درج کروائی ----

---------------

ولید نے بیلا کے وجود کو فرش پہ پھینکا----

اب پتا چلی تمہیں تمہاری اوقات -----ولید نے بیلا کے چہرے کو اوپر کیا---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہت ہواؤں میں اُڑ رہی تھی--نا تم---اب زمین پر آ کر کیسا لگ رہا ہے-----ولید ہنستا ہوا بولا---

ابھی کیا---تب تک تمہیں نہیں چھوڑوں گا جب تک شہیر میرے پاؤں پکڑ کر معافی نہیں مانگے گا---تب تک تم میری امانت ہو-----

شہیر پولیس میں رپورٹ درج کروا کر گھر پہنچا-----

وضو کر کے نماز بچھائی ۔۔۔۔آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔۔۔۔

نماز ادا کر کے دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے۔۔۔۔پر زبان الفاظ کا ساتھ ہی نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔

اے اللہ بیلا کو اپنے حفظ و امان میں رکھنا۔۔۔اُسے کسی بھی طرح میرے پاس بھیج دیجیے ۔۔۔۔۔میں نے کبھی آپ سے کچھ نہیں مانگا۔۔۔کیونکہ بِن مانگے ہی آپ نے مجھے سب عطا کر دیا۔۔۔۔مجھے بیلا جیسی ہمسفر کا ساتھ نصیب ہوا۔۔۔۔۔میں مَر جاؤں گا۔۔۔میں نہیں جِی سکتا اُس کے بغیر۔۔۔۔۔مجھے بیلا سے ملا دیجئیے ۔۔۔۔

شہیر کی سسکیوں بھری آواز کمرے میں گونج رہی تھی۔۔۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

رات ایسے ہی ٹہلتے ٹہلتے گُزر گئی۔۔۔۔شہیر کو ایک پل کے لیے بھی چین نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔۔

---

کھانا کھا لو۔۔۔ولید نے کھانے کی ٹرے بیلا کے سامنے رکھی۔۔۔۔

کیا ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔۔ولید نے بیلا کے گھورنے پر سوال کیا۔۔۔

مُجھے نہیں کھانا۔۔۔دفع ہو جاؤ یہاں سے ۔۔۔بیلا چلاّئی۔۔۔۔

چلاؤ مت---چلانا مجھے بھی آتا ہے----ولید نے بیلا کے منہ کو دبوچا-----

بیلا نے ایک جھٹکے سے اپنا منہ چھڑوایا---ڈرنے اور چُپ رہنے والوں میں سے میں نہیں ہوں -- تم کیا لگتا ہے- -یہ سب کرنے سے میں شہیر کو یا شہیر مجھے چھوڑ دیں گے----بولو------

میرے مرنے کے بعد ہی تم لوگ شہیر کو مجھ سے الگ کر سکتے ہو-----بیلا نے کھانے کی ٹرے اُٹھائی اور دیوار پر دے ماری -----

ولید غصے پہ قابو کرتا وہاں سے نکل گیا------

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر کہاں ہیں آپ مجھے لے جائیں ---پتا نہیں آپ میرا ساتھ نبھائیں گے کہ نہیں -----اس سب کے بعد ---آپ مجھ سے ویسے ہی پیار کریں گے کے نہیں ------

بیلا بُری طرح چیخی-------

---------------------------

شہیر دوبارہ فیاض ہاؤس گیا---جہاں پر اُسے ولید مل گیا-----

ولید بھائی ---بیلا کہاں ہے ----شہیر کی اُجڑی ہوئی حالت دیکھ کر ولید کو افسوس تو ہوا------

بھائی آپ کو اللہ کا واسطہ ہے مجھے بتا دیں---شہیر ہاتھ جوڑتا ہوا ---ولید کے قدموں میں بیٹھ گیا-----اور رونے لگا----

مجھے نہیں پتا شہیر -----میں کیا اُس کا باڈی گارڈ ہوں جو مجھے معلوم ہو گا کہ وہ کہاں ہے----ولید اُٹھ کر کھڑا ہوا----

بھائی وہ معصوم ہے---اُس کی کوئی غلطی نہیں ہے----

آپ ایک بات یاد رکھیے گا--اگر اُسے کچھ ہوا---تو میں بھی کچھ کھا کر مَر جاؤں گا---پھر آپ لوگ بیٹھ کر جشن منا لیے گا ہماری موت کا----شہیر نے ولید کو کالر سے پکڑتے ہوئے اُسے اپنی طرف کھینچا----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر پاگل مت بنو---اُس لڑکی کے چکر میں تم تمیز اور لحاظ سب بھول چکے ہو----ولید نے اپنا کالر چھڑوایا----

ابھی صرف بدتمیزی کی ہے---اگر بیلا کو ذرا سی بھی کھروچ آئی ---تو میں آپ کو زندہ نہیں چھوڑوں گا----

شہیر کہتا ہوا باہر نکل گیا---

بشریٰ بیگم شہیر کے جانے کے بعد ولید کے پاس آئیں ------

ولید اُس لڑکی کو چھوڑ دو اب----میں شہیر کو اس حالت میں نہیں دیکھ سکتی-----

اور اس نے شہیر کو سب بتا دیا تو----ولید بشریٰ بیگم کی طرف دیکھتا ہوا بولا----

نہیں بتائے گی----مجھے فارم ہاؤس لے چلو-----میں بات کروں گی اُس سے

----پھر ہم آگے کے پلان کو شروع کریں گے-----فلحال کے لیے یہ سب کافی

ہے-----

ولید بشریٰ بیگم کو لے کر فارم ہاؤس پہنچا-----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بیلا دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی تھی-----کہ دروازہ کھلا-----

بیلا نے دیکھا تو ولید اور بشریٰ بیگم دروازے سے آتے ہوئے دکھائی دیے---

آپ ---آپ نے کروایا یہ سب---شرم نہیں آیے آپ کو----

بیلا کہتی ہوئی کھڑی ہوئی ----

دیکھو لڑکی ہم تمہیں چھوڑ رہے ہیں ----لیکن اگر تم نے شہیر کے سامنے زبان کھولنے کی کوشش کی----تو اُس کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے--اور میں جو کہتی ہوں وہ میں کر گزرتی ہوں ----بشریٰ بیگم غصے سے بولیں ----

آپ کیا سمجھتی ہیں ان فضول دھمکیوں سے میں ڈر جاؤں گی---میں شہیر کو سب بتاؤں گی اور اس بھیڑیے کو سزا دلواؤں گی----چُپ تو نہیں رہوں گی----بیلا بھی غصے سے بولی-----

ارے مما رہنے دیں ---میں نے آپ سے پہلے ہی کہا تھا کہ یہ ایسے نہیں مانے گی----ٹریلر تو دکھانا پڑے گا---ولید نے ہنستے ہوئے فون سے کسی کو کال کی-----

بیلا شہیر کو تو ہم مار نہیں سکتے ----لیکن تمہاری ماں اور بہن کو تو مار سکتے ہیں نا---

تب ہی دروازے پہ صبا بیگم اور روشنی آتے ہوئے دکھائی دیے---جن کو دو آدمیوں نے بازوؤں سے پکڑا ہوا تھا---اور گھسیٹ کر اندر لا رہے تھے -----

اماں---روشنی ---بیلا بھاگی لیکن ولید نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا ----

بیٹا جو یہ کہہ رہے ہیں مان جا---میری اور روشنی کی جان بچا لے---صبا بیگم روتے ہوئے بولیں ----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

چھوڑ دو میری ماں اور بہن کو گھٹیا انسان ۔۔ نہیں بتاؤں گی شہیر کو تمہارے بارے میں

---بیلا نے اپنا ہاتھ چھڑوایا---

اور اپنی ماں سے لپٹ کر رونے لگی-----

ماں تم ٹھیک ہو نا-----

اے ڈرامہ ختم کرو---لے جاؤ ان دونوں کو یہاں سے ----اور واپس چھوڑ آؤ----ولید نے اُن آدمیوں کو حکم دیا----جو صبا بیگم اور روشنی کو لے کر آئے تھے----

نہیں میری ماں کو کہاں لے کر جا رہے ہو---ولید بیلا کو گھسیٹتا ہوا اندر لایا---اور دروازہ بند کر دیا----

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

صبا بیگم اور روشنی کو واپس اُن کے گھر چھوڑ دیا گیا------

---------------

بیلا کو ولید کے آدمیوں نے گھر چھوڑا-----

بیلا بُجھے بُجھے قدم اُٹھاتی ---دروازے تک پہنچی -----

شہیر فون پر پولیس سے ہی بات کر رہا تھا کہ دروازے کی بیل بجی-----

بیلا ---بیلا ۔بیلا کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر شہیر شوکڈ ہو گیا-----

شہیر ۔۔ شہیر بیلا صرف اتنا ہی کہہ سکی اور وہیں بے ہوش ہوگئی ۔۔۔۔

شہیر نے بیلا کو اپنی باہوں میں اُٹھایا۔۔اور ہسپتال روانہ ہو گیا ۔۔۔۔۔

کافی دیر بعد ڈاکٹر روم سے باہر آئی ۔۔۔۔

ڈاکٹر میری وایف کیسی ہیں ۔۔۔۔۔شہیر پریشانی سے بولا ۔۔۔۔

یہ کہیں غائب تھیں کیا۔۔۔میرا مطلب ہے کہ کسی نے ان کو اغوا کیا تھا کیا۔۔۔ڈاکٹر نے سوالیہ انداز میں کہا ۔۔۔۔

جی یہ دو دن سے گھر سے غائب تھیں ۔۔۔ جیسے ہی یہ گھر آئیں ۔۔۔دروازے پر ہی بے ہوش ہو گئیں ۔۔۔تو میں اسے ہسپتال لے آیا۔۔۔شہیر نے تفصیل سے ساری بات بتائی ۔۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

مسٹر شہیر آپ کی بیوی کے ساتھ زبردستی کی گئی ہے ۔۔۔۔۔

کیا؟؟؟ شہیر کے حواس کھو گئے ۔۔۔۔اور وہ سہارا لے کر پاس پڑی کرسی پر بیٹھا۔۔۔۔

ڈاکٹر نے پانی کا گلاس منگوایا۔۔۔۔اور شہیر کو تسلی دی ۔۔۔۔۔۔

بیلا کو ہوش آچکا تھا۔۔۔۔شہیر اندر داخل ہوا ۔۔۔۔

بیلا نے شہیر کو دیکھ کر اپنا چہرہ دوسری جانب کیا۔۔۔

بیلا یہ سب کیا ہوگیا۔۔۔کون تھے وہ لوگ ۔۔۔۔شہیر نے بیلا کے چہرے کا رُخ اپنی طرف کیا ۔۔۔۔

شہیر مجھے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔۔بیلا اکتا کر بولی۔۔۔۔

پر مجھے کرنی ہے بیلا۔۔۔میرے اندر جو آگ لگی ہوئی ہے اُس کی مزید مت سُلگاؤ۔۔۔شہیر نے بیلا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔

بیلا جب میں تمہارے ساتھ ہوں ۔۔۔تو تمہیں کس بات کی ٹینشن ہے۔۔۔۔۔مما لوگوں نے تو یہ سب نہیں کروایا ۔۔۔۔ شہیر کی آواز اونچی ہوئی ۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کچھ پوچھ رہا ہوں جواب دو۔۔۔۔

نہیں ۔۔۔۔جس نے یہ کیا اُس کے چہرے پر ماسک تھا۔۔۔۔میں پہچان نہیں سکی۔۔۔۔بیلا کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔۔۔۔۔اندر سے دل چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ بیلا سچ بتا دو۔۔۔۔

مجھے معاف کر دو بیلا ۔۔۔۔میں تمہاری عزت کی حفاظت نہیں کر سکا۔۔۔۔۔شہیر ہاتھ جوڑتا ہوا بولا۔۔۔۔

شہیر اس میں آپ کی کوئی غلطی نہیں ہے۔۔۔۔۔قصور تو میری قسمت کا ہے ۔۔۔جو مجھے اس موڑ پر لے آئی ہے۔۔۔۔

بیلا اُٹھ کر بیٹھی۔۔۔۔اور شہیر کو اپنے سینے سے لگایا۔۔۔۔

شہیر مجھے چھوڑ دیں ۔۔۔میں اب آپ کے قابل نہیں رہی۔۔۔۔کب تک آپ اس گناہ کا بوجھ اُٹھائیں گے۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی۔۔۔۔اس سے آگے ایک لفظ بھی نکالا۔۔۔تو میرا ہاتھ اُٹھ جائے گا۔۔۔۔بیلا کی بات سُن کر شہیر کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔

شام تک تم ڈسچارج ہو جاؤ گی۔۔۔۔۔میں ڈاکٹر سے میڈیسنز کا پوچھ کر آتا ہوں ۔۔۔۔

آپ کے بھائی نے سب ختم کر دیا۔۔۔۔معافی تو مجھے مانگنی چاہیئے ۔۔میں نے جھوٹ بولا۔۔۔۔آپ سے۔۔۔۔

---------------

تم آرام کرو۔۔۔۔میں کھانا لے کر آتا ہوں ۔۔۔۔بیلا نے بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائی اور آنکھیں موند لیں۔۔۔۔

سارا منظر اُس کے ذہن میں گھوما ۔۔۔۔جب ولید نے اُسے چھوا تھا۔۔۔۔۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

نہیں میرے پاس مت آنا۔۔۔۔۔شہیر شہیر۔۔۔بیلا نے چلانا شروع کر دیا۔۔۔۔۔

میں مار دوں گی بیلا نے پاس پڑے کانچ کے گلاس کو اُٹھایا۔۔۔۔

شہیر جو کچن میں کھڑا کھانا گرم کر رہا تھا۔۔۔بیلا کی آواز پہ بھاگتا ہوا کمرے کی طرف بڑھا۔۔۔۔

بیلا۔۔کیا ہوا۔۔۔تم ٹھیک ہو۔۔۔۔شہیر کو اپنا دل باہر نکلتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

شہیر وہ۔۔۔پھر سے آگیا ہے۔۔۔وہ ہنس رہا مجھے دیکھ کر۔۔۔۔بیلا نے کہتے ہوئے گلاس دیوار پر مارا۔۔۔۔جس سے گلاس کے ٹکڑے سارے کمرے میں پھیل گئے۔۔۔۔۔

بیلا کوئی نہیں ہے وہاں۔۔۔۔شہیر نے بیلا کو کندھوں سے پکڑا اور بیڈ پہ بٹھایا۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ریلکس۔۔۔۔۔بیلا نے اپنا سر شہیر کے کندھے پر رکھا۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر میں جب بیلا سنبھل گئی تو شہیر نے اُسے بیڈ پر لٹایا۔۔۔۔۔

کمرے سے کانچ صاف کرنے کے بعد۔۔۔شہیر بیلا کے لیے کھانا لے کر آیا۔۔۔۔

کھانا کھلانے کے بعد شہیر نے بیلا کو میڈیسن دی۔۔۔۔۔اور خود بھی اُس کے پاس جا کر لیٹ گیا۔۔۔۔

شہیر پلیز لائیٹ مت آف کیجئے گا۔۔۔۔بیلا نے خود کو شہیر کے قریب کیا۔۔۔۔۔

بیلا میں تمہارے پاس ہوں۔۔۔۔۔ تم آنکھیں بند کرو اور سونے کی کوشش کرو۔۔۔۔۔ شہیر نے بیلا کی آنکھوں کو اپنے ہونٹوں سے چھوا۔۔۔۔۔

ہم جو تم سے ملے ہیں

اتفاق تھوڑی ہے

مل کے تم کو چھوڑ دیں

مذاق تھوڑی ہے

اگر ہوتی تم سے محبت

ایک حد تک تو چھوڑ دیتے

پر ہماری تم سے محبت کا حساب تھوڑی ہے

اب تم ڈھونڈو گے

میری اس غزل کا جواب

یہ میری دل کی آواز ہے

کتاب تھوڑی ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بیلا کی آنکھ کُھلی تو شہیر فجر کی نماز ادا کر رہا تھا -------

بیلا کو اپنی طبیعت خراب ہوتی نظر آئ تو وہ فوراً بیڈ سے اُٹھی اور واشروم کی طرف بھاگی-----

شہیر بھی سلام پھیرنے کے بعد اُٹھا----

بیلا ---دروازہ کھولو----تم ٹھیک تو ہو----شہیر نے دروازے کا ہینڈل گُھمایا-----لیکن دروازہ اندر سے بند تھا ------

بیلا نے دروازہ کھولا ---اور باہر آئ-----

شہیر بیلا کو سہارا دے کر بیڈ تک لاَیا-----

وامیٹنگ ہوئی ہے-----شہیر نے بیلا سے پوچھا-----

بیلا نے اثبات میں سر ہلایا------

ناشتہ کر لو پھر ڈاکٹر کے پاس بھی جانا ہے------

شہیر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا-----

کچن میں جا کر تیزی سے ناشتہ تیار کیا---اور ٹرے میں سجا کر کمرے کی طرف جانے لگا-----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بیلا شاید واشروم میں ہے----چینج کرنے گئی ہوگی----شہیر کمرے خود سے ہمکلام ہوا-----

تب تک شہیر خود بھی تیار ہو گیا----لیکن بیلا کو واشروم گئے--کافی دیر ہو چکی تھی -----

شہیر نے پریشانی سے دروازہ کھٹکھٹایا----اور بیلا کو کافی بار آواز دی---لیکن کوئی جواب نہ پا کر-----

شہیر نے چابی سے واشروم کا لاک کھولا-----

تو دیکھا کہ بیلا بے ہوش پڑی ہے-----

شہیر نے جلدی سے بیلا کو اُٹھایا اور ہسپتال روانہ ہو گیا-----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

------------

آپ کی مسز ایکسپیکٹ کر رہی ہیں ---ڈاکٹر نے بیلا کا تفصیلی چیک اپ کیا-----اور شہیر کو بتایا جو باہر بیٹھا انتظار کر رہا تھا----

کیا----مطلب کہ بیلا ماں بننے والی ہے-----شہیر نے حیرت سے ڈاکٹر کو دیکھا----

کیوں آپ کو کوئی پرابلم ہے----

نہیں ---میں بیلا سے مل سکتا ہوں ----شہیر ڈاکٹر کو دیکھ کر بولا ---

جی آپ مل سکتے ہیں ---

شہیر اندر گیا تو بیلا بیٹھی رو رہی تھی----

بیلا تم رو کیوں رہی ہو-----شہیر بیلا کو خاموش کرانے لگا ----

شہیر آپ کو مجھ پہ یقین تو ہے-----یہ بچہ آپ کا ہی ہے -----بیلا نے شہیر کو دیکھا ----

پھر بھی آپ کو کوئی شک ہے تو آپ ڈی این اے کروا سکتے ہیں ----

بیلا -----یہ بچہ تمہارے اور میرے مضبوط رشتے کی نشانی ہے----تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں اپنی محبت پر شک کروں گا------تم پر شک کروں گا-----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تم نے مجھے اتنی بڑی خوشی دی ہے---میں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا -----شہیر نے بیلا کے ماتھے پر اپنے لب رکھے -----

شہیر بیلا کا پہلے سے زیادہ خیال کرنے لگا تھا---اُس کی پسند نا پسند کا------

کام والی آیا بھی رکھ لی تھی جو کھانا بنانے کے علاوہ سارے کام کر دیتی تھی ----

بیلا بھی معمول زندگی کی طرف واپس آگئ تھی----

شہیر کے لیے خود ناشتہ بنانا ---اور اُس کے چھوٹے چھوٹے کام کرنا----

بیلا کا فون بجا-----

بیلا نے بھاگ کر فون اُٹھایا ----کہ شاید شہیر کی کال ہو ----

آپی میں روشنی بات کر رہی ہوں ---آپی مجھے بچا لیں ----یہ لوگ بہت گندے ہیں ----مجھے عجیب نظروں سے دیکھتے ہیں ---کل سے میں ان کے پاس ہوں ----بیلا کے ہاتھ پیر کانپنا شروع ہو گئے------

سُن لی اپنی بہن کی آواز---اگر اس کی جان اور عزت کی سلامتی چاہتی ہو-----تو جیسا میں کہہ رہا ہوں -----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ویسا ویسا کرو-----

ورنہ تمہیں تو زندہ چھوڑ دیا تھا میں نے------تمہاری بہن کی لاش کو جنگل کے کسی درخت کے ساتھ لٹکا دوں گا-----ولید بُری طرح ہنسا----

میری بہن کو جانے دو-- جو تم کہو گے وہ میں کروں گی-------بیلا گھبراہٹ میں بولی ------

ٹھیک ہے پھر سُنو----

میں شہیر کے ساتھ یہ سب نہیں کر سکتی------بیلا روتی ہوئی بولی----

ٹھیک ہے-----ولید نے روشنی کے چہرے پر تھپڑ مارا----جس سے روشنی چیخی----

اُس کے چیخنے کی آواز بیلا کے کانوں تک پہنچی-----

مجھے منظور ہے---تمہاری ہر بات-----

----------

شہیر گھر آیا تو دروازہ کُھلا ہوا تھا-----

اندر سے بیلا کی ہنسنے کی آوازیں آرہی تھیں----

شہیر نے سامان کچن میں رکھا---اور کمرے کے دروازے تک پہنچا----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

میں نے شہیر کو اچھا بیوقوف بنایا---اُس دن میں تمہارے ساتھ شام گُزار رہی تھی-----اور شہیر مجھے پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہا تھا-----بیلا کی آواز شہیر کی سماعت سے ٹکرای-----جو کسی سے فون پر بات کر رہی تھی---

اور یہ بچہ بھی تو تمہارا ہے------شہیر کو یہ بھی نہیں معلوم----بیلا مشکل سے یہ جملہ ادا کر سکی-----

بیلا یہ کیا بکواس کر رہی ہو تم -----شہیر غصے سے چلاتا ہوا اندر آیا----

میں بعد میں بات کرتی ہوں ------بیلا نے فون رکھا -----

شہیر نے ایک زور دار تھپڑ بیلا کے چہرے پہ مارا---جس سے وہ بیلنس برقرار نہ رکھ سکی اور فرش پر گِر گئی ---

شہیر نے بیلا کا فون اُٹھایا---جو کہ زمین پر پڑا ہوا تھا---

شہیر نے کال ہسٹری چیک کی----جس میں لاسٹ کال شہیر کی ہی آئی تھی-----اور اُس کے علاوہ بھی ساری کال ڈیٹیلز چیک کیں--جس میں کسی انجان نمبر کا کوئی نام و نشان نہیں تھا--شہیر نے شرمندگی سے بیلا کی طرف دیکھا--جو نظریں نیچے کیے---ہونٹ دانتوں تلے دبائے---روئے جا رہی تھی-

بیلا تم جھوٹ کیوں بول رہی تھی---تم تو کسی سے بھی بات نہیں کر رہی تھی----تو یہ ناٹک کیسا---کس لیے---کیوں کیا--شہیر نے بیلا کو اُٹھایا----اور کندھوں سے پکڑ کر سہارا دے کر بیڈ پر بٹھایا-----بیلا سَر جھکائے بیٹھی تھی----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بولو۔۔۔نا۔۔۔بیلا۔۔۔۔کس کے کہنے پر کیا تم نے یہ گھٹیا کام۔۔۔۔۔شہیر نے بیلا کے چہرے کو اوپر کیا۔۔۔۔۔بیلا کی آنکھیں بھیگی ہوئ تھیں ۔۔۔۔گال پر لال نشان پڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

شہیر۔۔وہ وہ۔۔بیلا ڈرتے ڈرتے بولی۔۔ولید کا سوچ کر بھی اُس کے وجود پر کپکپی تاری ہو گئی ۔۔۔۔

بیلا تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔۔۔۔میں تمہارے ساتھ ہوں ۔۔مجھے بتاؤ اتنا بڑا قدم تم نے کس کے کہنے پر اُٹھایا۔۔۔۔۔۔

ولید۔۔۔۔اور آپ کی مما نہیں چاہتیں کہ میں آپ کے ساتھ رہوں ۔۔۔بیلا نے روتے ہوئے شہیر کے سینے پر اپنا سَر رکھا۔۔۔۔اُنھوں نے میری بہن روشنی کو اغوا کر لیا ہے اور مجھے دھمکی دی کہ یہ سب کروں ۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ولید بھائی ۔۔۔اُن کا مسئلہ کیا ہے آخر۔۔۔نکل کیوں نہیں جاتے وہ ہمارے زندگی سے۔۔شہیر نے بیلا کے بالوں پر آرام سے ہاتھ پھیرا۔۔۔۔۔

شہیر میں آپ کی زندگی سے دُور چلی جاؤں گی نا۔۔تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ مجھے جانے دیں۔۔۔۔بیلا کی آواز سسکیوں تلے دب چکی تھی ۔۔۔

ادھر دیکھو ---میری طرف-----یہ مشکلات ہم دونوں کے لیے ہیں ----ہم دونوں کو ہی ان کا سامنا کرنا ہے---تمہیں چھوڑنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا---تم ایک پل میری نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہو--تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ میرے سینے میں جو دل ہے اُس نے دھڑکنا بند کر دیا ہے---شہیر نے بیلا کے گال کو اپنے لبوں سے چھوا-----

تھپڑ کے لیے سوری ----تم چاہو تو مجھے بھی مار سکتی ہو---شہیر اپنا چہرہ بیلا کے چہرے کے قریب لاتا ہوا بولا-----

نہیں ----بیلا ابھی بھی شہیر کے سینے سے لگی ہوئی تھی-----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کچھ دیر میں وہ شہیر سے باتیں کرتے کرتے ہی سُو گئی-------

شہیر نے اُسے بیڈ پر لٹایا----اور خود باہر نکل گیا----

شہیر کے جاتے ہی بیلا نے آنکھیں کھولیں-----

شہیر مجھے معاف کر دیجئے گا------میں اب کی زندگی کو مزید کسی مشکل میں نہیں ڈال سکتی---میں صبح آپ کے جانے کے بعد یہاں سے چلی جاؤں گی----بیلا نے کہتے ہوئے پھر سے آنکھیں موند لیں-------

---------------------

شہیر فیاض ہاوس پہنچا---

غصے سے --- بڑے بڑے قدم اُٹھاتا---وہ دروازے کے اندر داخل ہوا---

ولید لان میں ٹہل رہا تھا---اور ساتھ ساتھ سگریٹ کے کش لگا رہا تھا-----

شہیر ولید کو دیکھتے ہی اُس کی طرف دوڑا-----

اور اُس کو گریبان سے پکڑ لیا---------

تیری ہمت کیسے ہوئی مجھے بیلا سے دُور کرنے کی؟؟؟ ہاں---شہیر نے ولید کو دھکا دیا

---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر تمہارا دماغ خراب ہوگیا ہے---یہ کس لہجے میں تم مجھ سے بات کر رہے ہو---ولید بھڑکتا ہوا بولا---

یہ لہجہ مجھے بہت پہلے اختیار کر لینا چاہیے تھا---کیا چاہتے ہیں آپ کیوں سکون سے جینے نہیں دے رہے----شہیر پھر سے ولید کی طرف لپکا اور مکہ ولید کے منہ پر مارا---اسی طرح تین چار مکے اُس نے ولید کے منہ پر برسائے ----ولید نے شہیر کو دھکا دیا---

شور کی آوازیں سُن کر گارڈز بھاگتے ہوئے آئے---اور شہیر کو پکڑ کر پیچھے ہٹایا-----

ولید کے ہونٹ کا کنارا پھٹ چکا تھا---جس سے خون رسنا شروع ہو گیا----

بشریٰ بیگم اور فیاض صاحب بھی باہر آئے--

چھوڑو مجھے ---آج اس کو جان سے مار دوں گا میں -----شہیر اپنے آپ کو گارڈز کے شکنجے سے چھڑواتا ہوا بولا----

ولید بیٹا یہ سب شہیر نے کیا ہے---بشریٰ بیگم ولید کی بگڑی حالت دیکھ کر بولیں ----

کیوں کیا ہے یہ سب تم نے---اپنے بڑے بھائی پر ہاتھ اُٹھانے کی تمہاری ہمت کیسے ہوئی -----فیاض صاحب نے گارڈز کو جانے کا بولا---اور شہیر سے مخاطب

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ہوئے-----

یہ آپ ان سے پوچھیں ---جب میں اپنی زندگی میں خوش ہوں مطمئن ہوں تو یہ کون ہوتے ہیں ---مجھے اور بیلا کو الگ کرنے والے---

اور بیلا کی بہن کو کیوں اغوا کیا آپ نے----اس لیئے کہ وہ میرے سامنے جھوٹا ڈرامہ کرے اور میں اُسے گھر سے نکال دوں ----یہی چاہتے تھے نا آپ----شہیر غصے سے دھاڑا----

ولید اور بشریٰ بیگم کے پسینے چھوٹنے لگے کہ کہیں بیلا نے اپنے اغوا کا بھی شہیر کو نا بتا دیا ہو----

ڈیڈ یہ لاسٹ وارننگ دے رہا ہوں میں ان کو---اگر اس کے بعد میں نے کوئی بھی ایسی بات کی۔تو میں اس گھر کو آگ لگا دوں گا----اور آپ لوگ جانتے ہیں کہ میں صرف کہتا نہیں ہوں --- کر کے دکھاتا ہوں ----شہیر وہاں سے جا چکا تھا----

ولید غصے سے سُلگتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا---

ولید صبا بیگم کے گھر گیا تھا اور وہاں جا کر اُس نے بیلا کو کال کی اور اس سے جھوٹ بولا کہ اُس نے روشنی کو اغوا کر لیا ہے----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

------------

شہیر گھر واپس آیا.

فریش ہو کر بیلا کے ساتھ لیٹ گیا----

شہیر نے بیلا کو اپنے سینے سے لگایا--اور آنکھیں بند کر لیں ---

!!!!اللہ اکبر !!!!اللہ اکبر

Allah is the greatest!!Allah is the greatest

!!!اللہ سب سے بڑا ہے !!!اللہ سب سے بڑا ہے

قریبی مسجد سے اذان کی آواز گونجی-----

بیلا کے کانوں میں اذان کی آواز پڑی--تو دوپٹہ سَر پر رکھا اور اُٹھ کے بیٹھ گئ ----اور اذان سُننے لگی ------

اے اللہ مجھے ہمت دیں --میں نے جو فیصلہ کیا ہے --وہ میرے لیے اور شہیر کے لیے بہتر ثابت ہو----

شہیر کے اچھے مستقبل کے لیے میں اپنے بچے کا مستقبل داؤ پر لگا رہی ہوں -----بیلا نے شہیر کو دیکھا----تھکا تھکا چہرہ----بڑی ہوئ داڑھی ----کم عمر میں ہی اتنی ذمہ داریاں ان کے سَر پر پڑ گئیں --وہ بھی میری وجہ سے-----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر مجھے معلوم ہے ---میرے جانے سے آپ کی ساری پرابلمز دُور ہو جائیں گی-----

بیلا نے وضو کیا اور رب کے حضور سجدہ ریز ہوئی ----

شہیر بھی کچھ دیر میں اُٹھا---اور بیلا کے ساتھ ہی نماز بچھائی ----

طبیعت کیسی ہے----نماز ادا کرنے کے بعد شہیر بیلا کے پاس گیا----جو بیڈ پر بیٹھی تھی----

بہتر ہے --رات کو کہاں گئے تھے آپ؟ بیلا شہیر کی طرف دیکھ کر بولی----

کہیں نہیں تم چھوڑو یہ سب باتیں ----رات میں تیار رہنا کھانا باہر کھائیں گے---ولید نے بیلا کی گود میں اپنا سر رکھا---اور بیلا کے چہرے کو غور سے دیکھنے لگا---

بیلا نے اثبات میں سر ہلایا---

بیلا نے ناشتہ تیار کیا اور ٹیبل پر لگایا---

آج تو آملیٹ بہت اچھا بنا ہے----بیلا جب کھانے میں کوئی گڑ بڑ کرتی تو شہیر یہ جملہ ضرور کہتا---

بیلا نے جب لقمہ لیا---تو فوراً منہ سے باہر نکال دیا--

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اتنا تیز نمک ----شہیر آپ مت کھائیں ----میں دوبارہ بنا کر لاتی ہوں ---بیلا کہتی ہوئی اُٹھی ---

نہیں نہیں ---میں کھا رہا ہوں --- تم آرام سے ناشتہ کرو---

شہیر نے بیلا کے گلاس میں جوس ڈالا---اور اُسے پینے کو کہا----

میں چلتا ہوں ---کافی دیر ہو گئی ہے---شہیر دروازے کی طرف بڑھا----

بیلا نے شہیر کو روکا۔۔۔اور پاس آکر اُس کے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھے ۔۔۔۔اپنا خیال رکھیے گا۔۔۔۔۔

شہیر نے مسکراتے ہوئے بیلا کو اللہ حافظ کہا اور وہاں سے نکل گیا۔۔۔

بیلا نے جلدی سے برتن سمیٹے ۔۔۔

کمرے سے بیگ نکالا۔۔۔اور روتے ہوئے اپنے کپڑے بیگ میں ڈالے۔۔۔۔کچھ پیسے جو شہیر نے اُسے دیے تھے ۔۔۔۔۔۔

اور اپنی اور شہیر کی کچھ تصاویر ۔۔۔۔بیگ کی زپ بند کی۔۔۔۔

ایک کاغذ بیڈ پر رکھا۔۔۔۔۔

سر پہ دوپٹہ اوڑھا اور نکل گئی ۔۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

روڈ پہ پہنچ کر رکشہ روکا۔۔۔اور اُس میں بیٹھ گئی ۔۔۔

کہاں جانا ہے باجی۔۔۔ادھیڑ عمر کا آدمی جو کہ رکشے کا ڈرائیور تھا۔۔۔۔بیلا کو دیکھ کر بولا ۔۔۔

ریلوے اسٹیشن ۔۔۔۔بیلا نے جواب دیا

بیلا ریلوے اسٹیشن پہنچی۔۔۔۔۔کراچی سے لاہور کا ٹکٹ لیا۔۔۔اور ٹرین میں سوار ہو گئی

۔۔۔۔۔اُسے خود نہیں پتا تھا کہ وہ کہاں جا رہی ہے۔۔۔۔۔

چادر سے چہرہ ڈھانپا ہوا۔۔۔آنکھوں سے آنسوؤں کے ساتھ بے بسی کے بادل لیے ایک جگہ دیکھی جا رہی تھی۔۔۔

ان آزمائشوں نے اُسے کہاں لا کر کھڑا کر دیا۔۔۔۔کتنی خوش تھی وہ شہیر کا ساتھ پا کر

۔۔۔۔۔

تو لا حاصل ہی سہی

پر میں صرف تیری رہوں گی

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ٹرین نے آہستہ آہستہ چلنا شروع کیا۔۔۔۔بیلا اپنی اور شہیر کی یادوں کو یہی چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔

ٹرین چلتے چلتے اپنی منزل تک پہنچ گئی ۔۔۔۔رات کا وقت تھا۔۔۔۔بیلا نے اپنی چادر اچھے سے اوڑھی۔۔۔اور ٹیکسی اسٹینڈ کے پاس پہنچی ۔۔۔۔بھائی یہاں کوئی یتیم خانہ وغیرہ ہے۔تو مجھے وہاں پہنچا دیں۔۔۔۔

جی باجی ---آپ بیٹھیں ----آدمی نے دروازہ کھولا ---بیلا نے بیگ رکھا --اور خود بھی بیٹھ گئی ----

------------------

شہیر ہاتھ میں گلدستہ لیے ---اپارٹمنٹ پہنچا ----دروازے پر بیل دے کر ویٹ کرنے لگا ---

کافی دیر جب دروازہ نہیں کھلا ----تو شہیر نے جیب سے چابی نکالی ---اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا -----

بیلا ---بیلا ---شہیر نے گلدستہ سائیڈ پہ رکھا ---اور ساری لائیٹز آن کیں ----کچن میں جا کر دیکھا --تو وہاں پر بھی بیلا نہیں تھی ---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کمرے میں داخل ہوا ----

بیلا ---ویر آر یو؟؟؟ ---بیڈ پر بیٹھ کر شوز اُتارے ---

تو بیڈ کے کونے پر ایک کاغذ پڑا دیکھا ----

شہیر ---میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آپ کی زندگی سے جا رہی ہوں ---- میں آپ کو مزید اُلجھنوں میں نہیں ڈال سکتی-----میری وجہ سے آپ کی زندگی برباد ہوئی --آپ اپنوں سے دُور ہوئے ----

میں آپ کی یادوں کے سہارے ساری عُمر آسانی سے کاٹ لوں گی------آپ سے بہت پیار کرتی ہوں ------دیوانوں کی طرح ---- خوش رہیے گا-----

آپ کی دیوانی --بیلا!!!!

نہیں بیلا -- تم مجھے ایسے بیچ راستے میں چھوڑ کر نہیں جا سکتی----شہیر گھٹنوں کے بل بیٹھا---

-- مُشکلات اور پریشانی تو زندگی کا حصہ ہوتی ہے-----تمہارے لیے میں اپنے گھر والوں سے لڑا --اُن سے قطع تعلق کیے رکھا----وہ لوگ بھی مان جاتے---آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو جاتا------شہیر روتے ہوئے بولے جا رہا تھا-----

بیلا ---میں مَر جاؤں گا-----شہیر نے کاغذ کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینکے-----اور چیختے ہوئے سارے کمرے کو تہس نہس کر دیا---

میں کیسے رہوں گا --تمہارے بغیر -----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تو مجھے چھوڑ کر جانے لگا تو یقین آیا

سانسوں کے سوا کچھ بھی تو ضروری نہیں ہوتا

شہیر اُٹھا۔۔۔۔اور اپارٹمنٹ سے باہر نکلا۔۔۔۔

روڈ کی طرف گیا۔۔۔۔۔۔۔ کبھی شہیر روڈ کی سایڈ پر چلنا شروع ہو جاتا۔۔۔اور کبھی روڈ کے درمیان سے ۔۔۔چہرہ رونے کی وجہ سے تَر ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

عشق سانسوں پہ ہوا ہے بھاری

نینوں کا پیالہ بھر بھر بہتا

کیویں ہسدے ہو سانوں۔

اتھروں دے کے

سجنا وے ۔ سجنا وے ۔۔۔۔

مینوں اندا نہیں ہُن کوئی سپنا وے۔۔۔۔

سجنا وے ۔۔ سجنا وے ۔۔۔۔

کہ اچانک پیچھے سے آنے والی تیز رفتار کار شہیر سے ٹکرائی۔۔۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کار والا تو وہاں سے بھاگ گیا۔۔۔۔شہیر کے اردگرد لوگ جمع ہونے شروع ہو گئے۔۔۔۔اور اُسے ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔۔۔۔۔

شہیر کا چہرہ خون سے لت پت تھا۔۔۔۔سَر سے بھی کافی زیادہ خون بہہ رہا تھا۔۔۔

بی۔۔۔بیلا۔۔۔شہیر نے لڑکھڑاتی زبان سے مشکل سے بیلا کو پکارا۔۔۔اور بے ہوش ہو گیا

۔۔۔۔

ہسپتال میں فیاض صاحب کے کسی دوست نے شہیر کو پہچان لیا اور اُن کو فوری طور پر اطلاع دی۔۔۔

شہیر کو اسٹریچر پہ ڈال کر آپریشن تھیٹر لے جایا گیا۔۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیلا ایک نجی یتیم خانے پہنچی۔۔۔۔یہ ایک فلاحی ادارہ تھا جو کہ عورتوں کی فلاح وبہبود کے لیے کام کرتا تھا ۔۔۔۔۔یہاں پر زیادہ تَر لڑکیوں اور عورتوں کو رکھا جاتا تھا۔۔۔۔جس کا اس دُنیا میں کوئی والی وارث نہ ہو۔۔۔

یہاں پر آنے والی عورتیں اپنی مرضی اِور شوق کے مطابق ہنر سیکھتیں۔۔۔۔۔جس کی فیس ادارہ ہی ادا کرتا تھا۔۔۔اور پھر اپنے پاؤں پر کھڑی ہوتیں۔۔۔۔دُنیا کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلتیں۔۔۔۔

بیلا نے اس تنظیم کی سربراہ۔۔۔۔۔فضیلہ میڈم سے اُن کے آفس میں ملی۔۔۔.اور ان کو اپنے آنے کی وجہ بتائی ۔۔۔۔۔

بیلا سے اُس کی تعلیم پوچھی گئی ۔۔۔اور آگے وہ کس شعبے کو چُننا چاہتی ہے۔۔اور پھر مس فضیلہ نے اپنی سیکرٹری کو بلایا۔۔۔

اُس نے بیلا کو روم دکھایا۔۔۔۔روم میں اُس کے ساتھ ایک اور لڑکی بھی تھی ۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بیلا نے اپنا سامان بیگ سے نکالا۔۔۔۔۔اور الماری میں سیٹ کیا۔۔۔۔سامنے بیڈ پر بیٹھی ہوئی لڑکی جو کہ کتاب پڑھنے میں مشغول تھی۔۔۔۔بیلا کو اکیلے کام کرتا دیکھ کر اُس کی طرف بڑھی۔۔۔

ہائے میرا نام مریم ہے۔۔۔۔میں ہیلپ کروا دوں ۔۔۔ مسکرا کر بیلا کی طرف ہاتھ بڑھایا

۔۔۔

وعلیکم السلام !!میرا نام بیلا ہے---بیلا شہیر---شہیر کے نام پر بیلا کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے----

ارے آپ رو کیوں رہی ہیں----مریم نے پاس ٹیبل پر پڑے ہوئے جگ میں سے پانی گلاس میں ڈال کر بیلا کو دیا---

بیلا نے روتے ہوئے پانی پیا----

مجھے معلوم ہے---اس جگہ پر وہ لوگ آتے ہیں جو زندگی کے رویوں سے تھک ہار جاتے ہیں--یا پھر زندگی اُنھیں اتنا تھکا دیتی ہے---کہ وہ اپنا گھر ہوتے ہوئے بھی اس جگہ پر آجاتے ہیں----یا پھر جن کا اس دنیا میں کوئی نہیں ہوتا---مریم نے بیلا کے ہاتھوں سے گلاس لیا---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جیسا کہ میں----میں اپنے امی ابو کی اکلوتی بیٹی تھی----اچانک روڈ ایکسیڈنٹ میں وہ دونوں مجھے چھوڑ کر چلے گئے-----پھر میرے تایا مجھے گھر لے ائے اپنے----مجھے ڈاکٹر بننے کا بہت شوق تھا----میرے تایا نے میرے سَر پہ ہاتھ رکھا----لیکن تای اور اُن کے بچے مجھے بلکل پسند نہیں کرتے تھے----میں ایف ایس سی کے امتحان میں اول

نمبر پر آئ۔۔۔لیکن پھر تایا کو اچانک ہارٹ اٹیک ہوا ۔۔۔۔بیلا بہت غور سے مریم کی بات سُن رہی تھی۔۔۔اُس نے اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔اور مریم کو حوصلہ دیا۔۔۔

اُن کے جانے کے بعد تای مجھے یہاں چھوڑ گیئں ۔۔میں بہت روئی ۔۔۔پر اب میں یہاں بہت خوش ہوں ۔۔۔ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کر رہی ہوں ۔۔۔اور ساتھ ساتھ ایک کالج میں فرسٹ ایر کے بچوں کو بایولوجی پڑھا رہی ہوں ۔۔۔

پانچ سال سے ہوں میں یہاں ۔۔۔۔۔

تم بتاؤ خود آئ ہو یا۔۔۔کوئی چھوڑ کر گیا ہے۔۔۔وہ بیلا کی طرف متوجہ ہوتی ہوئی بولی۔۔۔

خود آئ ہوں ۔۔۔۔شہیر کو غموں اور پریشانیوں سے آزاد کر کے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر کون؟؟ مریم نے سوال کیا۔۔

میرے شوہر۔۔۔بیلا سَر جھکا کر بولی۔۔۔۔پھر بیلا نے مریم .کو ساری بات بتائی ۔۔۔۔

بیلا تمہیں ایسے نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔۔جب وہ اچھے سے سب نبھا رہا تھا۔۔۔۔اور تم نے اُس کے غلیظ بھائی کی حقیقت کیوں نہیں بتائی ۔۔۔بلکل پاگل ہو تم۔۔۔۔مریم کہتی ہوئی واپس اپنے بیڈ پر چلی گئ ۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بشریٰ بیگم --فیاض صاحب --ولید---اس وقت ہسپتال میں --آپریشن تھیٹر کے باہر بے چینی سے ٹہل رہے تھے ----

کہ اچانک ڈاکٹر باہر آئے-----

دماغ پر بہت چوٹ آئی ہے---بلڈ بھی کافی ضائع ہو گیا ہے----بس آپ دُعا کیجئیے ----

ڈاکٹر نے فیاض صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھا---

ڈاکٹر آپ کو جتنے پیسے چاہئیں آپ لے لیجیے ---پر میرے شہیر کو کچھ نہیں ہونا چاہیئے ---فیاض صاحب بھیگتی آنکھوں سے ڈاکٹر سے التجا کرنے لگے -----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر کی جان بچ گئی تھی-----آج ہسپتال میں اُس کا چھٹا دن تھا---زیادہ وقت اُسے انجیکشن کے ذریعے بے ہوش ہی رکھا جاتا تھا------آنکھ کُھلتے ہی وہ بیلا کو پکارتا-----

آج شہیر کے تینوں بھائی ہسپتال میں اُس کے ساتھ موجود تھے-----

شہیر بھی ہوش میں تھا---پر کوئی بات نہیں کر رہا تھا----

مما اتنا سب کچھ ہو گیا۔۔اور آپ میں سے کسی نے مجھے کچھ بتایا ہی نہیں ۔۔۔۔۔سمیر جو کہ رات کو ہی دبئی سے واپس آیا تھا۔۔۔شہیر کے ایکسیڈنٹ کا سُن کر۔۔۔۔

بیٹا کیا بتاتی میں ۔۔پہلے وہ لڑکی میرے بیٹے کے ساتھ آسیب کی طرح چپکی رہی۔۔۔اور جب دفع ہو گئی اس کی زندگی سے تو یہ حال کر کے گئ ہے۔۔۔۔۔۔بشریٰ بیگم سمیر کی طرف دیکھ کر بولیں ۔۔۔۔

آپ فکر مت کریں ۔۔۔وقت کے ساتھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔سمیر نے اپنی ماں کی سہارا دیا۔۔۔۔

سب لوگ شہیر کے روم کے باہر ہی موجود تھے۔۔۔۔

ڈاکٹر نے شہیر کا چیک اپ کیا ۔۔۔۔اور رپورٹس وغیرہ دیکھیں ۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر کمرے سے باہر آیا تو سمیر ڈاکٹر کی جانب بڑھا ۔۔۔۔

طبیعت کافی بہتر ہے ان کی۔۔۔لیکن کچھ بول نہیں رہے۔۔۔شاید صدمے کی وجہ سے۔۔۔۔جتنا جلدی ہو سکے آپ انہیں کسی ایسی جگہ لے جائیں ۔۔جہاں ان کی کوئی بھی پُرانی یاد نہ جڑی ہو۔۔۔کسی دوسرے ملک یا شہر لے جائیں ۔۔۔۔۔۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

زرا سا بھی سٹریس ان کی جان لے سکتا ہے----ہم کل رات انہیں ڈسچارج کر دیں گے----ڈاکٹر نے سنجیدگی سے کہا--

جی --ڈاکٹر --آپ جیسا کہیں ----- سمیر نے سَر ہلایا ---

------------------

بیلا نے بھی یونیورسٹی میں ایڈمیشن لے لیا تھا--ایڈمیشن سے پہلے اُس کا ٹیسٹ لیا گیا جس میں وہ کامیاب ہو گئ ----

مریم ہی کی یونیورسٹی میں اُسے داخلہ ملا---بیلا نے بھی اپنے باپ کا خواب پورا کرنے کے لیے میڈیکل میں ہی ایڈمیشن لیا-----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر------بیلا اُٹھ کر بیٹھی --وہ خواب میں ڈر گئی تھی------سامنے سے مریم نے اُٹھ کر لایٹ آن کی اِور بیلا کی جانب بڑھی----

کیا ہوا بیلا --- تم ٹھیک تو ہو------مریم نے بیلا کو پانی پلایا----

مریم --- شہیر ---مجھے ڈھونڈ رہے تھے میں اُن کے سامنے ہی کھڑی تھی --پر وہ مجھے دیکھ نہیں پا رہے تھے-----میں نے انہیں بہت آوازیں لگائیں کہ مجھے چھوڑ کر مت جائیں پر وہ کوئی جواب دیے بغیر ہی چلے گئے-----بیلا بُری طرح رُو رہی تھی---

بس بیلا حوصلہ کرو۔۔۔۔۔چُپ ہو جاؤ۔۔۔

پتا نہیں وہ کس حال میں ہوں گے۔۔۔۔میں تو اُن کے بغیر تڑپ رہی ہوں ۔۔۔۔بیلا نے مریم کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔

مریم نے بیلا کو چُپ کروا کر لٹایا اور خود اپنے بیڈ پر جا کے سُو گئ ۔۔۔۔۔

بیلا نے آنکھیں بند کیں۔۔۔۔شہیر کا ہنستا ہوا چہرہ اس کے سامنے آ گیا ۔۔۔۔

اُسے ہر رات بھولنے کی قسم کھاتے ہیں ہم

ٹپک پڑتے ہیں پھر آنسو قسم پھر ٹوٹ جاتی ہے

۔۔۔۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر آنکھیں بند کیے کسی کی یاد میں ۔۔۔۔۔۔آنسو بہا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

کہ سمیر اندر آیا۔۔۔۔کیسے ہو شہیر ۔۔۔۔ سمیر پاس پڑی ہوئی چیئر پر بیٹھا۔۔۔۔

شہیر نے آنکھیں کھولیں۔۔۔۔۔چہرے کا رُخ دوسری جانب کر لیا۔۔۔۔

شہیر بس کرو۔۔۔کب تک تم اس کی یاد میں اپنے آپ کو تکلیف دیتے رہو گے۔۔۔۔۔جا چکی ہے وہ ۔۔۔۔اپنی مرضی سے گئ۔۔۔۔۔۔مام یا ولید نے اُسے جانے کو نہیں کہا۔۔۔۔

سمیر اُٹھا اور شہیر کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا ۔۔۔۔

نفرت کرتا ہوں ---میں اُن لوگوں سے جنھوں نے مجھے بیلا سے اور بیلا کو مجھ سے دُور کیا

------شہیر غصے سے دھاڑتا ہوا بولا ----

شہیر آخر کار بول ہی پڑا----میں ہسپتال سے جاتے ہی پیرس واپس چلا جاؤں گا

------

اپنا معاملہ میں اللہ پہ چھوڑتا ہوں----

ان لوگوں سے کہہ دیں بار بار ہسپتال مت آیا کریں --جب میں ان کی شکلیں دیکھتا ہوں

تو بیلا کا روتا ہوا چہرہ میری نظروں کے سامنے آ جاتا ہے-----سمیر نے شہیر کو اپنے سینے

سے لگایا-----

شہیر وہ سب تیرے اپنے ہیں ---بہت پیار کرتے ہیں تجھ سے----سمیر دھیمے لہجے

میں بولا---

نہیں بھائی ----وہ لوگ صرف اپنے پیسے --اور جھوٹی عزت سے پیار کرتے ہیں --جو

انہوں نے پیسوں سے ہی خریدی ہے-----اگر مجھے یہ لوگ دوبارہ میرے اردگرد نظر

آئے---تو میں خود کو کچھ کر لوں گا-----شہیر پاگلوں کی طرح چیخا-----

سمیر شہیر کی حالت دیکھ کر آبدیدہ ہو گیا-----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر ہسپتال سے ڈسچارج ہو گیا۔۔۔ سمیر کی منت سماجت کرنے کے بعد وہ فیاض ہاؤس میں گیا۔۔۔۔

بشریٰ بیگم شہیر کا بہت خیال رکھ رہی تھیں ۔۔۔ جب بھی وہ شہیر سے کوئی بات کرنے لگتیں تو شہیر غصے سے اُنھیں کمرے سے نکال دیتا۔۔۔۔۔فیاض صاحب بھی اُس کے رویے سے پریشان تھے۔۔۔۔ولید تو ویسے بھی الیکشن کی تیاریوں میں مصروف تھا ۔۔۔۔شہیر سے اُس کا سامنا کم ہی ہوتا۔۔۔۔۔

اپنے کمرے میں ہی ناشتہ کرتا اور کھانا بھی وہیں کھاتا۔۔۔اُس نے اپنے آپ کو ایک کمرے میں قید سا کر لیا تھا۔۔۔

بیلا تم میرے بچے کو بھی مجھ سے دُور لے گئی ۔۔۔۔ لیکن ٹھیک ہے تم اپنی جگہ ٹھیک ہو۔۔۔۔شہیر بیلا کی تصویر موبائل پر دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔جس میں بیلا نیلے آسمانی رنگ کا فراک پہنے کھڑی تھی۔۔۔۔۔اُس کے چہرے پر پڑنے والے حسین ڈمپلز بھی نمایاں ہو رہے تھے ۔۔۔۔۔

ہے یاد تیری دن رات صنم

تم بھول گئے ہر بات صنم

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر نے موبائل وہیں پھینکا ----دراز سے گاڑی کی چابی نکالی---اور نکل گیا----
سڑکوں کی خاک چھاننے کے بعد وہ----اُس نے گاڑی سمندر کی طرف گھمائی -----
بلیک پینٹ---وایٹ شرٹ ---پہنے ---- بڑھی ہوئی داڑھی اور بال-----لال ہوتی ہوئی آنکھیں ----- بائیس سال میں اُس نے زندگی کو بدلتے دیکھا---- زندگی کو مختلف رنگوں میں تبدیل ہوتے دیکھا------اپنوں کو بدلتے دیکھا---
جن رشتوں پر وہ اپنی جان چھڑکتا تھا---آج انھی رشتوں نے اُسے اندر سے کھوکھلا کر دیا-----وہ زندہ لاش کی طرح زندگی گُزار رہا تھا----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر وہیں گاڑی سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا-----
بیلا میں یہ ملک چھوڑ کر جا رہا ہوں --- جلد ہی ----تمہاری ساری یادیں یہیں دفن کر کے ---قدرت نے ہمیں ملانا ہوا یا ہماری قسمت میں ہوا --تو ضرور ملوں گا------
تب تک یہ دیوانہ ایسے ہی تمہاری یاد میں بھٹکتا رہے گا----جس کی منزل کا کوئی ٹھکانہ نہیں ----
ختم اپنا درد کر جاوں---

جی میں آتا ہے آج مَر جاؤں ---

کب ٹھہرے گا درد اے دل کب رات بسر ہوگی

سُنتے تھے وہ آئیں ۔۔ سُنتے تھے سحر ہوگی

--------------

شہیر اب بلکل ٹھیک ہو چکا تھا--- سمیر نے اُسے اپنے ساتھ دُبئ جانے پر آمادہ کیا-----

وہ بغیر کسی سے ملے ----- سمیر کے ساتھ دبئ کے لیے روانہ ہو گیا----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ولید کو الیکشن میں بُری طرح سے ناکَامی کا سامنا کرنا پڑا-----اُس نے اس بات کو سَر پر سوار کر لیا تھا---

غصے میں گاڑی میں بیٹھا----

گاڑی کی سپیڈ تیز کرتے ہوئے ----وہ مین روڈ پر پہنچا----

کہ سامنے سے آنے والے ٹرالے سے اُس کی گاڑی ٹکرا گئ ------

بیلا کی پریگننسی چھٹے مہینے میں داخل ہو چکی تھی۔۔۔ بھرے بھرے جسم میں بھی وہ اُتنی ہی معصوم اور پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

اُس کے ایگزام ہو رہے تھے۔۔۔اور وہ ہمیشہ کی طرح ٹاپ کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔یونیورسٹی کے تمام اساتذہ بیلا کی بہت تعریف کرتے تھے۔۔۔۔فضیلہ میڈم بھی بیلا کی اچھی کارکردگی سے بہت خوش تھیں۔۔۔۔

مریم نے بیلا کو دودھ کا گلاس پکڑایا۔۔۔۔جلدی سے پیئو۔۔۔کب سے بھوکی بیٹھی ہو۔۔۔۔ جسے دیکھ کر بیلا کو شہیر کی بات یاد آگئی۔۔۔

بیلا چلو جلدی سے یہ دودھ کا گلاس ختم کرو۔۔۔۔شہیر بیلا کے پاس آکر بیٹھا۔۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر آپ کو پتا ہے مجھے نہیں پسند۔۔۔بیلا شکل کے زاویے بگاڑتی ہوئ بولی۔۔۔۔

مجھے کچھ نہیں سُننا۔۔۔۔اور یہ کتاب رکھ دو اب۔۔۔ بس کرو۔۔ جتنا پڑھنا تھا پڑھ لیا ۔۔۔۔شہیر نے کتاب سایڈ پر کی۔۔۔اور بیلا کے قریب ہوا۔۔۔۔۔

بیلا شہیر کی دلکش نینوں میں کھوگئ۔۔۔۔۔اور شہیر اُس کے اِس طرح دیکھنے پر صدقے واری جا رہا تھا۔۔۔۔

آپ کی آنکھیں بہت خوبصورت ہیں۔۔۔۔۔۔بیلا نے کہتے ہوئے شہیر کی آنکھوں پر اپنے ہونٹ رکھے۔۔۔۔۔ان آنکھوں کو دیکھتی ہوں تو ایک الگ سی دُنیا میں چلی جاتی ہوں

۔۔۔۔۔

اور میں تو تمہارے اس قاتلانہ ڈمپل پر فدا ہوں۔۔۔۔۔

اچھا۔۔بیلا ہنسی۔۔۔۔شہیر نے فوراً اپنے لبوں میں ان ڈمپلز کو قید کر لیا۔۔۔۔۔

شہیر نے دُبئی جا کر اپنی تعلیم دوبارہ شروع کی۔۔۔وہ بزنس کی تعلیم حاصل کر رہا تھا۔۔۔۔۔مصروف رہنے کی وجہ سے اُس کی طبیعت بھی کافی حد تک ٹھیک ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ولید کا بہت بُرا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔۔۔جس سے اُس کی دماغی حالت خراب ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ایک طرح کا پاگل ہو چکا تھا وہ۔۔۔۔۔کبھی ہنستا۔۔۔۔کبھی چیخنے لگ جاتا۔۔۔۔ڈاکٹرز کے مطابق اب یہ کبھی صحیح نہیں ہو سکتا۔۔۔ساری زندگی ایسا ہی رہے گا۔۔۔فیاض صاحب اور بشری بیگم پہ تو جیسے قیامت ٹوٹ گئی۔۔۔۔۔

سمیر نے جب شہیر کو بتایا۔۔۔۔۔

بھائی مکافات عمل بھی کوئی چیز ہوتی ہے ---جیسا آپ دوسروں کے ساتھ کرتے ہو---اچھا یا بُرا--اُس کا حساب آپ کو دُنیا میں ہی دینا پڑتا ہے-----

ولید بھائی اپنے آپ کو خُدا سمجھ بیٹھے تھے-----

ولید بھائی کو اُن کے کرموں کا ہی پھل ملا ہے-----شہیر کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا-----

فیاض صاحب ولید کو علاج کے لیے بیرون ملک بھی لے کر گئے --پر وہاں بھی ڈاکٹروں نے نا امید کر دیا---دو مہینوں سے فیاض صاحب ولید کو کبھی ایک ڈاکٹر کے پاس لے جاتے تو کبھی دوسرے کے پاس---پر کوئی فائدہ نہیں ہوا---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بشریٰ بیگم کو بیلا کی سسکیاں یاد آئیں ---جب وہ اُن سے بھیک مانگ رہی تھی---اور ولید نے جو بیلا کے ساتھ کیا----

کاش میں یہ سب نہ ہونے دیتی تو میرا بچہ آج اس حال میں نا ہوتا---بشریٰ بیگم ولید کی طرف دیکھ کر بولیں ----جس کو انجیکشن لگا کر بے ہوش کیا گیا تھا---گھر کی چیزیں توڑ پھوڑ کر رہا تھا---اور پھر ملازمہ کے سَر پر کانچ کا گلاس مارا-----اور چیخنے لگا تو

ڈاکٹر کو بلایا گیا۔۔۔۔جس نے ولید کو پاگل خانے بھیجنے کی تجویز دی ۔۔۔اور انجیکشن لگا کر چلا گیا۔۔۔۔

----------------

شہیر سمیر کے بیٹے اور بیٹی کو لے کر باہر آیا تھا۔۔

ابراہیم اور صفا۔۔۔۔

چاچو۔۔۔ایسکریم کھانی ہے ۔۔۔صفا اپنی توتلی زبان میں بولی۔۔۔

اوکے چاچو کی پرنسز۔۔۔۔شہیر نے مسکراتے ہوئے صفا کو گُدگُدی کی ۔۔جس سے وہ ہنسنا لگی ۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

چہرے پہ گڑھے پر پڑے۔۔۔۔

شہیر کو بیلا ہنستی ہوئی ۔۔۔آنکھوں کے سامنے نظر آئی۔۔۔۔کرب سے آنکھیں بند کیں۔۔۔۔

اور گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔۔۔

ریسٹورنٹ کے باہر گاڑی روکی۔۔۔۔۔

شہیر نے صفا کو گود میں اُٹھایا---اور ابراہیم جو کہ چھے سال کا تھا---خود ہی گاڑی سے اُترا---

چاچو میرا اور صفا کا فلیور چاکلیٹ ہے----ابراہیم نے پہلے صفا کو کرسی پر بٹھایا اور پھر اُس کی ساتھ والی کرسی پر بیٹھتا ہوا بولا-----

شہیر نے ابراہیم کو اُس کا چاکلیٹ فلیور دیا---اور صفا کو خود کھلانے لگا-----

اور چاچو آپ------نہیں کھایں گے--ابراہیم نے پوچھا---

نہیں بیٹا--آئ ڈونٹ لایک آیسکریم---مجھے نہیں پسند------شہیر سنجیدگی سے بولا

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

صفا نے اپنے ہونٹ سے ایسکریم صاف کر کے شہیر کے چہرے پر لگا دی-----اور ہنسنے لگی----

ویری بیڈ----شہیر نے ٹشو سے چہرہ صاف کیا-----اور بیلا کے خیالوں میں چلا گیا-----

شہیر بہت مزے کی ایسکریم ہے-----بیلا دوسری کارنیٹو کھولتی ہوئ بولی----

بیلا بس کرو یار۔۔۔۔ مجھ سے ایک نہیں کھائ جا رہی ۔۔۔اور تم دوسری کھا رہی ہو۔۔۔۔شہیر حیرت سے بولا۔۔۔۔

ہاں تو مجھے پسند ہے۔۔۔۔آپ سے نہیں کھائ جا رہی ۔۔۔تو یہ بھی مجھے دے دیں ۔۔۔۔۔بیلا آنکھوں سے اشارہ کرتی ہوئی بولی۔۔۔۔

شہیر کی نظر بیلا کے ہونٹوں پر پڑی۔۔۔جہاں پر چاکلیٹ لگی ہوئی تھی ۔۔۔۔

شہیر بیلا کے پاس آیا۔۔۔اور اُس کے ہونٹوں پہ اپنے لب رکھے۔۔۔بیلا جو کہ ایسکریم کھانے میں مگن تھی ۔۔۔

شہیر کی اس حرکت پر گھبرا گئ۔۔۔۔۔۔آیسکریم بھی گِر گئی ۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر نے بیلا کی نازک حالت کو دیکھتے ہوئے۔۔۔۔اُس سے دُور ہوا۔۔۔۔

شہیر میری آیسکریم ۔۔۔۔بیلا روتے ہوئے ۔۔۔

اوو سوری میں صبح اور لا دوں گا پرامس۔۔۔۔شہیر ہنسی دباتا ہوا بولا۔۔۔۔

آپ بہت گندے ہیں ۔۔۔۔۔۔

بات تو سُنو۔۔۔۔اِٹس ناٹ فیر۔۔۔

چلو میری آیسکریم ۔۔۔صفا کے بُلانے پر شہیر خیالوں سے باہر آیا۔۔۔۔

تو دیکھا صفا میڈم بھی اپنی آیسکریم گِرا چکی تھیں ---جو کب اُس نے شہیر کے ہاتھوں سے لی ---اُسے نہیں پتا چلا-----

کوئی بات نہیں گڑیا---چلوچو آپ کو اور لے دیں گے -----

----------

بیلا طبیعت اچانک خراب ہوئ تو اُسے ہسپتال لے جایا گیا---

مریم اور صفیہ میڈم کمرے کے باہر بیٹھیں ---چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں ہو رہے تھے---

کیونکہ بیلا کی طبیعت بہت خراب تھی جب اُسے یہاں لایا گیا---بی پی نارمل ہی نہیں ہو رہا تھا----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کافی وقت کے بعد ڈاکٹر باہر آئیں ---

مبارک ہو بیٹا ہوا ہے-----ڈاکٹر نے بتایا--

بیلا کیسی ہے---مریم ڈاکٹر کے پاس آئی-

بیلا کی طبیعت بھی بہتر ہے اب ----کچھ دیر میں آپ مل سکتے ہیں اُن سے-------

بیلا کے ہوش میں انے کے بعد مریم اور صفیہ بیگم اندر گئیں ----

بیلا کی آنکھیں لال ہو رہی تھیں ----جس کا مطلب وہ رو رہی تھی --

بیلا تم رو رہی تھی --صفیہ میڈم بیلا کے پاس گیئں ----

اور مریم نے بے بی کو اُٹھایا- جو اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا----

نہیں میم یہ تو خوشی کے آنسو ہیں ----میں شہیر کی امانت کو خیر خیریت سے اس دُنیا میں لے آئی---مریم نے بے بی کو بیلا کی گود میں دیا----

یہ تو شہیر کی کاربن کاپی ہے --بیلا نے کہتے ہوئے اپنے لب اُس کے ماتھے پر رکھے-----

مصطفیٰ --ماما کی جان --بیلا ہنستے ہوئے اُسے اپنے سینے سے لگایا----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

واہ بہت پیارا نام ہے---مصطفیٰ ---مریم مسکرائی---آج پہلی بار اُس نے بیلا کو اتنا خوش دیکھا تھا -----

------------

ولید کو پاگل خانے داخل کر دیا گیا---جہاں سے وہ بھاگ گیا----

ڈھونڈنے کے لیے فیاض صاحب نے پورے شہر کی پولیس کو الرٹ کر دیا تھا--لیکن ولید کا کچھ پتا نہیں چلا-------

مریم نے اپنی محنت کی کمائی سے ایک چھوٹا سا گھر خریدا-----اور بیلا کو لے کر وہاں شفٹ ہو گئی -----

مریم کی ہاؤس جاب سٹارٹ ہو چکی تھی----جس کے لیے وہ شہر کے ایک بڑے ہسپتال نے اُسے آفر کی تھی ----

بیلا کا ابھی کچھ عرصہ رہتا تھا--میڈیکل مکمل ہونے میں -----

دن کو مریم اور رات کو بیلا مصطفیٰ کو سنبھالتی---

مریم کی ڈیوٹی رات کے وقت پر تھی----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر نے سمیر کا بزنس جوائن کر لیا تھا-----سمیر نے اُسے دوبارہ شادی کا مشورہ بھی دیا---جس پر اُس نے سمیر کو بُری طرح جھڑک دیا----

بیلا مصطفیٰ کو اُٹھائے شاپنگ پر آئی تھی--مریم بھی ساتھ ہی موجود تھی ---

شاپنگ کر کے وہ لوگ نکل کر ٹیکسی کرنے والے تھے --کہ ایک پاگل آدمی روتا ہوا اُن کے پاس آیا--

بھوک لگی ہے ۔۔ کچھ کھانے کو دے دو۔۔۔روتا ہوا بولا۔۔۔

بیلا ولید کو پہچان چکی تھی۔۔۔۔

بیلا چلو یہاں سے۔۔یہ لوگ ٹھیک ٹھاک ہوتے ہیں ۔۔پیسے بٹورنے کے بہانے ۔۔مریم کہتی ہوئی ٹیکسی میں بیٹھی۔۔۔

بیلا نے مصطفیٰ کو مریم کو پکڑایا۔۔۔اور پرس سے کچھ پیسے نکال کر دیے اور جلدی سے گاڑی میں بیٹھ گئ۔۔۔۔

آج وہ ولید کی حالت دیکھ کر دل سے خوش تھی ۔۔سکون میں تھی۔۔۔۔۔

بے شک اللہ بہتر انصاف کرنے والا ہے۔۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شہیر کی عمدہ پرسنیلٹی پر آفس کی ہر لڑکی اُس پر فدا تھی۔۔۔

اُس آفس میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والی لڑکیاں اور لڑکے کام کرتے تھے۔۔۔

لڑکیوں کی ڈریسنگ دیکھ کر اکثر شہیر کا موڈ آف ہو جاتا۔۔۔پر سمیر اُسے سمجھاتا۔۔۔۔کہ یہ پاکستان نہیں ہے۔۔۔اور ہم کسی کے پرسنل معاملے میں نہیں بول سکتے۔۔۔۔

بھائی میں گھر جانا چاہتا ہوں ---ایم ناٹ فیلنگ ویل---وہ کہتا ہوا نکل گیا--- گھر پہنچ کر سُمبل کو سلام کیا۔اور کمرے میں چلا گیا---

جلدی سے--الماری سے بیلا کی تصاویر نکالیں----

اور خود بھی فرش پہ بیٹھ گیا--

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو---ہیپی برتھ ڈے --بیلا---شہیر نے بیلا کی تصویر پر اپنے لب رکھے-----

کتنا دُور ہوں نا میں تم سے----اپنے بچے سے----بہت مِس کر رہا ہوں ---کیا کروں ---کہاں جاؤں ---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پلیز بیلا اب مزید دُور نہیں رہا جاتا میری زندگی میں واپس آ جاؤ---تمہارا دیوانہ اب اپنی دیوانی کے بغیر ایک پل بھی نہیں گُزار سکتا ----

تین سال بعد-----

ولید کی لاش کچرے کے ڈھیر سے ملی----- جہاں اُس کا آدھا جسم آوارہ کتے کھا چکے تھے-----

بشریٰ بیگم تو صدمے میں چلی گئیں ---- سمیر ولید کی موت کی خبر سُن کر پاکستان واپس آ گیا--- سُمبل بھی اُس کے ساتھ تھی---

بچوں کو وہ لوگ شہیر کے پاس ہی چھوڑ آئے تھے ----

سمیر کے اصرار پر بھی شہیر نے ساتھ چلنے سے انکار کر دیا-----

بشریٰ بیگم کو بھی صدمے سے نکالنے کے لیے اُنہیں رُلانے کی کوشش کی گئی -----لیکن اُنہوں نے بلکل چُپ ہی سادھ لی-----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

------------

مصطفیٰ بیٹا کیوں ---آپ بار بار میرے بال کھینچ رہے ہیں ---- بہت ہی بُری بات -----

بیلا جو لیپ ٹاپ پر کام کرنے میں بزی تھی----- مصطفیٰ کے تنگ کرنے پر بولی----

مما باہر جانا ہے---- مصطفیٰ زبان باہر نکال کر اپنی توتلی زبان میں بولا-----

بیٹا۔۔۔آج بہت کام ہے آج نہیں ۔۔۔آپ کی مریم خالہ آئیں گی تو اُن سے کہنا۔۔۔۔بیلا لیپ ٹاپ پر سَر جھکا کر بولی ۔۔۔

مما۔۔۔آپ گندی ہیں ۔۔۔۔ مصطفیٰ نے جاتے ہوئے بیلا کے بال پھر کھینچے ۔۔۔اور رفو چکر ہو گیا۔۔۔۔

شیطان ۔۔۔۔۔۔بلکل میری طرح ۔۔۔میں نے بھی تو بچپن میں اماں کا جینا حرام کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔بیلا مسکرای۔۔۔۔۔۔

اماں اور روشنی کا بھی تو کچھ پتا نہیں ہے ۔۔اتنا وقت گزر گیا ہے ۔۔۔۔۔۔کیسے پتا کروں اُن کا۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بیلا کی بھی ہاؤس جاب لگ گئی تھی۔۔۔۔۔وہ مصطفیٰ کو بھی اکثر ساتھ لے جاتی۔۔۔۔۔۔

مریم جس ہسپتال میں ہاؤس جاب کر رہی تھی وہیں اُس کو نوکری مل گئی تھی۔۔۔۔۔

مریم ہرٹ اسپیشلسٹ تھی ۔۔۔۔۔۔اُس کی ڈیوٹی کافی ٹف تھی ۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیلا کی ہاؤس جاب مکمل ہوئ تو اُسے ہسپتال کی طرف سے دو سال کے کنٹریکٹ پر دبئی جانے کے لیے کہا گیا۔۔۔

جس پر بیلا نے اُن سے وقت مانگا ۔۔۔۔

بیلا کیا سوچ رہی ہو۔۔۔مان جاؤ۔۔۔۔کتنی اچھا سیلری پیکج ہے۔۔اور وہ لوگ رہنے کے لیے تمہیں فرنیشڈ اپارٹمنٹ بھی دے رہے ہیں ۔مریم بیلا کو سمجھانے لگی

مریم ۔۔۔ مصطفیٰ چھوٹا ہے ابھی۔۔اکیلے کیسے سنبھالوں گی سب میں ۔۔۔۔یہاں تو پھر بھی تم ہوتی ہو۔۔۔بیلا بالوں کو کیچر کی مدد سے باندھتے ہوئے بولی ۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بیلا ۔۔۔کوئ میڈ رکھ لینا۔۔اور تم گھر آئ ہوئ روزی کو لات مار رہی ہو۔۔۔۔آگے تمہاری مرضی ۔۔۔مریم اُٹھ کر کچن میں چلی گئ ۔۔۔۔اور کافی بنانے لگی۔۔۔۔۔۔

بیلا سوچتے ہوئے صوفے پر لیٹ گئ ۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آخرکار مریم کا سمجھانا کام آگیا۔۔۔

ہسپتال نے اپنے خرچے پر ہی بیلا اور مصطفیٰ کا پاسپورٹ بنوایا۔۔۔۔

مریم اس وقت ایئرپورٹ پر کھڑی-----بیلا کے گلے لگ رہی تھی---

مریم تم نے میرا مشکل وقت میں بہت ساتھ دیا ہے----سگی بہنوں کی طرح---بیلا کی آنکھوں سے آنسو چھلکے-----

اللہ حافظ مریم خالہ۔مصطفیٰ نے مریم کو چہرے پر پیاری سی کِس کی----

ہائے میرا شہزادہ ---خالہ کی جان----مما کا خیال رکھنا ہے---آپ نے---اور روز مجھے کال کرنی ہے-----

جی خالہ ڈونٹ وری --مما کی ساری شکایتیں لگاؤں گا آپکو---مصطفیٰ جو کہ صحیح سے بول نہیں سکتا تھا----اور باتیں اپنے سے بڑی----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

مریم سی آف کر کے چلی گئی-----

بیلا --مصطفیٰ کو اُٹھائے-----سامان دوسرے ہاتھ میں اُٹھائے----فلائیٹ کی اناؤنسمنٹ کا انتظار کرنے لگی-----

کچھ دیر میں اناونسمنٹ ہوئی-----

بیلا نے اللہ کا نام لیا اور جہاز میں سوار ہو گئی -----

----

دبئی شہر جس کا شُمار متحدہ عرب امارات کے بڑے شہروں میں ہوتا ہے----

دبئی میں کُل 38 ہسپتال ہیں -- جن میں سے چھے سرکاری اور بتیس پرائیویٹ ہیں

---

بیلا نے دُبئی کی زمین پر قدم رکھا تو دل بے چین سا ہوا--دھڑکنیں بے ترتیب ہوئیں-----

بیگ سے کارڈ نکالا ---ہسپتال کا جہاں اُسے جانا تھا----

مصطفیٰ تھکاوٹ کی وجہ سے سُو چکا تھا----بیلا کے سینے سے لپٹا وہ بے خبر سُو رہا تھا---

ٹیکسی نے اُسے دُبئی ہسپتال کے باہر اُتارا-----جو کہ گورنمنٹ کے انڈر تھا---

بیلا نے ریسیپشن سے معلومات لیں----ریسیپشن پر کھڑی لڑکی نے اُسے---ایک کمرے میں بھیجا---جہاں اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے----

بیلا کی باری آئی----

اُس سے کنٹریکٹ پر ساین کروائے گئے-----اور اپارٹمنٹ کی چابی دی گئی -----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ہسپتال سے تھوڑے فاصلے پر ہی ایک بلڈنگ تھی جہاں اپارٹمنٹز بنے ہوئے تھے-----

یہ کنٹریکٹ پر رکھے گئے ڈاکٹرز کے لیے بنائے گئے تھے--ہر سال دبئی ہسپتال میں

مختلف ملکوں سے کنٹریکٹ بیس پر ڈاکٹروں کو ہایر کیا جاتا-----

ساتھ گارڈ کو بھی بھیجا---جس نے بیلا کا سامان اُٹھا کر اُس کے اپارٹمنٹ پہنچایا----

بیلا نے دروازہ لاک کیا---

لایٹز آن کیں----مصطفیٰ کو بیڈ پر لٹایا-----مریم کو واٹس ایپ پر وایس نوٹ بھیجا کہ

وہ خیریت سے پہنچ گئی ہے-----

سنڈے کو سب کو بُلایا گیا----ہسپتال میں -----

بیلا نے جلدی سے ناشتہ کیا اور مصطفیٰ کو بھی کروایا----ناشتے کے لیے کچھ چیزیں پہلے

سے رکھی گئی تھیں ---

مس بیلا---آپ ڈاکٹر صمد کے ساتھ ہوں گی---جو زیادہ تر سینئر کیس سنبھالتے ہیں

-----اور نیورو سرجن بھی ہیں ----

سینئر ڈاکٹر نے بیلا کو دیکھا جو مصطفیٰ کو اُٹھائے کھڑی ہے---اور مصطفیٰ اُس کے

گالوں کو کھینچ رہا ہے---

ڈاکٹر بیلا ---بچے کو آپ اس کے باپ کے پاس بھی چھوڑ کر آ سکتیں تھیں ----ڈاکٹر چلایا----

سوری سر اس کے ڈیڈ ساتھ نہیں آئے وہ پاکستان میں ہی ہیں -----بیلا معذرت کرتے ہوئے بولی---

پر مما آپ تو کہہ رہی تھیں بابا آؤٹ آف کنٹری ہیں --- مصطفیٰ بیلا کی بات پر چونکا-----اور فوراً بولا---

خاموش ہو جائیے ---بیلا نے اُسے خاموشی رہنے کا کہا----

ہسپتال میں بچوں کے لیے ایک الگ نرسری بنائ گئ ہے---آپ اسے ڈیوٹی کے دوران وہاں چھوڑ آیا کریں گی-----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ڈاکٹر نے کہا--

جی سر---

کل سے جوائننگ ہے آپ کی سو بیسٹ اف لک-----

تھینکس ---بیلا مسکرا کر وہاں سے باہر نکلی ---

شام کو مصطفیٰ نے ضد کی کہ اُسے باہر جانا ہے ---

اُس کی یہاں کسی سے بات چیت بھی نہیں تھی ---تو وہ خود ہی مصطفیٰ کو لے کر قریبی مال چلی گئی ----

اپنے لیے اور مصطفیٰ کے لیے کچھ کپڑے خریدے اور پھر فوڈ ایریا کی طرف بڑھی----

کہ سامنے کسی پر نظر پڑی---شہیر دو بچوں کے ساتھ بیٹھا تھا----ہنستے ہوئے وہ آج بھی اُس کے دل پر بجلیاں گرا رہا تھا ----

بیلا کی سانس وہی اٹکی-----شہیر-----

مما بھوک لگی ہے کچھ آرڈر کر دو-----مصطفیٰ نے ٹیبل پر زور سے ہاتھ مارا

کہ مریم کی کال آگئی---بیلا فون کان کے ساتھ لگائے سایڈ پر گئی --

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پیچھے سے مصطفیٰ چلتا ہوا شہیر کی ٹیبل پر پہنچ گیا-----

اور شہیر کے ہاتھ سے پیزے کا سلایس کھینچا---

صفا اور ابراہیم حیرت سے اس چھوٹے شیطان کی شیطانیاں دیکھنے لگے-----

بیٹا یہ میں کھا رہا تھا---شہیر مسکرایا--

سوری انکل بہت بھوک لگی تھی -- مما کال پر خالہ سے بات کر رہی ہیں --- مصطفیٰ کی بات شہیر کو مشکل سے سمجھ آئی -----

او کے۔۔۔نو پرابلم ۔۔۔کہاں ہیں آپ کی مما ۔۔۔آپ یہاں بیٹھ کر کھائیں ۔۔ شہیر نے اُسے اپنی جگہ پر بٹھایا۔۔۔۔

وہ وہاں کھڑی ہیں ۔۔ مصطفی نے اشارہ کیا۔۔۔بیلا چہرے کا رُخ دوسری طرف کیے کھڑی تھی۔۔۔۔

شہیر چلتا ہوا بیلا کے پاس پہنچا۔۔۔۔

ایکسکیوز می میم !!!شہیر کی آواز پر بیلا فون بند کر کے مڑی۔۔۔

بیلا کو دیکھ کر شہیر دو قدم پیچھے ہٹا۔۔۔۔ بیلا۔۔

اور پھر تیزی سے بیلا کو اپنے سینے سے لگایا۔۔۔۔

بیلا کہاں تھی تم۔۔۔کوئ اس طرح چھوڑ کے جاتا ہے۔۔۔۔

بیلا کا جسم کانپ رہا تھا۔۔۔زبان سے کچھ نہیں کہنا مشکل تھا۔۔

وہ بس شہیر کو دیکھنے میں مصروف تھی۔۔۔

بیلا کہاں تھی تم۔۔۔اپنے اس دیوانے کا خیال نہیں آیا۔۔۔۔

شہیر کی گرفت بیلا کے گِرد مضبوط ہوئی ۔۔۔۔سسکیاں لیتے ہوئے کہا ۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

محسوس کر کے مجھے تو خود میں کہیں پہ
ہے تیری دھڑکن جہاں میں ہوں وہیں پہ

شہیر آپ نے بھی تو مجھے ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کی۔۔۔۔بیلا کے آنسو شہیر کی شرٹ پر گرے۔۔۔۔۔۔

بیلا تمہارے جانے کے بعد میرا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔۔

بہت مشکل سے میری جان بچی ۔۔۔۔پھر میں سمیر بھائی کے ساتھ دُبئی آگیا تھا

۔۔۔۔شہیر نے ابھی بھی بیلا کو اپنے حصار میں لیا ہوا تھا۔۔۔۔شہیر کے نین بھی کب سے برس رہے تھے۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔مجھے آپ کو تنہا چھوڑ کر نہیں آنا چاہئے تھا۔۔۔۔مگر حالات و واقعات نے مجبور کر دیا۔۔۔۔۔

بیلا میں تم سے ناراض نہیں ہوں ۔۔۔۔تمہیں جو صحیح لگا تم نے وہ کیا۔۔۔مگر ایک شکایت تم سے ساری عُمر رہے گی۔۔۔۔میں اپنے پیدائش پر اُس کے ساتھ نہیں تھا۔۔۔۔تمہارے پاس نہیں تھا۔۔۔۔۔

نام کیا رکھا ہے میرے شہزادے کا۔۔۔۔شہیر نے بیلا کے چہرے کو اوپر کیا اور آنسو صاف کیے۔۔۔۔۔روتی ہوئی بلکل اچھی نہیں لگتی ۔۔۔۔بیلا کے ماتھے پر اپنے لب رکھے۔۔۔۔۔

بیلا مُسکرائ۔۔۔۔۔آپ کی کمی بہت محسوس کی ہے میں نے بھی اور مصطفیٰ نے بھی۔۔۔بیلا مصطفی کی طرف دیکھ کر بولی ۔۔۔۔۔کچھ فیصلے کتنے اذیت ناک ہوتے ہیں ۔۔۔۔جو آپ کا سکون چھین کر لے جاتے ہیں ۔۔۔۔شہیر نے بیلا کا ہاتھ تھاما۔۔۔۔

تڑپا تو میں بھی بہت ہوں۔۔۔۔۔یہ وقت میرے لیے قیامت سے کم نہیں تھا جو میں نے تم لوگوں کے بغیر گُزارا۔۔۔۔۔پر اب میں آگیا ہوں ۔۔۔۔اپنی دیوانی کے پاس۔۔۔۔۔شہیر نے بیلا کے ہاتھ کو چوما۔۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

یہ سمیر بھائی کے بچے ہیں ۔۔۔صفا اور ابراہیم ۔۔۔۔

شہیر بیلا کو بتانے لگا۔۔۔

اور بچوں ۔۔۔۔یہ آپ کے ہینڈسم چاچو کی وایف ہیں ۔۔۔۔اور آپ کی چچی۔۔۔

اسلام و علیکم کیسے ہو آپ دونوں ۔۔۔۔

شہیر نے بیلا کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔

بیلا صفا اور ابراہیم سے ملی-----

مصطفیٰ پیزا کھانے میں اتنا مگن تھا---کہ اُس کو پتا ہی نہیں چلا کہ شہیر اور بیلا اُس کے سر پر کھڑے ہیں----

چاچو یہ تو ہمارا پیزا بھی کھا گیا---ابراہیم منہ کھول کر حیرانگی سے مصطفیٰ کو دیکھ کر بولا----

سوری---دراصل اس کو پیزا بہت پسند ہے--جہاں کسی کو پیزا کھاتا دیکھتا ہے---وہیں بھاگ جاتا ہے---بیلا نے مصطفیٰ کا چہرہ اوپر کیا----

مصطفیٰ کا چہرہ کیچپ سے بھرا ہوا تھا----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

مما آپ کب آئیں----مصطفیٰ بڑی بڑی آنکھوں کو مزید پھیلاتا ہوا بولا---

جب آپ کسی اور کا پیزا کھا رہے تھے---بہت بُری بات---بیلا نے ٹشو سے مصطفیٰ کا چہرہ صاف کیا----

ارے ڈانٹ کیوں رہی ہو--میرے بیٹے کو---شہیر نے مصطفیٰ کو اپنی گود میں اُٹھایا---اور اُس کی پیشانی پر اپنے ہونٹ رکھے----آنکھیں پھر سی بھیگ گئیں----

مصطفیٰ پہچانا مجھے---شہیر ابھی بھی اُسے دیوانہ وار چوم رہا تھا-----

نہیں ---کون ہیں آپ----- مصطفیٰ نے بیلا کی طرف دیکھ کر کہا---

بیٹا یہ آپ کے بابا ہیں ----آج ہی واپس آئے ہیں ----میں نے اس لیے نہیں بتایا

کہ --آپ کا سرپرایز خراب نہ ہو---

بیلا مصطفیٰ اور شہیر کے پاس آئی ----

بابا---یہ میرے بابا ہیں ---سوری بابا--مما نے کبھی مجھے آپ کی پکچر بھی نہیں دکھائی

---خود روز آپ کی پکچر کو کِس کر کے---آپ سے ڈھیر ساری باتیں کرتیں ----پھر

سوتی تھیں --- مصطفیٰ نے شہیر کے چہرے پر میٹھی سی کِس کی---

بیلا نے مصطفیٰ کی بات پر نظریں جھکا لیں---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بابا !!!میں آپ کو بہت یاد کرتا تھا----

آپ کے بابا بھی آپ کو بہت بہت زیادہ یاد کرتے تھے---

بابا یہ لوگ کون ہیں --- مصطفیٰ نے صفا اور ابراہیم کی طرف اشارہ کیا--

یہ آپ کے کزنز ہیں ----میرے شرارتی شہزادے----

پھر شہیر بیلا اور مصطفیٰ کو گھر لے آیا----

سُمبل اور شہیر سے ملوایا--

سمیر نے اپنے گھر والوں کی طرف سے بیلا سے معافی مانگی ----شہیر کو اتنے عرصے کے بعد ہنستا دیکھ کر سمیر سکون میں آگیا----

پھر بیلا نے شہیر کو بتایا کہ وہ یہاں کیسے آئ----

شہیر اور بیلا لان میں تھے---- مصطفیٰ اندر بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا---

شہیر میرا اپارٹمنٹ واپس جانا لازمی ہے---کنٹریکٹ میں لکھا ہے کہ میں جب تک اُس ہسپتال کو سرو کروں گی---مجھے وہیں رہنا پڑے گا---

او کے ---ڈاکٹر صاحبہ ---میں بھی چلتا ہوں آپ کے ساتھ ----ایسے اکیلا نہیں رہنے دے سکتا میں تمہیں ----

اور بھائی بھابھی کو بُرا تو نہیں لگے گا----بیلا نے شہیر کے کندھے پر سَر رکھا---

نہیں اُنھیں کیوں بُرا لگے گا--

میں گاڑی نکال رہا ہوں --- تم مصطفیٰ کو لے کر آجاؤ---

شہیر سمیر سے مل کر --بیلا اور مصطفی کو لے کر روانہ ہو گیا---

-----------------

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ماشاءاللہ سے بیلا تو بہت اچھی لڑکی ہے۔۔تو پھر آپ کے گھر والوں نے شہیر کو کیوں الگ کیا۔۔۔اُس سے۔۔

سُمبل سمیر کو چائے کا کپ پکڑاتی ہوئ بولی۔۔۔۔

مما۔۔ڈیڈ کو اُس کے غریب ہونے سے مسئلہ تھا۔۔۔۔

اب تو وہ ڈاکٹر بن چکی ہے۔۔۔انڈیپنڈینٹ بن چکی ہے۔۔۔۔اور غریب ہونا جُرم نہیں ہوتا سمیر۔۔۔۔۔

ہمم۔۔ صحیح کہہ رہی ہو تم۔۔۔۔مما بہت شرمندہ ہیں۔۔۔وہ تو کب سے شہیر کے لیے تڑپ رہی ہیں۔۔۔۔اُنھیں ان کے گناہوں کی سزا مل چکی ہے۔۔۔۔ایک بیٹے دُنیا چھوڑ کر چلا گیا۔۔اور دوسرا دُنیا میں ہوتے ہوئے بھی شکل دیکھنے کا روادار نہیں ہے۔۔۔حسنین بھی اُن سے ناراض ہے۔۔۔۔ماما ڈیڈ اُس گھر کی خالی دیواروں کو سارا دن دیکھتے رہتے ہیں۔۔۔۔۔سمیر کی آنکھیں نم ہویں۔۔۔۔

-------------------

بابا۔۔۔سٹوری سُناؤ۔۔۔۔مصطفیٰ شہیر کی کمر پر بیٹھا کبھی اُس کے کان کھینچ رہا تھا اور کبھی بال۔۔۔۔

بیلا کمرے میں شہیر کے لیے کافی اور مصطفیٰ کے لیے دودھ کا گلاس لے کر آئی
----دروازے پر کھڑی ہنسنے لگی----

ہنس لو۔۔اچھی طرح سے ہنس لو----کتنا شرارتی ہے یہ میں تو بچپن میں اتنا شرارتی نہیں تھا---شریف بچہ تھا میں ---ضرور یہ تم پہ چلا گیا ہے---آنکھیں
--ناک--ہونٹ---سب میرے پہ---

اچھا-----بیلا نے شہیر کو کافی پکڑائی ---مصطفیٰ کو اپنی گود میں اُٹھایا----

بابا مما کے چہرے پہ جو ڈمپل ہے نا وہ میرے پاس بھی ہے---مصطفیٰ ہنستے ہوئے کہنے لگا----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

لیکن آپ کی مما کے چہرے پہ بہت اچھا لگتا ہے---شہیر نے بیلا کے چہرے کو نرمی سے چھوا----

چلیں مصطفیٰ بیڈ پر لیٹیں----کافی رات ہو چکی ہے----مصطفیٰ نے دودھ کا گلاس ختم کیا---اور شہیر کا فون اُٹھا کر بیڈ پہ لیٹ گیا----

پاسورڈ لگا کر فون کھولا ---

گیلری کھول کر تصویریں دیکھنے لگا-----

جس میں بیلا اور شہیر کی پکچرز کے علاوہ کوئی اور تصویر ہی نہ تھی----

بیلا اُس کے ساتھ لیٹی تھی ----

گیم کھیلتے کھیلتے ہی وہ سُو گیا-----

بیلا نے اُس کے ہاتھوں سے آرام سے فون لیا---اور اُٹھ کر باہر آگئ-----

شہیر دوسرے کمرے میں نماز ادا کر رہا تھا---

بیلا بھی پاس آکر بیٹھ گئی -----

افلاتون سُو گیا ----شہیر نماز پڑھنے کے بعد----بیلا کے قریب آکر بیٹھا---

میرے بیٹے کو آپ افلاتون کہہ رہے ہیں ---بیلا شہیر کے بالوں میں اُنگلیاں چلانے لگی---شہیر کی گود میں اپنا سَر رکھا-----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تو اور کیا کہوں -----شہیر نے اپنے لب بیلا کی گردن پر رکھے -----

بیلا نے بھی اپنا چہرہ شہیر کے چہرے کے قریب کیا--اور اُس کی آنکھوں کو اپنے گلابی ہونٹوں سے چھوا----

شہیر---بیلا مصنوعی غصہ دکھاتی ہوئی بولی -----

مذاق کر رہا تھا-----اس سے پہلے شہیر کی گستاخیاں بڑھتیں ---بیلا اُٹھ کر بیٹھ گئی -

پھر بیلا نے مصطفیٰ کی پیدائش سے لے کر اب تک کی ساری تصویریں شہیر کو دکھائیں

-----

مصطفیٰ بیٹا-----اُٹھ جائیے ----بیلا پیار سے مصطفیٰ کے بالوں میں اُنگلیاں پھیرنے لگی-----

شہیر فریش ہو کر باہر آیا----

میرے شہزادے کو کیوں اُٹھایا جا رہا ہے----ٹاول سے بال خُشک کرتے ہوئے بولا----

اسے اپنے ساتھ ہسپتال لے کر جانا ہے----نرسری میں چھوڑوں گی اس کو---بیلا کہتے ہوئے شہیر کے پاس آئی -----

یار ہسپتال لے کر جانے کی کیا ضرورت ہے اسے----اور ویسے بھی آجکل وائرس پھیلا ہوا ہے---اس کو میں سمیر بھائی کے گھر چھوڑ دوں گا---صفا اور ابراہیم کے ساتھ کھیلے گا----شہیر بیلا کی طرف دیکھ کر بولا----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ٹھیک ہے۔۔جیسا آپ کو بہتر لگے۔۔۔۔۔اچھا آپ مصطفیٰ کو اُٹھائیے۔۔میں فریش ہو کر آتی ہوں۔۔۔

بیلا نے الماری سے کپڑے نکالے اور واشروم چلی گئی۔۔۔۔

مُصطفی۔۔بابا کی جان۔۔۔اُٹھیے۔۔۔۔شہیر نے مصطفیٰ کے گالوں کو پیار سے چھوا۔۔۔۔

مصطفیٰ نے مشکل سے آنکھیں کھولیں۔۔۔۔۔

بابا بس پانچ منٹ۔۔۔ مصطفیٰ کہہ کر پھر سے لیٹنے لگا۔۔۔کہ شہیر نے اُس پر سے چادر کھینچی۔۔۔اور گود میں اُٹھا کر جھولے دینے لگا۔۔۔۔

بابا نہ کریں۔۔۔۔ مصطفیٰ ہنستے ہوئے بولا۔۔۔۔اُس کی کھلاہٹ کمرے میں گونجی۔۔۔۔۔

شہیر نے دل میں اللہ کا شکر ادا کیا۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

-----------------------

ناشتے کی میز پر شہیر اور مصطفیٰ کب سے چمچ ٹیبل پر مار رہے تھے۔۔۔۔

بیگم کتنی دیر لگی گی۔۔۔۔کچھ کارنامہ تو نہیں کر دیا تم نے کچن میں۔۔۔۔شہیر نے آواز لگائی۔۔۔۔

نہیں کیا کچھ۔۔۔آ رہی ہوں ناشتہ لے کر۔۔۔بیلا نے جواب دیا۔۔۔

اور ناشتہ کی ٹرے ہاتھ میں اُٹھائے باہر آئی----

یہ لیجیے ناشتہ ----بیلا نے شہیر کے سامنے گرم گرم پراٹھے---آملیٹ ---اورنج جوس---اُبلے ہوئے انڈے رکھے ---

واہ ----پراٹھے شکل سے تو اچھے لگ رہے ہیں ---شہیر نے کہتے ہوئے نوالہ بنایا----

ہاں اب میں نے کوکنگ سیکھ لی ہے--مریم نے سکھائی تھی---بیلا بھی کرسی کھسکا کر بیٹھی----

مصطفیٰ بیٹا یہ دودھ کا گلاس پکڑ لیے اور سارا ختم کرنا ہے-----بیلا گلاس پکڑاتی ہوئی بولی----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہت ہی عمدہ پراٹھے بنائے ہیں آج -----تم نے---شہیر نے بیلا کو دیکھ کر آنکھ ماری----

جی شکریہ ----شہیر کی اس حرکت---سے بیلا کے گال ٹماٹر کی طرح لال ہو چکے تھے--

ناشتے سے فارغ ہو کر---شہیر نے بیلا کو ہسپتال چھوڑا اور پھر مصطفیٰ کو سمیر کے گھر ڈراپ کرنے گیا----

گاڑی پورچ میں آ کر رُکی---

شہیر گاڑی سے اُترا---اور مصطفی کو بھی گاڑی سے باہر نکال کر اُسے اپنی گود میں اُٹھایا

-----

وہ گھر میں داخل ہو رہا تھا کہ گھر سے کچھ اوباش لوگ باہر نکلے----

شہیر اُن کو غصے سے دیکھتا ہوا اندر داخل ہو گیا-----

سمیر سامنے پریشان کھڑا تھا-----

شہیر نے مصطفی کو صفا اور ابراہیم کے کمرے میں چھوڑا---

اور خود واپس سمیر کے پاس گیا---

بھائی کون تھے یہ لوگ ---میں نے تو انہیں آج سے پہلے نہیں دیکھا---نہ گھر پہ نہ آفس میں ----شہیر سمیر کے کندھے پہ ہاتھ رکھتا ہوا بولا-----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کیا بتاؤں شہیر---یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں یہ گھر خالی کر دوں --بقول اُن کے یہ جگہ اُن کے باپ کی تھی---جو کہ مَر چکا ہے----

پر بھائی آپ نے تو یہ جگہ کافی بھاری رقم ادا کر کے خریدی تھی---اور اتنی محنت سے یہ گھر بنایا ----

آپ نے پولیس میں رپورٹ درج کروائی ---شہیر نے سمیر سے پوچھا--

یہ کہاں کسی کی سُنتے ہیں ۔۔میں کتنی بار ان سے کہہ چکی ہوں ۔۔۔ سُمبل نے شہیر کو پانی کا گلاس پکڑایا۔۔۔

اور خود بھی سمیر کے ساتھ جا کر بیٹھ گئ ۔۔۔۔۔

بھائی اس طرح سے چُپ بیٹھیں گے تو ہمیں ہی نقصان ہو گا۔۔۔۔۔

چلیں میرے ساتھ ۔۔۔ شہیر سمیر کو زبردستی لے کر چلا گیا۔۔۔۔

پولیس میں رپورٹ درج کروانے کے بعد دونوں بھائی آفس کی طرف روانہ ہوئے ۔۔۔

بیلا کا سارا دن آج بہت مصروف گُزرا۔۔۔

فری ہوئ تو کیفے کی طرف گئ ۔۔۔۔

visit for more novels.
www.urdunovelbank.com

کافی آرڈر کر کے۔۔۔ بیٹھی۔۔۔اور شہیر کو کال کی۔۔۔۔

شہیر آفس سے کب فری ہوں گے۔۔۔کافی کا سپ لیتے ہوئے بولی ۔۔۔۔

دیوانی ۔۔۔میں تو تھوڑا بزی ہوں تم ایسا کرو ۔۔ بھابھی کی طرف چلی جاؤ۔۔۔اپارٹمنٹ مت جانا ۔۔۔۔

شہیر سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔

ٹھیک ہے ---- شہیر -- اللہ حافظ اپنا خیال رکھیے گا --- بیلا نے مسکراتے ہوئے فون بند کیا ----

------------------

باس اُن لوگوں نے رپورٹ درج کروا دی ہے -----

کیا اُس کمینے کو میں نے منع بھی کیا تھا ---- راشد غصے میں بولا ---

سر رپورٹ اُس کے چھوٹے بھائی نے درج کروائی ہے -----

بھائی --- نام کیا ہے ---- راشد سگریٹ سے دھویں اُڑاتا ہوا بولا --

شہیر ---- یہ وہیں اُن کے ساتھ ہی رہتا ہے ----

چلو چل کے دیکھتے ہیں --- بلکہ آج ان کو دھکے دے کر گھر سے باہر نکالیں گے ---- راشد اور اُس کے آدمی -- اپنی اپنی گاڑیوں میں بیٹھے ----

شہیر اور سمیر گھر پہنچ چکے تھے ---

بیلا ابھی بھی ہسپتال میں ہی تھی ---- کام زیادہ ہونے کی وجہ سے اُس کی نائٹ ڈیوٹی لگا دی گئی تھی ----

بیلا نے شہیر کو انفارم کیا ----

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

شہیر اور مصطفیٰ رات کا کھانا کھا کر نکلنے ہی والے تھے کہ دروازے سے کچھ لوگ داخل ہوئے ----

اُن لوگوں نے شہیر کی گود سے زبردستی مصطفیٰ کو لیا ----

بابا---چھوڑو مجھے ----- مصطفیٰ چلاتے ہوئے بولا ----

شہیر کو پیچھے کی طرف دھکا دیا-----

منع کیا تھا میں نے پولیس میں رپورٹ درج کروانے سے ----

راشد نے سمیر کا گریبان پکڑا---

ایک آدمی نے مصطفیٰ صفا اور ابراہیم کو کمرے میں بند کر دیا-----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

رپورٹ میں نے درج کروائی ہے بھائی نے نہیں---شہیر دھاڑا-----

راشد نے پستول نکالی اور شہیر کی طرف نشانہ باندھا----

راشد تم جو کہو گے میں کرنے کے لیے تیار ہوں ---- تم جاؤ میں اس گھر کو خالی کردوں گا---سمیر نے راشد کو شہیر کی طرف بڑھتے دیکھا تو بولا--

بھائی پلیز کرنے دیں جو انہیں کرنا ہے ---میں ڈرتا نہیں ہوں کسی سے ---- شہیر چیخا---

اندر کمرے میں ابراہیم صفا اور مصطفیٰ کو سنبھالا ہوا تھا۔۔۔۔جو کب سے روئے جا رہے تھے۔۔۔۔

کہ اچانک ابراہیم کو خیال آیا۔۔۔اُس نے فوراً اپنا فون اُٹھایا۔۔۔۔۔

اور پولیس کی ہیلپ لائن نمبر پہ کال کی ۔۔۔۔

کہ باہر سے گولی چلنے کی آواز آئی ۔۔۔

راشد نے شہیر کے پیٹ پر گولی ماری۔۔۔۔۔۔راشد کی پستول سے دو فایر ہوئے ۔۔۔۔۔

شہیر وہیں زمین پر گرا۔۔۔۔۔۔

بیلا ہسپتال میں مریضوں کو چیک کرنے میں مصروف تھی کہ اچانک اُس کی سانس اُکھڑنے لگی۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جلدی سے باہر نکلی اور اپنے کلینک میں گئ۔۔۔۔۔

اُس کا جسم کانپ رہا تھا۔۔۔۔

بیٹھ کر پانی پیا ۔۔۔۔۔۔اور شہیر کو کال کرنے لگی۔۔۔۔

شہیر کال کیوں نہیں اُٹھا رہے۔۔۔۔۔

میم جلدی آئیں باہر ایک ایمرجنسی کیس آیا ہے---پیشنٹ کو گولیاں لگیں ہیں ---ڈاکٹر صمد آپ کو آپریشن تھیٹر میں بُلا رہے ہیں ----

نرس نے بیلا کو بتایا----بیلا سَر ہلاتے ہوئے نرس کے پیچھے چل دی ----

بیلا تیز تیز قدم اُٹھاتے ---آپریشن تھیٹر میں گئ----جہاں ڈاکٹر صمد کھڑے اُس مریض کی سانسیں چیک کر رہے تھے ----

بیلا قدم اُٹھاتی آگے کی جانب بڑھی-----

شہ---شہیر----بیلا کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا ---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ڈاکٹر بیلا یہاں آئیں ---اس پیشنٹ کا آپریشن آپ ہی کریں گی----

مجھے ایک اور کیس بھی دیکھنا ہے----

پر ڈاکٹر----بیلا زمین پہ بیٹھ چکی تھی----

بیلا فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے --تمہارے ساتھ ڈاکٹر باسط بھی موجود ہوں گے--

ذرا جلدی کرنا پڑے گا آپریشن ---ورنہ ان کی جان جا سکتی ہے-----

ڈاکٹر صمد جا رہے تھے کہ دروازے سے ڈاکٹر باسط آتے ہوئے دکھائی دیئے-----

ہری اپ گایز۔پیشنٹ کی کنڈیشن بہت سیریس ہے---

ڈاکٹر باسط نے بیلا اور پاس کھڑی دو نرسز کو مخاطب کیا----

بیلا شہیر کے پاس گئی ----اور اُس کے ماتھے کے بالوں کو پیچھے کیا----

شہیر آپ کو کچھ نہیں ہو گا-- میں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گی-----

آپریشن شروع ہو چکا تھا----

شہیر کے پیٹ سے گولیاں نکالی گئیں---.بیلا نے اپنے آپ کو بہت مضبوط کیا ہوا تھا-----

شہیر بے ہوشی میں بار بار بیلا کا نام لے رہا تھا-----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بیلا نے کانپتے ہاتھوں کے ساتھ شہیر کے ہاتھوں پہ ہاتھ رکھا------

دو گھنٹے تک آپریشن جاری رہا--- سمیر اکیلا ہی شہیر کو ہسپتال لے کر آیا تھا---- سمبل کو گھر میں بچوں کے پاس چھوڑ کر آیا تھا---

ابراہیم کے فون کرنے کے چند لمحوں بعد ہی پولیس آگئی تھی------

راشد اور اُس کے آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔

بیلا ان کا آپریشن ہو گیا ہے------آپ پلیز باہر آ جائیں ----اور ان کے گھر والے باہر انتظار کر رہے ہیں ----اُن کو انفارم کر دیں--کہ ان کے لیے اگلے چوبیس گھنٹے بہت اہم ہیں -----

ڈاکٹر یہ میرے ہسبنڈ ہیں ۔میں کچھ دیر کے لیے یہاں رُک سکتی ہوں ----بیلا دھیمے لہجے میں بولی -----

شوہر ہیں یہ آپ کے----ڈاکٹر باسط حیرانگی سے بولے--

جی ڈاکٹر-----

ٹھیک ہے آپ رُکیں یہاں ---میں ان کی فیملی کو ان کی کنڈیشن کے بارے میں بتا دیتا ہوں -----ڈاکٹر باسط کہتے ہوئے باہر گئے ۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بیلا شہیر کی طرف بڑھی--

شہیر یہ کیا ہو گیا آپ کو--کس نے کیا یہ سب --- .بیلا نے آرام سے شہیر کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا--

شہیر اب میں آپ کو دُور نہیں جانے دوں گی----آپ کو

اور اُس پہ اپنے لب رکھے---

بیلا وہاں سے باہر نکلی --واشروم میں جا کر ہاتھ منہ دھویا---کافی دیر وہاں کھڑے ہو کر روتی رہی----

وضو کر کے باہر آئ-----

اور ایک خالی کمرے میں نماز ادا کی--اور دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے ---

اے میرے رب---آج تو نے کس آزمائش میں ڈال دیا مجھے------شہیر کو اپنے سامنے خون میں لت پت دیکھا تو----مجھے لگا میرے پیروں تلے سے کسی نے زمین کھینچ لی ہے--پلیز اللہ شہیر کو واپس زندگی کی طرف لوٹا دیں---مجھے اور مصطفیٰ کو اُن کی بہت ضرورت ہے---اُن کے بغیر میں زندگی گُزارنے کا سوچ بھی نہیں سکتی-----بیلا کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے-----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

نماز سایڈ پہ رکھی اور فون نکال کر سمبل کو کال کی---

سمبل نے بیلا کو ساری بات بتائی ----

مصطفیٰ تو ٹھیک ہے نا بھابھی----بیلا آہستہ سے بولی---

ہاں ابھی کھانا کر تینوں بچوں کو سُلایا ہے میں نے---

مصطفیٰ تو بار بار شہیر کا پوچھ رہا تھا----سمبل نے بات مکمل کی----

آپ اپنا اور بچوں کا خیال رکھیے گا بھابھی -----بیلا نے کہتے ہوئے فون رکھا---

آپریشن تھیٹر کی طرف جانے لگی تو سمیر باہر بیٹھا تھا---

سمیر بھائی ---آپ ٹینشن نہ لیں --- شہیر بلکل ٹھیک ہو جائیں گے----

بیلا کی آواز پر سمیر چونک کر کھڑا ہوا----

بیلا تم یہاں ----سمیر چلتا ہوا بیلا کے پاس آیا-------

جی بھائی ۔میں اسی ہسپتال میں کام کرتی ہوں ----

اور شہیر کا آپریشن کامیاب ہو گیا ہے بھائی --انشاءاللہ جلد ٹھیک ہو جائیں گے---

بیلا نے سمیر کو حوصلہ دیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بیلا روم میں ہی موجود تھی---کہ شہیر نے بیلا کو پکارا--

بیلا---شہیر نے آہستہ آہستہ سے آنکھیں کھولیں---

شہیر آپ ٹھیک ہیں نا---بیلا جو کہ پاس ہی صوفے پر بیٹھی تسبیح پڑھ رہی تھی۔

بھاگتی ہوئی شہیر کے پاس آئی ---

بیلا---مصطفیٰ کہاں ہے--وہ ٹھیک ہے---شہیر دھیمے سے بولا--

ہاں شہیر مصطفیٰ بلکل ٹھیک ہے۔۔۔کچھ نہیں ہوا اُسے۔۔۔بس آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں ۔۔۔۔۔

آپ کو پتا ہے میں کتنا ڈر گئی تھی ۔۔۔۔۔کتنے لاپرواہ ہیں آپ ۔۔بیلا نے روتے ہوئے شہیر کے سینے پہ سر رکھا۔۔۔۔

بیلا میں زندہ ہوں مرا نہیں جو تم روئے جا رہی ہو۔۔شہیر آہستہ سے ہنسا۔۔۔

چُپ شہیر بلکل چُپ ۔۔۔خبردار آپ نے ایسی بات دوبارہ کی ۔۔۔۔بیلا نے نازک ہاتھوں سے مکہ بنا کر شہیر کے سینے پہ مارا۔۔۔۔

بیلا ۔۔سمیر بھائی کو کہو ۔۔مصطفیٰ کو یہاں چھوڑ جائیں ۔۔۔مجھے اُسے دیکھنا ہے۔۔۔۔مِس کر رہا ہوں میں اپنے شہزادے کو۔۔۔۔شہیر نم آنکھوں سے بیلا کی طرف دیکھ کر بولا۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

او کے۔۔۔میں سمیر بھائی کو کال کرتی ہوں ۔۔ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی گھر گئے تھے ۔۔۔۔بیلا فون کان کے ساتھ لگاتی ہوئی بولی۔۔۔۔

سمیر اور سمبل ۔۔مصطفیٰ کو لے کر ہسپتال پہنچے۔۔۔

بابا۔۔۔۔مصطفیٰ جیسے ہی کمرے میں پہنچا۔۔۔۔

شہیر کی طرف بھاگا۔۔

شہیر تکیہ سے ٹیک لگا کر بیٹھا تھا۔۔۔۔۔بیلا اُسے سوپ پلا رہی تھی۔۔۔

بابا کی جان ۔۔۔میرا شہزادہ ۔۔کیسا ہے۔۔۔۔شہیر نے پیار سے مصطفیٰ کے گالوں کو چھوا۔۔۔۔

کچھ دنوں میں شہیر کو ہسپتال سے ڈسچارج کر دیا گیا۔۔۔۔۔

بیلا نے ہسپتال سے آف لے لیا تھا کچھ دنوں کے لیے ۔۔۔

وہ شہیر کا پوری طرح سے خیال رکھ رہی تھی ۔۔۔۔

شہیر آپ آنٹی انکل کو معاف نہیں کر سکتے ۔۔۔۔

بیلا شہیر کے پاس بیڈ پہ آکر بیٹھی۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

نہیں ۔۔۔۔اُنہوں نے جو تمہارے ساتھ کیا۔۔۔۔میں کبھی بھول نہیں سکتا ۔۔۔شہیر نے بیلا کی گود میں اپنا سَر رکھا ۔۔۔

شہیر وہ ماں باپ ہیں آپ کے۔۔۔۔۔اُنہوں نے جو بھی کیا آپ کی محبت میں کیا۔۔۔اور جب میں معاف کر چکی ہوں تو آپ کو بھی کر دینا چاہیے ۔۔۔۔بیلا آرام آرام سے شہیر کے بالوں میں اُنگلیاں چلانے لگی ۔۔۔

بیلا۔۔۔۔تمہارا دل اتنا بڑا ہو سکتا ہے میرا نہیں ۔۔۔۔

پلیز نا شہیر میرے لیے معاف کر دیں۔۔۔ مصطفیٰ کے لیے۔۔۔۔پلیز۔۔۔بیلا نے شہیر کے ماتھے پر اپنے لب رکھے ۔۔۔

اچھا۔۔۔ تم اتنا کہہ رہی ہو تو مان لیتے ہیں ۔۔۔شہیر بیلا کی گود سے اُٹھا۔۔

اور اُس کے قریب ہوا۔۔۔۔بیلا شکریہ میری زندگی میں میرا ہمسفر بننے کے لیے۔۔۔۔مجھے ہر خوشی دینے کے لیے۔۔۔۔۔شہیر نے بیلا کے بالوں کو ہٹاتا۔۔۔اُس کی گردن پہ اپنے ہونٹ رکھ چکا تھا۔۔۔۔۔

رات کی تاریکی اور خاموشی ۔۔۔۔۔شہیر کی شدتیں ۔۔۔ محبت اور جنون رات کو مزید سحر انگیز بنا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر ۔۔۔بیلا۔۔ مصطفیٰ پاکستان پہنچے۔۔

ایئرپورٹ پر فیاض صاحب ۔۔۔بشریٰ بیگم ۔۔ حسنین اور اس کی بیوی علیناہ ۔۔۔اُن کے استقبال کے لیے کھڑے تھے ۔۔

فیاض صاحب گرم جوشی سے شہیر سے ملے ۔۔۔۔۔

بشریٰ بیگم کو دیکھ کر شہیر نے بیلا کو دیکھا۔۔

بیلا نے آنکھوں کے اشارے سے شہیر کو بشریٰ بیگم سے ملنے کو کہا۔۔

شہیر بشریٰ بیگم کے سینے سے لگا۔۔۔۔آنسو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے ۔۔۔۔۔

ارے مجھ سے تو کوئی مل ہی نہیں رہا۔۔۔ مصطفیٰ دونوں ہاتھ کمر پہ رکھتا ہوا بولا۔۔۔

اُس کی بات سُن کر سب ہنسنے لگے۔۔۔۔

دادا کی جان ۔۔۔فیاض صاحب ہاتھوں کے اشارے سے اُسے اپنے پاس بُلایا۔۔۔۔

سب لوگ ہنسی خوشی گھر کی طرف روانہ ہوئے ۔۔۔۔

بشریٰ بیگم نے اپنے کیئے کی معافی شہیر کے سامنے بیلا سے مانگی۔۔۔

اور اپنے جُرم کا اعتراف کیا۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بیلا نے اُنہیں دل سے معاف کیا۔۔۔۔۔

بیلا کی ماں صبا بیگم اور روشنی بھی مل گئی تھیں ۔اکثر اُن کا فیاض صاحب کے گھر آنا جانا لگا رہتا۔۔۔

شہیر اور بیلا مصطفیٰ کو فیاض صاحب اور بشریٰ بیگم کے پاس چھوڑ کر حج کی ادائیگی کے لیے۔۔سعودی عرب روانہ ہوئے ۔۔۔۔

خانہ کعبہ کے سامنے ہی بیلا اور شہیر بیٹھے تھے ۔۔

بیلا نے شہیر کے کندھے پر اپنا سَر رکھا---

شہیر کتنا پُر سکون --ماحول ہے یہاں ----

ہاں--بیلا--دل کو سکون سا مل گیا ہے --- سارا بوجھ ساری تھکاوٹیں ختم ہو گئیں ہیں

-----

بس یہی دُعا ہے شہیر کہ قیامت کے دن بھی آپ کے نام سے پکارے---بیلا

شہیر-----

بیلا مسکراتی ہوئی بولی---

ہائے جانم --اتنا پیار کرتی ہو ---

کوئی شک ----بیلا نے شہیر کے چہرے کو نرمی سے چھوا----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

چلو آج اللہ کے گھر میں اُس سے ایک دُعا کرتے ہیں ----

دونوں چلتے ہوئے خانہ کعبہ کے سامنے گئے---

دونوں نے ہاتھ اُٹھائے ۔

اے پروردگار ---آج میں اپنے ہمسفر کے ساتھ آپ کے گھر حاضری لگوانے آیا ہوں

----بس مجھے اس پاک رشتے کو نبھانے کی توفیق عطا کر-----ہم دونوں کو ایک

دوسرے کی ڈھال بنا---بیلا میری زندگی ہے-- کبھی مجھے اس سے الگ نہ کرنا---

شہیر نے دُعا مانگ کر آمین کہا-----

شہیر آپ کی ہمسفر کبھی آپ کا ساتھ نہیں چھوڑے گی -----

کچھ سالوں بعد---

ماما---سات سالہ مصطفیٰ اپنی دو سال بہن کی چاکلیٹ کھینچ کر کھا رہا تھا---

ہانیہ کب سے بیلا کو آوازیں لگا رہا تھا----

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

ماما-- بھائی میری چاکلیٹ کھا گئے ہیں ---ہانیہ بھاگتی ہوئی بیلا کے پاس آئی --جو کچن

میں کھڑی کیک تیار کرنے میں مصروف تھی ---

آج شہیر کی سالگرہ تھی ----

بیٹا کوئی بات نہیں -- بھائی ہیں آپ کے--- فریج سے اور لے لیں آپ --بیلا نے

ہانیہ کو اور چاکلیٹ نکال کر دی ---

شہیر کی گاڑی گھر کے باہر رُکی ---

دروازے کی بیل بجانے ہی لگا تھا۔۔کہ دروازہ پہلے سے ہی کھلا تھا۔۔۔

شہیر اندر داخل ہوا۔۔

بیلا۔۔۔۔جان ۔۔کہاں ہو۔۔۔شہیر دروازہ بند کرتا ہوا بولا۔۔۔

لائیٹز آن کرنے ہی والا تھا ۔۔۔۔

کہ ہال کی ساری لائیٹز آن ہویں۔

ہیپی برتھ ڈے بابا۔۔۔مصطفیٰ اور ہانیہ بھاگتے ہوئے شہیر کے ساتھ چپکے ۔۔۔

ہیپی برتھ ڈے ڈیر شہیر۔۔۔بیلا نے پاس آکر شہیر کے چہرے پر اپنے لب رکھے۔۔

تھینکس بیلا۔۔۔۔۔شہیر نے مسکرا کر اپنی نورِ نظر کو دیکھا۔۔اور دل ہی میں اُس کا صدقہ اُتارا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پھر سب نے کیک کاٹا۔۔

ختم شد۔۔۔۔

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ
www.facebook.com/groups/novelbank